عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوة

انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۲ شمارہ نمبر ۳۶ بتاریخ ۱۱ تا ۱۷ فروری ۱۹۹۴ء

تاجدارِ ختم نبوّت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کے آئینے میں

رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول آخری نبی

تقدیس و تکریم عورت کا علمبردار

پردہ

ختم نبوة کا معنی و مفہوم

ایک فکر انگیز تحریر

ایک انگریز "پاپ سنگر" کا قبولِ اسلام

کیٹ اسٹیونیز سے یوسف اسلام تک

فلم ایک مہلک ترین تفریح

جس سے انسان کی روحانیت تباہ ہو کر رہ گئی۔

شمع ختم نبوت کے پروانوں اور اہل خیر حضرات سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کی اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے احباب نے اس لئے قائم کی تھی کہ ملک کی مروجہ سیاست سے الگ تھلگ رہ کر عقیدۂ ختم نبوت و ناموس رسالت کے تحفظ اور جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی (جس سے انگریز حکومت نے مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے دعوائے نبوت کرایا تھا) کے برپا کردہ فتنے کا ہر محاذ اور ہر میدان میں مقابلہ کیا جائے چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے قیام سے لے کر اب تک عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب میں مصروف ہے۔ عالمی مجلس کے مختلف شعبے ہیں۔

[1] شعبہ **تصنیف و تالیف** یہ شعبہ رد قادیانیت پر مختلف زبانوں میں مفت لٹریچر شائع اور فراہم کرتا ہے۔

[2] شعبہ **تبلیغ** اس شعبہ کے تحت تربیت یافتہ مبلغین کی جماعت اندرون و بیرون ملک پر زور دلائل کے ذریعے قادیانیت کا تعاقب کرتی ہے۔

[3] شعبہ **تدریس** اس شعبہ کے تحت ڈیڑھ درجن سے زائد دینی مدارس ہیں' جن میں مقامی و بیرونی طلباء علوم دین اور قرآن مجید حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کرتے ہیں' جن کے قیام و طعام اور دیگر اخراجات عالمی مجلس ادا کرتی ہے۔

عالمی مجلس نے روس سے آزادی حاصل کرنے والی مسلم ریاستوں میں قادیانی سازشوں کو ناکام بنایا اور وہاں لاکھوں کی تعداد میں قرآن مجید طبع کرا کے تقسیم کئے۔ قرآن مجید کی طباعت کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ اس کے علاوہ دینی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ عالمی مجلس کے پاکستان کے ہر بڑے شہر میں دفاتر موجود ہیں' جہاں ہمہ وقتی مبلغ اور کارکن فتنہ قادیانیت کے خلاف جہاد میں مصروف ہیں۔ اس وقت قادیانی اشتعال انگیزیوں کی وجہ سے جماعت کی ذمہ داریوں میں بے حد اضافہ ہو چکا ہے۔ بہت سے منصوبے ایسے ہیں جو تشنہ تکمیل ہیں۔ ہم شمع ختم نبوت کے تمام پروانوں اور اہل خیر حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ آگے بڑھیں اور ختم نبوت کے اس مقدس مشن میں عالمی مجلس کا ہاتھ بٹائیں اور اپنی زکوۃ' خیرات' صدقات و عطیات وغیرہ سے جماعت کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ	(محقق العصر حضرت مولانا	(حضرت مولانا)
خان محمد عفی عنہ	محمد یوسف لدھیانوی عفا اللہ عنہ	عزیز الرحمن جالندھری
خانقاہ سراجیہ کندیاں امیر مرکزیہ	نائب امیر مرکزیہ	مرکزی ناظم اعلیٰ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

تمام رقوم مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

شائع کردہ :- دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان۔ فون : ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۲ ● شمارہ نمبر ۳۶ ● بتاریخ ۲۹ شعبان المعظم تا ۵ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ ● بمطابق ۱۱ فروری تا ۱۷ فروری ۱۹۹۴ء

اس شمارے میں

۱۔ حمد باری تعالیٰ —— ۴
۲۔ قادیانی سازشوں سے خبردار رہنے کی ضرورت —— ۵
۳۔ رحمت عالم آخری رسول آخری نبی —— ۶
۴۔ ختم نبوت کا معنی و مفہوم —— ۷
۵۔ سندھ کے امن کو نیا خطرہ —— ۱۱
۶۔ سندھ کی سرحد پر بھارتی فوج کی پر اسرار نقل و حرکت —— ۱۲
۷۔ حقیقت قادیانیت' ایک قابل توجہ بات —— ۱۳
۸۔ تقدس و تکریم عورت کا علمبردار پردہ —— ۱۶
۹۔ تاجدار ختم نبوت قرآن کے آئینے میں —— ۱۸
۱۰۔ برھان (دوسری و آخری قسط) —— ۲۰
۱۱۔ اے وادی کشمیر (نظم) —— ۲۲
۱۲۔ کیٹ اسٹیونز سے یوسف اسلام تک —— ۲۳
۱۳۔ فلم ایک مہلک ترین تفریح —— ۲۵

سرپرست
مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

مرتب
حافظ محمد حنیف ندیم

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

تزئین
خوشی محمد انصاری

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات و انڈیا ۱۵۰ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۹۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۴۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمن باوا ○ طابع: سید شاہد حسن ○ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ○ مقام اشاعت: ۴۰۳ پریڈی لائن کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

فاتحۃ الکتاب منظوم فارسی

مولانا منظور احمد نعمانی، مہتمم مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر ضلع رحیم یار خان

بنام او کہ جامع ہر کمال است وجود او ضروری لامحال است

بدنیا نعمتش عام ست و وافر بعقبیٰ رحمت اولا زوال است

سزاوار ستائش رب عالم مہربان و رحیم بے مثال است

بدست او جزاء عاملان ست بروز حشر مالک ذوالجلال است

توئی معبود برحق مستعانم ورائے توہمہ وہم و خیال است

طریق حق نما اے ہادی ما رہ خاصاں کہ او خیر المآل است

نگہدارم زراہ کفر و عصیاں کہ ایں راہ شقاوت ہم ضلال است

دعائے بندگاں منظور گرداں گدائے درگہت را ایں سوال است

دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
ST,1 33-E بہادر ... کورنگی نمبر ۲ کراچی

دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
... کورنگی نمبر ۲ کراچی

قادیانی سازشوں سے خبردار رہنے کی ضرورت

روزنامہ جنگ لاہور ۱۴ر جنوری ۱۹۹۴ء کی اطلاع کے مطابق بھارت نے ایس او ایس نامی ایک تخریب کار تنظیم قائم کی ہے جو را کے ہی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے معرض موجود میں لائی گئی ہے۔ پاکستان اور خصوصاً سندھ میں نئے انداز سے تخریب کاری کرنے کی غرض سے ملک دشمن قادیانیوں کو اس میں شامل کیا جا چکا ہے تھر، بدین، عمرکوٹ، گولارچی جیسے علاقوں میں تخریب کاری اور دہشت گردی کے لئے ایک بدین کے معروف قادیانی کو دس کروڑ کی رقم ملی ہے اس کے ساتھ ساتھ راموساد اور ایس او ایس کا تخریبی ارادوں کو پورا کرنے کے لئے قادیانیوں نے خفیہ گوریلا تنظیم الناصر تیار کی ہے جس کا صرف اور صرف مقصد ملک و ملت کو نقصان پہنچانا ہے قادیانی کبھی بھی پاکستان کے وفادار نہیں رہے سندھ کے بعد پورے ملک میں فرقہ وارانہ فسادات کرانے کے لئے بھی تخریبی عناصر سرگرم عمل ہیں۔ گوجر خان قصبہ چنگا بنگیال میں دو مساجد اور قرآن مجید کے نسخے شہید کرنے میں بھی قادیانیوں کا ہاتھ معلوم ہوتا ہے علاقہ مذکورہ میں قادیانی شرپسندوں کی سرگرمیوں کی وجہ مسلمانوں میں کافی اشتعال پایا جاتا ہے۔ ملک کے دوسرے علاقوں میں بھی جہاں جہاں پر بھی مساجد پر حملے ہوئے ہیں اگر ان کی صحیح تفتیش کی جائے تو ان میں بھی انہی کے دہشت گردوں کا ہاتھ ہوگا سندھ کے علاقوں تھر کے بعد راجن پور ڈیرہ غازی خان کے علاقوں میں قادیانیوں کی ڈش انٹینا کے ذریعے سرگرمیاں جاری ہیں جو مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے کوشاں ہیں امتناع قادیانیت آرڈیننس کی کھلی خلاف ورزی ہو رہی ہے اور یہ بات حکومت کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ صدر مملکت اپنے علاقے کو قادیانی سازشوں سے محفوظ کرنے کے لئے اقدامات کا اعلان کریں اور ایسے شرپسند عناصر کو فوری طور پر سزا دی جائے۔ مسئلہ کشمیر کو ختم کرنے کے لئے اسرائیلی تنظیم موساد اور قادیانی تنظیم انصار اللہ کا ذکر بھی صحافتی دنیا میں زیر بحث آچکا ہے مسئلہ کشمیر کو سبوتاژ کرنے کے لئے قادیانی ہیں کروڑ روپے بھی وصول کر چکے ہیں ان سازشوں اور ریشہ دوانیوں کو دیکھتے ہوئے علامہ اقبال کا یہ فرمان صحیح صادق آتا ہے کہ قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں اس سلسلے میں یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں کہ مرزائی عالم اسلام کے دشمن یہود و ہنود کے ایجنٹ اور امریکہ و برطانیہ کے دلال ہیں مرزا غلام احمد قادیانی جو انگریز کی خوشامد اور چاپلوسی میں درجہ انتہا کو پہنچا ہوا تھا حتیٰ کہ خود کو انگریز کا خود کاشتہ پودا بھی لکھا تو اس صورت میں مرزا قادیانی کی ذریت کو یہود و ہنود کے ایجنٹ ہونے میں کیا شک رہ جاتا ہے اور یہ اسلام اور پاکستان دشمن طاقتیں مرزائیوں کو اسلام اور پاکستان کے خلاف استعمال کر رہی ہیں۔ قادیانیوں کو جب سے پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے اور جب سے ان کا پیشوا مرزا طاہر ربوہ سے فرار ہو کر اپنے سرپرست برطانیہ کی گود میں جا بیٹھا ہے اس وقت سے ان کی سازشوں ریشہ دوانیوں اور زیر زمین سرگرمیوں میں کافی حد تک اضافہ ہو گیا ہے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ قادیانیوں کو اپنا آقاؤں کی طرف سے نئی لائن مل گئی ہے اور وہ اسی لائن پر کام کر رہے ہیں قرآن پاک شہید کرنے اور مساجد کے تقدس کو پامال کرنے کے جو واقعات رونما ہوئے ہیں وہ اسی لائن اور منصوبے کے تحت کئے گئے ہیں۔ فرنگی سامراج نے پوری دنیا میں اپنے ایجنٹوں اور جاسوسوں کا ایک جال پھیلا رکھا ہے خاص طور پر مسلم ممالک ان کا اولین نشانہ ہیں جہاں تک قادیانیوں کا تعلق ہے تو ان کے گرو گھنٹال مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا محمود الہامی پیشن گوئی کر چکا ہے کہ اول تو پاکستان بنے گا نہیں اور اگر بن بھی گیا تو دوبارہ اکھنڈ بھارت بن جائے گا اس لئے قادیانی وطن عزیز کے اتحاد سالمیت اتحاد یکجہتی کو نقصان پہنچانے کے لئے دل آزار اور اشتعال انگیز اور گھناؤنی حرکتوں پر اتر آئے ہیں کہنے کو تو یہ بات بھی کہی جا سکتی ہے قادیانیت ایک پرامن تنظیم ہے بڑے ملنسار اور بااخلاق لوگ ہیں انہیں اس قسم کی حرکتیں کرنے کی کیا ضرورت ہے اس قسم کی گفتگو خود قادیانی بھی کرتے ہیں اور وہ سیاسی رہنما جن کو مغربی سامراج یا روس برطانیہ کے ساتھ لائن ملی ہوئی ہوتی ہے ان کے نزدیک قرآن و سنت مذہب اسلام اور امام الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعوذ باللہ کوئی حیثیت نہیں اس لئے ہم ان کے مرتدانہ عقائد اور خطرناک قسم کے سیاسی عزائم کی روشنی میں یہ بات کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اندرون ملک خصوصاً سندھ میں جو واقعات ہو رہے ہیں اس میں اسی گروہ کی سازشیں کارفرما ہیں۔ اس لئے ہمارا یہ حکومت وقت کو مشورہ ہے کہ فوج اور سول کی کلیدی اسامیوں پر فائز قادیانیوں کو برطرف کر کے مسلمانوں کو تعینات کیا جائے اور پورے پاکستان اور خصوصاً سندھ میں بڑھتی ہوئی قادیانی سازشوں کا فوری نوٹس لینا چاہئے تاکہ یہ شرپسند عناصر ملک و ملت کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔

رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول آخری نبی

تحریر:۔ تنزیلہ خانصاحبہ، مصطفیٰ آباد لاہور

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

ترجمہ۔ "میں آخری نبی ہوں' میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

آج دنیا میں جتنے بھی مذاہب ہیں' چاہے وہ باطل ہیں یا حق ہیں اور ہر شخص اپنے مذہب کی ترقی و تدوین کے لئے ہر وقت مصروف ہے۔ ان میں قادیانی وہ واحد گروہ ہے جو اپنے مذہب کی تبلیغ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے کرتا ہے جو کہ آئین پاکستان سے بغاوت ہے۔ کبھی بھی اپنے آپ کو غیر مسلم نہیں کہتا۔ یہاں تک کہ میں یہ کہنے کی جسارت بھی کروں گی کہ وہ صرف ڈھیٹ بن کر ہی تبلیغ کرتا ہے۔ کیونکہ علماء حق نے مرزا غلام احمد قادیانی کی بکواسیات کو نقل کیا ہے اور مرزائیوں کو دعوت حق دی ہے کہ وہ مرزا غلام احمد کو پہچانیں کہ اس کے عقائد کیا تھے؟ غلام احمد تحریر کرتا ہے کہ میں مریم ہوں' پھر کہتا ہے ابن مریم ہوں' گرگٹ کی طرح ایک بات میں کئی رنگ تبدیل کرتا ہے۔ کبھی کہتا ہے مجھے حمل ٹھہرا' کبھی کہتا ہے میرے بستر پر خدا آیا۔ یہ تمام باتیں غلام احمد کی پاگل پن کی دلیل ہیں۔ ہمیشہ باطل مختلف رنگ تبدیل کرتا رہتا ہے' اس کی کہی ہوئی بات کا ایک باشعور عقل مند آدمی پر کوئی اثر نہیں ہوتا کیونکہ ہمیشہ سچا مذہب حق پر مبنی ہوتا ہے۔ مذہب سے حالات اثر لیتے ہیں نہ کہ حالات سے مذہب اثر لیتا ہے۔ مگر باطل شکست خوردہ مذہب حالات کے تقاضے کے ساتھ اثر لے کر چلتا ہے۔ سچا مذہب جب بھی آیا مکمل اور پائیدار آیا' جس میں کسی قسم کی ترمیم اور کانٹ چھانٹ کی ضرورت نہیں رہتی۔

ایک قول ہے کہ مسلمان معاشرے کو بدلتا ہے' معاشرہ مسلمان کو نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی نجات کے لئے انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کا سلسلہ شروع کیا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جتنے انبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک آئے وہ برحق ہیں۔ آخر میں حضور سرور کونین رحمت دو عالم عبداللہ کے لخت جگر آمنہ کے لعل محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ خاتم الانبیاء بن کر تشریف لائے۔ مسلمانوں کا یہ عقیدہ برحق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس نظریئے کو امت مسلمہ اس ایمان و یقین کو اپنی جان سے بڑھ کر عزیز رکھتی ہے کہ نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی نئے نبی کی آمد کو نہایت ذلت اور حقارت کے ساتھ مسترد کرتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن میں واضح طور پر نص صریحہ کے ساتھ اعلان کیا ہے کہ۔

ولکن الرسول اللہ و خاتم النبیین۔

اسی طرح خاتم المعصومین نے فرمایا۔

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

ان ارشادات سے نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کردیا گیا۔ چودہ سو سال سے آج تک کسی میں اتنی ہمت اور جرات پیدا نہ ہوسکی کہ وہ رسول کہلانے کے بعد دعویٰ خداوندی بھی کرے مگر مرزا غلام احمد قادیانی کہ جس نے نہ صرف نبی ہونے کا دعویٰ کیا بلکہ خدا ہونے کا بھی دعویٰ کیا اور بلکہ خدا ابن بیٹھا (نعوذ باللہ من ذالک)۔

بقول مرزا غلام احمد قادیانی۔

"میں (مرزا) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۳۔ روحانی خزائن ص ۵۶۳ ج ۵)

اس بکواس کے بعد پھر زبان دراز کرتا ہے اور دوسری جگہ تحریر کرتا ہے کہ۔

"میں مسیح زمان ہوں۔ میں کلیم ہوں۔ میں محمد ہوں۔ میں احمد مجتبیٰ ہوں۔"

(تریاق القلوب ص ۳)

اسلامی قربانی ٹریکٹ ۳۴ پر قاضی یار محمد لکھتا ہے کہ "حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت میں آپ پر اس طرح طاری ہوئی گویا آپ عورت ہیں.....!"

آگے جو بات تحریر ہے وہ میرا قلم زیب نہیں دیتا کہ میں تحریر کروں۔

مرزا نے پھر لکھا۔

"مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔"

(کشتی نوح ص ۴۷)

پھر مرزا رقمطراز ہے۔

"پھر مریم کو (جو مراد اس عاجز سے ہے) دردزہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی۔"

(کشتی نوح ص ۴۷)

قارئین کرام! مذکورہ بالا حوالہ جات سے آپ نے فیصلہ کرلیا ہوگا کہ اس شخص نے نبوت کا اعلان کرکے امت مسلمہ کو گمراہ کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے' اس کی ہر بات میں تضاد پایا جاتا ہے۔ مرزائیوں سے پوچھا جائے کہ اس شخص کو تم مسیح موعود کہتے ہو جو کبھی مرد بنا' پھر عورت بنا' پھر اس کو حمل ٹھہرا' عورت کی طرح دردزہ بھی ہوا۔ ان حوالہ جات کو پڑھ کر اپنی عقل کو فہم و فراست کے سمندر میں مستغرق کرکے فکر کریں کہ ایسے شخص کو نبی یا مسیح موعود مانا جاسکتا ہے یا بن سکتا ہے۔

قارئین کرام مذکورہ حوالہ جات سے آپ خود کہیں گے کہ یہ کیسا جھوٹا کذاب ہے جو خود آدم بھی ہے' موسیٰ بھی ہے۔ اپنی شناخت نہیں رکھتا اور اپنی جھوٹی نبوت کو چمکانے کے لئے دوسرے انبیاء کرام کا سہارا لیتا ہے۔ یہ صرف دجال اور کذاب ہے بلکہ ادنیٰ درجے کا انسان بھی کہلانے کا حقدار نہیں بلکہ قرآن کریم ایسے لوگوں کے بارے میں کہتا ہے کہ یہ لوگ جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔

قارئین کرام! مرزا گاما کون تھا؟ آج پوری امت مسلمہ اس جھوٹے' مکار اور بے ایمان کے بارے میں جانتی ہے۔ مگر اس کا ناپاک وجود نبی ہونے کا دعویٰ کرنے کا باعث کیوں بنا۔ شاید عالم اسلام کی اپنے مذہب سے دوری کی وجہ سے اور ہماری اپنی ہی اندرونی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے انگریز حکمرانوں کو یہ موقع ملا کہ وہ اس مذہب اور ملت کا دنیا سے نام و نشان مٹادینے کی ناکام سعی کریں۔ اپنے اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے نیز مسلمانوں میں روح ایمانی اور جہاد کو نکالنے کے لئے ایک ایسے شخص کو چنا جو نہ صرف دین اسلام کی دھجیاں اڑائے بلکہ انہیں گمراہ کرکے ایسی راہ پر لگائے جو کہ انگریز کے مفاد میں ہوں۔ سو یہ سرزمین پنجاب کی بدقسمتی کہ اس نے مرزا دجال جیسے ملعون شخص کو جنم دیا۔

حشر تک ماتم کرے گی سرزمین قادیاں
کیوں لیا تو نے جنم اس پر لعین قادیاں

مرزا غلام احمد قادیانی کو مہدی' مسیح موعود اور نبی ماننے والے حضور ﷺ کے دشمن' عالم اسلام کے دشمن' وطن کے دشمن ہیں۔ حضور ﷺ کا جو شخص نام لیوا ہے وہ آپ ﷺ کو آخری نبی تسلیم کرنے کے علاوہ

اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہے۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ حضور ﷺ کی عزت پر جب بھی کسی نے کیچڑ اچھالا تو حضور ﷺ کے نام لیواؤں نے سردھڑ کی بازی لگادی۔ حضور ﷺ کی تعریف کفار نے بھی کی ہے کیونکہ آپ ﷺ کو اللہ نے آخری نبی بنا کر بھیجا ہے تو پھر آپ ﷺ میں ایسی ایسی صفات بھی رکھ دیں جو کہ ہر بات' ہر فعل' ہر کردار کا خلاصہ ختم نبوت پر دال ہو۔ مثلاً اگر آپ حضور ﷺ کی سیرت کو دیکھ لیں دنیا جہاں کی سیرت آپ ﷺ کے بعد ختم۔ کردار دیکھ لیں۔ آپ ﷺ کے قول و فعل کو دیکھ لیں۔ آپ ﷺ کے حسن کو دیکھ لیں۔ ایسا حسین نورانی چہرا آج چودہ سو سال گزر گئے۔ ایسا حسین کوئی بھی پیدا نہ ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ میں کہنا یہ چاہتی ہوں کہ حضور ﷺ کا ہر کردار ہر بات آپ ﷺ کی رسالت کو برحق اور ختم نبوت پر شاہد ہے۔

قربان جایئے ایسی پاکیزہ اخلاق والی ذات پر کہ جس کے اخلاق و عادات کا اعتراف مشرکین کہ بھی کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ کو صادق و امین کے نام سے پکارتے تھے۔ مگر پنجاب کے دجال کی جھوٹی نبوت کا تو یہ حال ہے کہ اس میں اخلاق اور مروت تو درکنار دنیا جہان اس کو ذلیل انسان کے نام سے یاد کرتا ہے اور ایسے ایسے القاب سے نوازتا ہے کہ جو اس کے شایان شان ہیں۔

غلام احمق قادیانی لکھتا ہے۔

"جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ کنجریوں کی اولاد ہے۔"

اب اس بات کے تحت مرزائی احباب سے سوال ہے کہ غلام احمد قادیانی کا ایک لڑکا فضل احمد نامی غلام احمد قادیانی کو نہیں مانتا تھا اور نہ ہی اس پر ایمان لایا تھا۔ غلام احمد قادیانی جب بھی اپنے بیٹے کو کہتا کہ مجھ پر ایمان لے آ تو آگے سے فضل احمد اس کو جھٹلا دیتا تھا۔ پوچھنا یہ چاہتی ہوں کہ جب فضل احمد' غلام احمد قادیانی کی نبوت پر ایمان نہیں لایا تو مرزے کی بات کے مطابق غلام احمد قادیانی کیا ہوا۔ فضل احمد کی ماں کیا ہوئی۔ مرزا گالاں جب اپنے قول کے مطابق جھوٹا ہو تو اس کو نبی مانیں یا مسیح مانیں سوائے نقصان کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔ تو گویا جس طرح مرزے کے قول کے مطابق کہ میں نبی ہوں' میں مسیح ہوں' میں مجدد ہوں کے کیا معنی؟ غلام احمد قادیانی کو کچھ شرم و حیا نہیں تھی اس لعنتی نے اپنے اس فن دشنام میں اس حد تک مہارت حاصل کی کہ اسے دیکھ کر اور سن کر بداخلاقی اور بدتمیزی بھی شرم و ندامت سے سرنگوں کر لیتی تھی۔ اگر مرزا قادیانی کو اس فن (کذب و دجال مکاری بے حیائی فراڈ طمع پروری وکمینگی) کا بادشاہ اور دجال اعظم کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ بقول شاعر۔

خبیث اور بے شرم دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب سے سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

اسی طرح کے بے شمار اور بے حساب جھوٹ جو مرزا قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت کو چمکانے کے لئے جگہ جگہ بولے ہیں' اگر اس کی تحریرات کا بطور جائزہ لیا جائے تو ایک غیور مسلمان کا دل پھڑپھڑانے لگتا ہے۔

قادیانیت کا اصل مقصد مسلمانوں کو نیکی کی راہ سے ہٹانا' عالم اسلام کو دنیا بھر میں ذلیل و رسوا کرنا اور معاشرے میں اندھا دھند انتشار پیدا کرنا ہے۔ مگر خدا کے فضل و کرم سے اس شرانگیز فتنے کی سرکوبی کے لئے علم و ادب کے چمکتے دمکتے روشن ستاروں نے اپنے قلم کا جوہر اس بدبخت کی عیاریوں کو چاک کرنے کے لئے اٹھایا اور ہر کونے ہر جگہ سے توحیدان اسلام ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور خدا کے فضل و کرم سے ان کی شبانہ روز محنت رنگ لائی اور مرزے قادیانی کی ذریت کو ۱۹۷۴ء میں بجا طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس فتنے کی سرکوبی کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) اور اس فتنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

●●

ختمِ نبوّت کا معنیٰ و مفہوم

تحریر۔ مولانا بشیر احمد استاذ دارالعلوم دیوبند

یوں تو جملہ انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جسمانی' روحانی ہر اعتبار سے کامل مکمل بنا کر بھیجا جس چیز کو دیکھو گے اعجاز کے درجہ میں پاؤ گے۔ جیسے پیغمبری روحانیت کو بڑے سے بڑے ولی خواہ کتنی بھی ریاضتیں اور مجاہدات کئے ہوں ہرگز ہرگز پیغمبر کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا ہے ولایت درحقیقت ایک ڈگری ہے اور ہر رسالت منصب و عہدہ سند پانے والے تو بہت ہوتے ہیں لیکن منصب کے لئے معدودے چند ہی کو منتخب کیا جاتا ہے۔ اسی طرح جسمانی قوت و جمال کے اعتبار سے بھی فائق تر ہوتے ہیں نیز قوم کے شریف تر خاندان سے پیغمبر بھیجا جاتا ہے کہیں کسی تاریخ میں نہیں دیکھا ہوگا کہ فلاں پیغمبر اعرج تھا یا اندھا کانا ہوا ہو اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ان کمالات میں دیگر تمام پیغمبروں پر فوقیت رکھتے تھے۔ **تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض منھم من کلم اللہ و رفع بعضھم درجات**۔ یہ پیغمبر ان میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فوقیت دی ہے بعض ان میں سے ایسے ہیں کہ ان سے اللہ نے (بلاواسطہ ملک) کلام فرمایا (اور وہ موسیٰ علیہ السلام ہیں) اور ان میں سے بعض کو درجات میں بڑھا دیا (اس سے مراد ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں) نیز آپ خاتم الانبیاء والرسل ہیں آپ کے بعد کوئی پیغمبر آنے والا نہیں اور آپ کی امت آخری امت ہے اس امت کے بعد کوئی دوسری امت آنے والی نہیں ہے یہ امت افضل امت اور نص قرآنی کی رو سے خیر امت ہے۔ **کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر و تومنون باللہ**۔ تم سب سے اچھی امت ہو جن کو لوگوں کے نفع کے لئے ظاہر کیا گیا ہے تم اچھی باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوا۔ **ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل شیء علیما**۔ محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں (صلبی باپ نہیں ہیں البتہ پیغمبر اپنی امت کا روحانی باپ ہوتا ہے اور امت اس کی اولاد' اس کے معنی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی امت کے لئے باپ تو ہیں مگر روحانی' اور تمام امتی آپ کے بیٹے اور بیٹیاں) لیکن آپ اللہ کے رسول ہیں اور مہر سب نبیوں پر اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتے ہیں۔

ختم نبوت کا مطلب

اس کا مطلب یہ ہے کہ نبوت' علم اور اخلاق کے جتنے مراتب تھے وہ آپ کی ذات بابرکات پر ختم ہو چکے ہیں۔ آپ جملہ کمالات کے ختمی ہیں گویا اب نبوت کا کوئی درجہ باقی نہیں رہا تھا کہ آپ کے بعد کوئی نبی آئے اور اس درجہ کو لے کر چلے اور تبلیغ کرے آپ کی ذات بابرکات پر سارے مراتب ختم کر دیئے گئے اس لئے آگے نہ نبوت کی ضرورت تھی اور نہ ہی کسی شریعت کی' آپ کا دین خاتم الادیان تھا۔ آپ کی لائی ہوئی کتاب خاتم الکتب تھی آپ کی شریعت خاتم الشرائع اور آپ کی ذات گرامی خاتم الانبیاء اور آپ کی امت خاتم الامم۔

ممکن ہے کہ کوئی شبہ کرے کہ نبوت تو بڑی رحمت ہے اور آپ رحمت للعالمین ہیں تو ہزاروں نبی آپ کے بعد آنے چاہئیں مگر معاذ اللہ آپ تو بجائے رحمت زحمت بن گئے کہ نبوت جیسی چیز کا دروازہ بند ہو گیا حالانکہ آپ کی رحمت للعالمینی کا تقاضا یہی تھا کہ دروازہ نبوت کھلا رہے۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ ختم نبوت سے مراد قطع نبوت نہیں ہے کہ نبوت دنیا سے منقطع ہو گئی اس کے معنی تکمیل نبوت کے ہیں یعنی نبوت کامل ہو گئی اور چیز کے کمال کے بعد

ختم نبوت سے مراد قطع نبوت نہیں کہ دنیا سے نبوت منقطع ہوگئی

بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ نبوت کامل ہوگئی اور کسی چیز کے کمال کے بعد کوئی درجہ باقی نہیں رہتا

کوئی درجہ باقی نہیں رہتا کہ وہ آئے اس کی محسوس مثال ایسی ہے جیسے رات کے بعد یکے بعد دیگرے ستارے چمکیں' پہلا' دوسرا اور تیسرا...... ہزار' لاکھ' کروڑ' دس کروڑ تمام آسمان جگمگا اٹھا۔ آسمان تاروں سے بھرا ہوا ہے اور چاند بھی نکلا ہوا ہے سب روشنی پھیلا رہے ہیں' لیکن رات کہ جاتی ہی نہیں' سب نے مل کر کتنی روشنی دی لیکن رات جوں کی توں باقی رہی آفتاب کے آنے کا وقت ہوا ابھی نکلا نہیں پو پھٹی تھی۔ پس صبح صادق نے خبر دی کہ آفتاب آرہا ہے۔ ادھر اطلاع آئی اور اندھیرا غائب ہونا شروع ہوا دنیا روشن ہوگئی رات غائب ہوگئی پس آفتاب خاتم الانوار ہوا کہ اس کے بعد کسی روشنی کی ضرورت باقی نہیں رہی اس لئے کہ آفتاب اس قدر کامل نور لے کر آیا ہے کہ اس کے بعد کسی ستارے کی ضرورت باقی نہیں رہی جو موجود تھے ان کی روشنی بھی ماند پڑ گئی نہیں بلکہ کالعدم ہوگئی تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آفتاب نے روشنی منقطع کر دی بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب نور کا ایسا کوئی درجہ باقی نہیں رہا کہ کوئی ستارہ نکلے اور اس کے ذریعہ وہ نور پھیلے اسی طرح سمجھ لیجئے کہ نبوت ایک آسمان ہے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے نور کا ستارہ چمکا اس کے بعد حضرت نوحؑ' و علیٰ ہذا' یکے بعد دیگرے انبیاء علیہم السلام نبوت کے نجوم بن کر آرہے ہیں' یہاں تک کہ آسمان نبوت ستاروں سے بھر گیا مگر دنیا میں چاند تانہ ہوا اور دن نہ نکلا وہی رات کی رات۔

پھر فاران کی چوٹیوں سے آفتاب نبوت کی صبح صادق طلوع ہوئی۔ اس نے خبر دی کہ آفتاب نکلنے والا ہے ابھی نکلا نہیں تھا کہ ظلمت کافور ہونا شروع ہوگئی ستارے گل ہونا شروع ہوئے اور آفتاب نکلتے ہی اعلان ہو گیا کہ اب ستاروں کی ضرورت نہیں رہی۔ پوری دنیا کے لئے میرا نکلنا ہی کافی ہے۔ اب میں اکیلا ہی کافی ہوں نبوت ختم ہوگئی یعنی مراتب نبوت آپ پر منتہی ہوگئے۔ کامل و مکمل ہوگئے۔ اب میری نبوت غروب آفتاب تک کام کرے گی۔ یہاں تک کہ صبح قیامت طلوع ہو جائے مگر جب تک دنیا قائم ہے میں آفتاب ہوں میرا ہی نور کافی ہے میرے بعد بڑے بڑے لوگ آئیں گے مگر میری ہی نبوت کا نور ان کے ذریعہ چمکے گا۔

محدثین آئیں گے تو ان کے ذریعہ میرا نور ظاہر ہوگا' فقہاء آئیں گے ان کے اندر میرے انوار ظاہر ہوں گے' علماء متکلمین و علماء کلام آئیں گے تو ان میں میرا ہی نور ظہور پذیر ہوگا' صوفیاء کرام آئیں گے وہ میرے ہی نور کا مظہر ہوں گے خود ان کا کوئی نور نہ ہوگا۔

اس ذیل میں ایک بات اور یاد آگئی۔ حدیث جبرئیل جس کو علماء نے ام السنہ بتایا ہے جیسے فاتحۃ القرآن کو ام القرآن کہتے ہیں' جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک نو وارد شخص آیا۔ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔ تفصیلی واقعہ کے لئے ان کی مراجعت کریں۔ اس شخص نے بالترتیب ایمان' اسلام' احسان اور قیامت کے متعلق سوالات کئے۔ آپ نے پہلے تین کے متعلق جوابات دیئے۔ وہ ہر بات کے جواب پر **صدقت** "آپ نے سچ فرمایا" کہتا تھا۔ عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں **لعجبنا لہ...... یسئلہ و یصدقہ** "ہمیں اس سائل پر تعجب ہوا کہ وہ سوال کرتا تھا جیسے کہ جانتا نہ ہو اور تصدیق کرتا ہے جیسے کہ پہلے سے ان باتوں سے واقف ہو۔" وہ درحقیقت جبرئیل علیہ السلام تھے۔ اجنبی انسانی شکل میں متشکل ہو کر آئے تھے۔ ان کو صحابہؓ نے پہچانا نہیں حتیٰ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ نہ چل سکا کہ یہ کون آدمی ہے اور کہاں سے آیا ہے اس کے چلے جانے کے بعد آپؐ کو معلوم ہوا کہ جبرئیل تھے تو آپ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا یعنی دریافت کیا کہ اے عمر! جانتے ہو **من السائل**؟ یہ سائل کون تھے؟ عمر بن الخطابؓ نے جواب دیا۔ **اللہ و رسولہ اعلم** "اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔" تب آپؐ نے فرمایا۔ **ہذا جبرئیل اتاکم لیعلمکم دینکم** یہ جبرئیل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ اس لئے کہ اس حدیث میں اجمالی طور پر دین کی تمام باتیں مذکور ہیں اور پورے دین کا خلاصہ اور نچوڑ اس حدیث پاک میں موجود ہے۔ غرض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان' اسلام' احسان کی تشریح فرمائی۔ آخر میں ان سائل نے پوچھا **متی الساعۃ**؟ کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے جواب دیا۔ **ما المسئول عنہا باعلم من السائل** قیامت کے متعلق جتنا آپ کو علم ہے مجھے بھی اتنا ہی ہے اس سے زیادہ میں بھی نہیں جانتا۔ وہ یہ کہ قیامت ضرور آئے گی تعیین وقت اللہ ہی کے علم میں ہے **ولکن ساحدثک عن اشراطہا** اس کی کچھ علامتیں بتاؤں گا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ علامتیں بیان فرمائیں۔ الخ۔ اب سوال یہ ہوتا ہے کہ ایمان' اسلام' احسان میں تو آپس میں مناسبت ہے پہلا درجہ حق پر حق کا ایمان ہے پھر اسلام اعمال ظاہرہ' پھر احسان نسبت و خلوص ہے۔ تعلق مع اللہ جس کا حاصل سلوک و تصوف ہے۔ یہ آخری سوال قیامت کی بابت پہلے سوالوں سے کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔ ایمان اسلام وغیرہ کے ساتھ قیامت کا کیا جوڑ؟ ہمارے علماء نے اس کا جواب یہی دیا ہے جس کی طرف ماقبل تقریر میں اشارہ کیا گیا ہے۔

حاصل اس کا یہ ہے کہ دنیا کی تخلیق کا مقصد خداوند تعالیٰ کی عبادت اور اس کی تکمیل ہے۔ **وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون**۔ ہم نے جنات اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے اور دنیا کا فطری قانون ہے کہ جب چیز اپنے حد کمال کو پہنچ جاتی ہے تو فنا کر دی جاتی ہے جیسے رات دن ہم اس کائنات ارضی میں مشاہدہ کرتے ہیں۔ بچہ پیدا ہوتا ہی' طفولیت کا زمانہ گزر کر شباب آیا وہ رخصت ہوا تو کہولت آئی وہ بھی ختم ہوگئی تو شیخوخت آئی۔ یہاں تک شیخوخت کے آخری درجہ ہرم کو پہنچ جاتا ہے۔ اب وہ خبر دیتا ہے کہ وقت مرگ اب قریب آگیا ہے۔ **قال تعالیٰ و منکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیئا۔ ای و منکم من یتوفی قبل ان یصل الی اخر العمر و منکم** الخ۔ تم میں سے کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کی پہلے ہی وفات ہو جاتی ہے اور بعض تم ہی میں سے ایسے بھی ہیں کہ ان کو ناکارہ عمر (بڑھاپا اور بہت بڑھاپا) کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے جس کا یہ اثر ہوتا ہے کہ چیزوں کو جاننے کے بعد انجان بن جاتا ہے نسیان لاحق ہو جاتا ہے اور بدن کے جملہ قویٰ میں کمزوری و اضمحلال آجاتا ہے۔ جذبات افسردہ ہو جاتے ہیں اور جوش و خروش سب رخصت ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ وقت موعود آپہنچتا ہے اور خدا کی طرف سے ملک آکر روح قبض کر لیتا ہے' دنیا کی زندگی ختم ہو کر دوسرے عالم میں آنکھیں کھولتا ہے جس کے احکام دنیا کے احکام سے بالکل جداگانہ و علیٰ ہذا' جملہ کائنات ارضی کی اشیاء کا یہی حال ہے وہ عدم سے وجود میں آتا نشوونما کے مدارج کا طے کرتا اور پھر آخر میں فنا ہو جاتا۔ **کل من علیہا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال و الاکرام** ہر چیز فنا ہو جائے گی' اور تیرے پروردگار ذوالجلال والاکرام کی ذات ہی باقی رہ جائے گی۔

ختم نبوت کا مطلب

جیسے انسان کا ہر فرد شخص اصغر ہے جس پر مدارج ارتقاء و انحطاط آتے ہیں اور آخر میں فنا ہو جاتا ہے اسی طرح یہ پورا عالم شخص اکبر ہے اس پر بھی ارتقاء و انحطاط کے مراتب آئیں گے بالآخر فنا کر دیا جائے گا جسے قیامت کہتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت نوح علیہ السلام تک طفولیت کی عمر ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے وقت سے اس کا شباب شروع ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت کہولت شروع ہوتی ہے اس سے پہلے بال سیاہ رہتے تھے انسانوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام پہلے انسان ہیں جن کے بال سفید ہوئے۔ یہاں تک کہ اسی طرح اس کے یہ ادوار گزرتے رہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص اکبر کے آخر وقت شیخوخت میں

تشریف لائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فجر کے بعد سے خطبہ شروع کیا یہاں تک کہ وقت ظہر ہوگیا۔ آپؐ منبر سے اترے نماز ظہر ادا فرمائی۔ پھر خطبہ شروع ہوا تا آں کہ وقت عصر ہوگیا۔ منبر سے اتر کر نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ دیتے رہے۔ ان خطبات میں جو آپؐ نے جو کچھ آئندہ ہونے والا تھا سبھی کچھ بیان فرما دیا۔ راوی حدیث صحابیؓ فرماتے ہیں۔ احفظنا اعلمنا۔ جو ہم میں سے ان باتوں کا زیادہ یاد رکھنے والا ہے وہ ہم میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ یہاں تک کہ وقت غروب میں کچھ تھوڑا سا وقت باقی رہ گیا۔ تب آپؐ نے فرمایا اس دنیا کی عمر کا اتنا وقت گزر چکا جیسے اس دن کا اکثر حصہ' اور اب صرف اتنا وقت باقی رہ گیا ہے جیسے اس دن کی چند ساعات (رواہ مسلم)۔ جیسے انسان جو عالم اصغر ہے اس پر نزع کا وقت آتا ہے جسے عالم غرغرہ کہتے ہیں یا عالم یاس جب مغیبات دوسرے عالم کی اس پر کھل جاتی ہیں ملائکہ موت نظر آنے لگتے ہیں اس وقت اگر کوئی مومن عاصی اپنے گناہوں سے توبہ کرے تو مقبول نہیں (فضل رب کی دوسری بات ہے) اور کوئی کافر اپنے کفر سے توبہ کرے تو اس کی توبہ بھی مقبول نہیں ہوتی۔ وقت یاس کے پہنچنے سے پہلے زندگی سے مایوس ہوجاتا ہے مومن عاصی کی توبہ قبول ہوتی ہے اور کافر کی توبہ کفر سے وہ بھی قبول کرلی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

هل ینظرون الا ان تاتیهم الملائکة او یاتی ربک او یاتی بعض ایت ربک یوم یاتی بعض ایت ربک لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانها خیرا قل انتظروا انا منتظرون۔

(ترجمہ)۔ نہیں انتظار کرتے ہیں یہ لوگ مگر اس بات کا کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا تیرے پروردگار آجائیں یا آجائے تیرے پروردگار کی نشانیوں سے بعض نشانی (الخ) جب آجائے گی تیرے پروردگار کی نشانیوں سے وہ بعض نشانی تو نہیں نفع دے گا کسی شخص کو اس کا ایمان کہ جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی عمل خیر نہیں کیا تھا۔ آپؐ فرما دیجئے کہ تم انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔

اس آیت قرآنیہ میں بعض آیت ربک سے مراد مطابق حدیث شیخین (بخاری و مسلم) طلوع شمس من المغرب ہے۔ قرب قیامت میں جہاں اور بڑی بڑی علامتیں ظاہر ہوں گی ان میں ایک علامت یہ بھی ہوگی کہ ایک صبح میں بجائے اس کے کہ آفتاب مشرق سے طلوع کرے مغرب سے طلوع کرے گا اور خط استوا تک (وقت زوال) پہنچ کر الٹا لوٹے گا اور غروب ہوجائے گا۔ روایتوں میں آتا ہے کہ وہ رات جس کی صبح میں یہ حادثہ رونما ہوگا نہایت طویل رات ہوگی۔ انسان اور حیوانات اس کے طول سے گھبرا جائیں گے پھر حسب سابق سورج مشرق ہی سے طلوع ہوگا۔ یہ حادثہ اس بات کی خبر دے گا کہ عنقریب یہ کائنات الٹ پلٹ ہونے والی ہے اور کائنات سماوی کسی بڑے فتنہ سے دوچار ہونے والی ہے اور وہ حادثہ قیامت کا حادثہ ہوگا۔ جب طلوع شمس من المغرب کی نشانی ظہور میں آئے گی۔ وہ وقت اس عالم کبیر کی جانکنی کا وقت ہوگا اور اس وقت مجموعہ عالم کے اعتبار سے توبہ کا دروازہ بند کردیا جائے گا جیسے شخص صغیر کی جانکنی کے وقت توبہ کا دروازہ بند ہوجاتا ہے خود اس شخص کے حق میں۔

حاصل اس تمہید کا یہ ہوا کہ انسان شخص اصغر ہے اور یہ دنیا مجموعہ عالم شخص اکبر اور دونوں کے لئے ابتداء اور پھر مدارج حیات ہیں اور دونوں ہی کے لئے فنا ہے اور یہ شئی اپنے حد کمال کو پہنچ کر فنا ہوجاتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جب اس عالم کی تخلیق کا مقصد پورا ہوگیا تو انبیاء آتے رہے' امتیں آتی رہیں' دنیا میں عبادتیں ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ آپؐ آفتاب نبوت بن کر دنیا میں آگئے اور جملہ مدارج نبوت' معرفت کمل ہوگئے۔ عبادت' ایمان' اسلام' عرفان حق و احسان آپ کی ذات بابرکات پر کامل ہوگئی اور آپ کی امت آپ کے وساطت سے کمال ایمان و اسلام و احسان والی ہوگئی پس تخلیق عالم کا مقصد پورا ہوگیا تو اب یہ بتایئے کہ اب اس عالم کی بساط کو کب الٹ دیا جائے گا۔ یہ قیامت ہے۔ حضرت جبرئیلؑ کے پہلے تین سوالوں کے ساتھ آخری سوال کی جو قیامت کی بابت ہے۔

اس کی مثال محسوسات میں ایسے سمجھو جیسے کوئی بڑی کانفرنس کا انعقاد عمل میں آتا ہے۔ کیسے سامان ہوتے ہیں' مہمانوں کے قیام کے لئے کیمپ ہیں' فلش اور باتھ روم ہیں' کھانے کے لئے ہوٹل ہیں' پھر ایک بڑے میدان میں شامیانے' قناتیں وغیرہ نصب کئے جاتے ہیں۔ اس میں بڑے بڑے علماء' زعماء قوم مدعو ہوتے ہیں۔ ایک شخصیت ان علماء و زعماء میں نمایاں ہے اپنے علم میں کامل' عمل میں یکتا' اس کی سرپرستی میں اس اجلاس کا انعقاد ہوتا ہے۔ اب اجلاس کا آغاز رونما ہو رہا ہے۔ علماء ایک ایک کرکے آرہے ہیں۔ سب کی تقریریں ہوتی ہیں۔ سب کا ایک ہی موضوع ہے۔ اصلاح امت' ظلم و فساد سے کائنات ارض کو صاف کرنا۔ بہت سے خطبات دیتے ہیں' کتنے ہی مضامین پڑھ کر سناتے ہیں۔ تین دن کی کانفرنس ہے۔ سب اپنی تقریر کے اور مضمون کے بعد کہتے ہیں۔ جو وقت گزرنے کے بعد صدر اعلیٰ کی تقریر ہوگی۔ جس کے سب منتظر ہیں۔ ہزارہا نہیں' لاکھوں انسانوں کا ہجوم ہے' جو دھیرے دھیرے بڑھ رہا ہے۔ اب اجلاس کی آخری نشست آگئی ہے۔ ایک ایک کرکے سب خطباء فارغ ہوچکے ہیں۔ نشست کے آغاز میں ایک دو علماء کی تقریریں ہوتی ہیں۔ جو پرزور طریقہ سے صدور اعلیٰ کی آمد کا اعلان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں زیادہ دیر آپ کے اور اس ذات قدسی الصفات کے درمیان حائل نہیں رہنا چاہتا ہوں۔ یہاں تک کہ اسٹیج اعلان کرتا ہے اب سب آچکے' صدر اعلیٰ کی تقریر ہوگی' جس کے آپ تین یوم سے منتظر ہیں۔ ایک شور ہوجاتا ہے' نعرے لگائے جاتے ہیں' یہاں تک کہ صدر اعلیٰ کے لئے مسند خالی کردی جاتی ہے۔ وہ تشریف لے آتے ہیں' مجمع دم بخود ہوجاتا ہے۔ **کانهم علی رؤسهم الطیر۔** جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ سب بے حس و حرکت خاموشی سے متوجہ ہوجاتے ہیں۔ اب شیخ اکبر کی تقریر ہوتی ہے۔ جو علوم کے دریا بہاتے ہیں۔ ان کو بیان کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مضامین عالیہ کے بیان پر صدر اعظم کی تقریر ختم ہوکر دعا کرادی جاتی ہے جو مقصد تھا وہ پورا ہوگیا' کانفرنس ختم ہوگئی' سب لوگ رخصت ہوجاتے ہیں۔ اب قناتیں اور شمیانے اکھاڑ دیئے جاتے ہیں۔ ایسے ہی بلاتمثیل سمجھئے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ عالم پیدا فرمایا' گوناگوں انسان پیدا کئے اور ان کی ضروریات کے لئے گوناگوں چیزیں پیدا فرمائیں۔ اب پیغمبروں کی آمد آمد شروع ہوتی ہے' ہر ایک کی یہی صدا ہے **لا الہ الا اللہ**۔ خدا کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں وغیرہ اور یہ بھی خبر دیتے جاتے ہیں کہ آخر وقت میں بڑے پیغمبر آئیں گے جو سب سے افضل ہوں گے۔ جوں جوں وقت قریب آتا جاتا ہے اس پیشین گوئی میں شدت آتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام جو آخر انبیاء بنی اسرائیل ہیں' آپ کے متعلق خبر دیتے ہیں۔ قال تعالیٰ۔

واذ قال عیسی بن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔

اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب فرمایا عیسیٰ بن مریم نے اے اولاد یعقوبؑ میں واقعی اللہ کا رسول ہوں' جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں۔ میں تصدیق کرتا ہوں توریت کی جو مجھ سے پہلے موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوچکی ہے اور بشارت سناتا ہوں ایک عظیم الشان رسول کی جو میرے بعد آئے گا اور اس کا نام احمد ہوگا۔ **فلما جاءھم بالبینات قالوا ھذا سحر مبین۔** پھر جب وہ عظیم پیغمبر آگئے ان کے پاس تو کہنے لگے کہ یہ تو کھلا جادو ہے یا کھلا جادوگر ہے۔ جیسے دوسری قرات میں ساحر مبین آیا ہے۔ ●●

بقیہ۔ خبر فخر الاسلام فیصل

خصوصاً مسلم کمرشل بینک مرزا گاؤں کا مینیجر محمد رمضان اور سول اسپتال میں حکیم محمد رشید کا اپنے مریضوں اور دوسرے ماتحت اسٹاف کو مخصوص انداز میں قادیانیت کی تبلیغ پر غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور یہ مطالبہ کیا گیا کہ دونوں قادیانیوں کو فی الفور تبادلہ کیا جائے۔ نیز شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ میں اضافہ کیا جائے۔

مغربی خواتین میں اسلام کی مقبولیت

ماخوذاز "دی ٹائمز" برطانیہ ترجمہ۔ سلطان شاہد

انگریز عوام کی ایک بڑی تعداد، جو تقریباً سب کی سب عورتوں پر مشتمل ہے بڑی تیزی سے اسلام قبول کر رہی ہے، جس شرح سے لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں اس سے یہ پیشگوئی کی جاسکتی ہے کہ اسلام اسی صدی کے چند بقایا سال میں برطانیہ کی ایک اہم مذہبی قوت بن جائے گا۔ ایک ماہر تعلیم روز کینڈرک نے دعویٰ کیا ہے کہ آئندہ بیس سال میں اسلام قبول کرنے والے انگریزوں کی تعداد، ان مسلم تارکین وطن سے بڑھ جائے گی جو برطانیہ میں وارد ہوتے ہیں۔ روز کینڈرک خود بھی اسلام قبول کر چکی ہیں۔ وہ قرآن کریم کے بارے میں ایک رہنما نصابی کتاب کی مصنفہ بھی ہیں اور مذہبی تعلیم کی ٹیچر ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ۔

"اسلام اسی طرح ایک عالمی مذہب ہے جیسا کہ رومن کیتھولک ازم (عیسائیت) ہے، دنیا کی کوئی قوم یہ نہیں کہتی کہ یہ صرف ہمارا مذہب ہے۔"

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اسلام صرف برطانیہ میں ہی نہیں بلکہ یورپ و امریکہ کے تمام ممالک میں بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اسلام کے پھیلنے کی یہ تند و تیز لہر اس امر کے باوجود آئی ہے کہ مغربی ممالک میں اسلام کے تصور کو مسخ کرنے کی مسلسل اور ان گنت کوششیں ہوتی رہی ہیں، مغربی پریس میں اسلام پر رکیک ترین حملے کئے جاتے رہے اور ہوتے ہیں۔ دلچسپی ملاحظہ ہوں کہ سلمان رشدی کے معاملہ، خلیج کی جنگ اور بوسنیا کے مسلمانوں کے حال زار کی جتنی بھی پبلسٹی کی گئی اس کے نتیجہ میں اسلام اور زیادہ شدت سے ابھرا ہے۔

پھر یہ بھی ایک عجیب و غریب حقیقت ہے کہ برطانیہ میں اسلام کی طرف آنے والے افراد میں بھاری تعداد خواتین کی ہے، حالانکہ مغربی ممالک میں پروپیگنڈا بڑے زور و شور سے ہوتا ہے کہ اسلام میں عورتوں سے اچھا سلوک نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود صرف برطانیہ ہی نہیں بلکہ امریکہ میں بھی اسلام قبول کرنے والی زیادہ تر عورتیں ہی ہیں۔ وہاں ایک مرد کے قبول اسلام کے مقابلہ میں چار عورتیں اسلام قبول کر رہی ہیں۔ برطانیہ میں حالیہ دنوں میں مسلمان ہونے والی عورتوں کی تعداد کا اندازہ دس ہزار سے بیس ہزار کے درمیان لگایا گیا ہے، جو اس ملک میں ۱۵ لاکھ افراد کی مسلم کمیونٹی کا حصہ بن گئی ہیں۔

برطانیہ کے بیشتر نو مسلم افراد درمیانہ طبقے کا پس منظر رکھتے ہیں۔ ان میں عراق کو ہتھیاروں کی سپلائی کی تحقیقات کرنے والے جج لارڈ جسٹس سکاٹ کا بیٹا اور بیٹی بھی شامل ہیں۔ اسلامک فاؤنڈیشن کے محدود پیمانہ پر ہونے والے ایک سروے سے معلوم ہوا ہے کہ اسلام قبول کرنے والے بیشتر افراد کی عمریں ۳۰ سے ۵۰ سال کے درمیان ہیں۔ تاہم نئی نسل میں بھی اسلام بہت مقبول ہوا ہے، خصوصاً طلبہ و طالبات میں قبول اسلام کا رجحان بڑھا ہے۔ ان حالات سے یہ واضح ہے کہ اسلام میں دانشورانہ کشش موجود ہے۔

امریکہ میں پیدا ہونے والی ایک ماہر نفسیات خاتون عالیہ ہیری جس نے پندرہ سال قبل اسلام قبول کیا تھا، کہتی ہیں۔

"رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اسلام مغرب سے ابھرے گا اور یہ بات ہمارے دور میں واقع ہو رہی ہے۔"

عالیہ ہیری ان دنوں زہرہ ٹرسٹ میں مشیر کی حیثیت سے کام کر رہی ہیں۔ یہ تنظیم روحانی لٹریچر شائع کرنے والا ایک ادارہ ہے۔ عالیہ ان خواتین میں شامل ہیں جو برطانیہ میں اسلام کی بہترین اور پرجوش ترجمان بھی سمجھی جاتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ۔

"مغرب میں اسلام قبول کرنے والے تازہ ذہنوں کے ساتھ دائرۂ اسلام میں آتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ وہ تمام مشرقی عادات کو بھی قبول کرتے ہوں، مشرق کی تہذیبی غلطیوں کو چھوڑ کر وہ خالص ترین اسلامی روایات سے رجوع کرتے ہیں۔ یہ خالص اسلام مغرب کے لئے بے پناہ کشش کا حامل ہے۔"

اسلام قبول کرنے والے اکثر لوگ مذاہب کا تقابلی جائزہ بھی لیتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ مغربی پریس نے تمام اسلامی امور و مسائل کے بارے میں شدید غلط فہمیاں پھیلائی ہیں لیکن اس سے لوگ اسلام سے متعارف ہوئے اور پھر اس کی حقانیت کا جائزہ لے کر اسے قبول کرنے لگے ہیں۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو مغربی پریس کی عصبیت کے منفی کردار نے فروغ اسلام میں بھرپور حصہ لیا ہے۔ مغرب کے لوگ خود اپنے ہاں کے معاشرہ سے بری طرح مایوس، بددل اور بیزار ہیں۔ بڑھتے ہوئے جرائم، خاندانی ڈھانچے کی تباہی، منشیات اور شراب نوشی کی کثرت وہ عناصر ہیں جو عام لوگوں کو اس معاشرہ سے بیزار کرنے کا سبب بنے ہیں اور وہ خصوصاً عورتیں اسلام کے نظم و ضبط اور تحفظ کو انتہائی پسند کرتی ہیں۔ اسلام قبول کرنے والے بیشتر افراد سابق عیسائی ہیں۔ وہ کلیسا کی بے یقینی کی کیفیت سے بیزار تھے۔ مزید برآں وہ تثلیث اور یسوع مسیح کو خدائی درجہ دینے سے بھی مایوس و بددل تھے، پھر قبول اسلام کرنے والوں میں ایسے لوگ بھی ہیں، جنہیں اسلامی تصوف میں غیر معمولی کشش محسوس ہوئی۔ ان کے بیان کے مطابق۔

"تصوف وہ موتی ہے جو اسلامی صدف میں پایا جاتا ہے۔"

بعض لوگوں نے اسلام شادی کے ذریعہ قبول کیا۔ بہت سی برطانوی لڑکیوں کو پاکستانی یا بنگلہ دیشی نوجوانوں کی صورت میں اچھے شوہر مل گئے چنانچہ انہیں اپنانے کے لئے وہ مسلمان ہو گئیں۔ اسلام قبول کرنے کا طریق کار بھی بہت سادہ ہے۔ مسلمان ہونے والے فرد کے لئے صاف ستھرا لباس (جو نجاست سے پاک ہو) ایک دو گواہ اور کلمہ شہادت پڑھنا ضروری ہیں۔ تاہم اسلام قبول کرنے کے بعد ان لوگوں کو بعض سخت مرحلوں سے بھی دوچار ہونا پڑتا ہے۔ ایک آرٹس ایجوکیشن آفیسر خاتون ۳۸ سالہ جتول طوما نے چودہ سال قبل اسلام قبول کیا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ ابتدا میں اسلام قبول کرنے والوں کو اپنے خاندانوں سے مکمل علیحدگی کا صدمہ برداشت کرنا پڑتا ہے کیونکہ خاندان کے سبھی افراد کسی ایک فرد کے قبل اسلام کو سختی سے مسترد کرتے ہیں اور اس کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کرتے ہیں۔ اس سے مسلمان ہونے والا ایک تکلیف دہ تنہائی سے دوچار ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی بعض خوف و خدشات بھی پیدا ہوتے ہیں لیکن یہ سب بتدریج ختم ہو جاتے ہیں۔

جتول نے نسلی استحصال اور جبر کے حوالے بھی دیئے۔ عورتیں خاص طور پر اس کا نشانہ بنتی ہیں، مسلمان ہونے والی عورتیں چونکہ پردہ کرنے لگتی ہیں اس لئے وہ آسانی سے شناخت ہو جاتی ہیں اور چہرے کو ڈھانپنے والا کپڑے کا معمولی سا ٹکڑا مغربی تہذیب کے افراد کے لئے غیظ و غضب کا موجب بنتا ہے اور فوراً یہ کہا جانے لگتا ہے کہ یہ عورت برطانوی نہیں ہے۔ لندن میں خواتین کی مدد کے ادارے کو مجموعی طور پر مدد کی جو اپیلیں موصول ہوتی ہیں ان میں سے چوتھائی اپیلیں نو مسلم خواتین کی ہوتی ہیں۔

نو مسلموں کا دعویٰ ہے کہ اسلام انسان کو سکون بخشتا ہے تکالیف صرف اس وجہ سے ہوتی ہیں کہ ان کے عقیدہ کے بارے میں مغرب میں غلط اور گمراہ کن تصورات پھیلائے گئے ہیں۔ اکثر اوقات اسلام کی زیادتیوں کا ذکر ہوتا ہے حالانکہ یہ زیادتیاں سیاسی نوعیت اور حکمرانوں کی ہوتی ہیں جو اسلام و قرآن کے منافی ہیں۔

اسلام قبول کرنے والی خواتین "مسلم ویمنز انسٹی ٹیوٹ" میں سرگرم کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ مرکزی تنظیم نو مسلم خواتین میں سیاسی شعور پیدا کرنے اور مغربی مبصروں کے پھیلائے ہوئے گمراہ کن نظریات کا توڑ کرنے اور اسلام میں عورتوں کے درجہ و مرتبہ سے آگاہ کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔

بھارت کی نئی خفیہ تخریب کار تنظیم S.O.S

سندھ کے امن کو نیا خطرہ

خطرناک مجرموں‘ قادیانیوں‘ راشی وعیاش افسران اور مذہبی فرقہ وارانہ تنظیموں سے رابطے شروع کر دیئے گئے

سندھ میں اہم عہدوں پر قادیانیوں کی تقرری اور تبادلے

’’را‘‘ بہت بدنام ہو چکی ہے۔ ہمارے روابط‘ ٹھکانے کارروائیاں بڑی حد تک پاکستانی حکام کی نظروں میں آ چکے ہیں۔ پاکستان میں سندھ وہ علاقہ ہے جہاں ہمارا کام بڑے پیمانے پر پھیلا ہوا ہے۔ کشمیر کے مسئلے پر ہم عالمی رائے عامہ کو زیادہ عرصے تک نظر انداز نہیں کر سکتے‘ یہ ہمارا اٹوٹ انگ ہے لیکن اسے بھارت سے ملائے رکھنے کی جنگ ہمیں سندھ میں لڑنا ہے‘ اسی طرح ہم پاکستان کی توجہ کشمیر کی جانب سے ہٹا سکتے ہیں۔ را کے نظروں میں آجانے کے باعث ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اب نئے انداز سے کام شروع کیا جائے اسی لئے ہم ایک نئی تنظیم قائم کر رہے ہیں جو سندھ کے مفاد میں کام کرے گی اور اسی میں بھارت کا مفاد بھی ہے۔ یہ بریفنگ بھارت میں نئی بھارتی خفیہ تنظیم ایس او ایس کے ایک اعلیٰ افسر نے اپنے چند ایسے اہلکاروں کے سامنے دی جو بھارتی اور پاکستانی دونوں علاقوں میں کام کرنے والوں پر مشتمل تھے۔

انتہائی خفیہ معلومات کے مطابق چند ماہ قبل بھارت نے کشمیر اور سندھ کے مسائل پر کام کرنے کے لئے ایک نئی خفیہ تنظیم ایس او ایس قائم کی ہے جو را کے ہی مقاصد کے لئے کام کرے گی لیکن اس تنظیم کا را سے کوئی رابطہ نہیں ہو گا۔ نئی تنظیم ایس او ایس کے قیام کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ بھارت نے اندازہ لگایا ہے کہ اب کشمیر کو زیادہ عرصے تک بھارت سے وابستہ رکھنا ممکن نہیں وہ اس مسئلے کو اس وقت تک موخر کرنا چاہتا ہے جب تک سندھ کے اندرونی حالات اس حد تک دگرگوں ہو جائیں جو بھارت کی منشا کے مطابق ہوں اور اس طرح یا تو کشمیر کی بھارت سے علیحدگی کی صورت میں سندھ کو پاکستان سے علیحدہ کر دیا جائے یا پھر سندھ میں پاکستان کو بلیک میل کر کے اسے کشمیر کے مسئلے پر اپنا موقف بدلنے پر مجبور کر دیا جائے۔ یہ حقیقت ہے کہ بھارتی خفیہ تنظیم را کی ترجیحات میں بھی کشمیر اور سندھ کے معاملات سرفہرست تھے لیکن بھارتی حکام کی بریفنگ کے مطابق را کے بدنام ہو جانے کے باعث اول تو پاکستان میں بھارتی مفادات کے لئے کام کر سکنے والے نئے لوگ را کا نام سنتے ہی خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور اس کے لئے کام کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے اور دوسرے ان کا خیال ہے کہ را کے پاکستان میں روابط اس سے متعلقہ افراد اور اس کے اہلکاروں کے کام کرنے کے انداز سے پاکستانی حکام بڑی حد تک واقف ہو چکے ہیں جس کی بناء پر ان کے لئے کام کرنے میں زیادہ دشواریاں حائل ہیں۔ اسی بناء پر بھارت نے سندھ میں کام کرنے کے لئے نئی خفیہ تنظیم ایس او ایس قائم کی ہے جو را کے طریقہ کار کے برعکس نئے انداز سے کام کرے گی ایس او ایس کے علاوہ را کی سرگرمیاں بھی جاری رہیں گی ایس او ایس کا اگرچہ بھارتی مفادات کی تکمیل ہو گا لیکن (Face Saving) یا سندھیوں کو دھوکے میں رکھنے کے لئے ایس او ایس بظاہر آزاد سندھ کے لئے کام کرے گی جو ایس او ایس کی پالیسی کے مطابق ’’بھارت اور پاکستان دونوں ملکوں میں رہنے والے سندھیوں کا خواب ہے‘‘ ایس او ایس سندھ میں کام کرنے کے لئے علیحدہ روابط قائم کرے گی اس کے ٹھکانے علیحدہ ہوں گے اور سندھ میں بدامنی پھیلا کر علیحدگی کی راہ ہموار کرنے کے لئے دہشت گردی اور تخریب کاری کے نت نئے منصوبے بنائے جائیں گے اس ضمن میں سابقہ طریقہ کار پر عملدرآمد بھی جاری رہے گا لیکن ایس او ایس خصوصی طور پر ایسی کارروائیاں کرے گی جن پر تخریب کاری کا شبہ نہ کیا جا سکے اور محض ان کا افراط سے صوبے میں بدامنی اور بے چینی اپنی انتہا کو پہنچا دی جائے۔ اس سلسلے میں بڑے پیمانے پر ڈکیتیوں‘ قتل اور اغواء کے لئے سندھ کے تقریباً تمام ایسے جرائم پیشہ افراد کی فہرست بنائی جا رہی ہے جو ایس او ایس کے لئے کام کرنے پر آمادہ ہوں ان کی آمادگی کی صورت میں وہ اپنے پرانے طریق کار پر کاربند رہیں گے اور ایس او ایس صرف انہیں منظم کرنے ان کی سرپرستی کرنے انہیں وسائل‘ پناہ اور بھارت میں خفیہ ٹھکانوں کے علاوہ تربیت بہم پہنچانے کا کام انجام دے گی۔

جرائم پیشہ خطرناک افراد کے علاوہ ایس او ایس ہر محکمے میں ایسے راشی اور عیاش افراد کی فہرست بھی بنا رہی ہے جو پیسے اور عیاشی کی خاطر ایس او ایس کے لئے کام کر سکتے ہوں اس سلسلے میں بھی یہ پالیسی بنائی گئی ہے کہ کوئی شخص یہ محسوس نہ کرے کہ وہ بھارت کے لئے کام کر رہا ہے بلکہ اسے صرف اور صرف آزاد سندھ کے نام پر اپنی خدمات بیچنے پر آمادہ کیا جائے۔

ایس او ایس کا قیام بھارتی دانشوروں کی طویل سوچ بچار کے بعد عمل میں لایا گیا ہے‘‘ اس کے قیام سے تقریباً‘‘ دو سال قبل سے بھارتی سرحدی علاقے میں بھارتی اور علیحدگی پسند سندھی دانشوروں کے کئی کنونشن منعقد کئے گئے جس میں عام اجلاس کے علاوہ خفیہ اجلاسوں میں سندھ کو آزاد کرانے کی حکمت عملی تیار کی گئی اور اس کے مختلف طریقوں پر غور کیا گیا۔ واضح رہے کہ سندھ کے سرحدی علاقوں میں آزاد سندھو دیش کے نام سے بھارتی ریڈیو اسٹیشن بھی طویل عرصے سے سندھی عوام کو ورغلانے اور آزاد سندھ کے نام پر انہیں غلام بنانے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ اس ریڈیو اسٹیشن سے سندھو دیش کے بارے میں دانشوروں کے خیالات اس سے متعلق خبریں اور زہریلا پروپیگنڈہ نشر کیا جا رہا ہے۔

ایس او ایس کے بارے میں طے کیا گیا ہے کہ اس کا نام کم سے کم استعمال کیا جائے گا‘ عام طور پر یا تو بغیر نام کے کام کیا جائے گا یا پھر مختلف ذیلی نام استعمال کئے جائیں گے البتہ ایس او ایس کا نام صرف انتہائی قریبی اور با اعتماد افراد کو معلوم ہو گا۔

سندھ میں نئے انداز سے کام کرنے کی غرض سے ایس او ایس اپنا دائرہ کار مذہبی فرقہ وارانہ تنظیموں اور پاکستان دشمن قادیانیوں تک وسیع کر رہی ہے خصوصاً‘‘ قادیانیوں کے ساتھ ایس او ایس کے روابط قائم ہو چکے ہیں تھر کے علاقے میں ایس او ایس کی سرگرمیوں کے لئے مرزا ناصر کے ایک خلیفہ جو مشہور ماہر تعلیم بھی ہیں کا انتخاب کیا گیا ہے جو بدین میں اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں اور قادیانی تحریک کے بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان صاحب کے سندھ کے معروف ہندو رہنماؤں اور جاگیرداروں سے خصوصی روابط ہیں انہوں نے اپنے بیٹے کو بعض سندھی جاگیرداروں کے ذریعے ماتلی چھاؤنی اور بدین چھاؤنی کے بارے میں اہم معلومات جمع کرنے کا فریضہ سونپا ہے۔ اطلاع کے مطابق تیر نگھ کی معرفت ایس او ایس نے بدین میں مرزا ناصر کے خلیفہ کو دس کروڑ روپے کی رقم پہنچائی ہے جو قادیانیوں کو تنظیم کے لئے کام کرنے پر آمادہ کرنے کے لئے مٹھی چھاچھرو‘ بدین‘ گولارچی‘ کنڈہ کوٹ‘ نوکوٹ‘ نگرپارکر‘ ڈیپلو‘ اسلام

کوٹ' نبی سری رام (گاؤں) کنڈی' تلہار اور کرکوٹ کے علاقوں میں ترجیح کی جائے گی۔ اطلاع کے مطابق مرزا اللہ دتہ کو تنظیم کے لئے کام کرنے کا حکم براہ راست مرزا طاہر کی جانب سے دیا گیا ہے جنہوں نے مرزا اللہ دتہ سے کہا ہے کہ آپ چونکہ سندھ کے امور کے ماہر ہیں اس لئے سندھ میں خصوصاً" اور بلوچستان میں بھی قادیانی مشن کے مفاد میں مرزا بشیر الدین کے قواعد کے مطابق کام کیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کشمیر سندھ اور بلوچستان کا مسئلہ ہمارا مسئلہ ہے اور اس سلسلے میں بھارت سے مل کر ان علاقوں کے مفاد میں کام کرنا ہمارا اولین فریضہ ہونا چاہئے ایک اور اطلاع کے مطابق اس سلسلے میں قادیانیوں کی ایک خفیہ گوریلا تنظیم الناصر کے کارندوں سے بھی رابطے کئے گئے ہیں سندھ میں انہی عناصر کے تعاون سے بعض مذہبی رہنماؤں کے قتل کا منصوبہ بنایا گیا ہے' جسے بنیاد بنا کر قتل و غارتگری کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع کر دینے کا پروگرام ہے۔ اطلاع کے مطابق مرزا اللہ دتہ نے کچھ عرصہ قبل سندھ کے سرحدی علاقہ مٹھی چھاچھرو عبور کر کے تیر سنگھ کے ہمراہ کے خفیہ اڈے میں ویجے کمار سے ملاقات کی تھی۔ ویجے کمار کے ساتھ مرزا اللہ دتہ کی ملاقات میں بھارتی قادیانی تحریک پنجاب اور دہلی کے نگران مرزا ماسٹر نور الدین بھی موجود تھے۔ اطلاع کے مطابق تیر سنگھ کی ملک دشمن سرگرمیاں اب ظاہر ہو چکی ہیں۔

اطلاع کے مطابق ایس او ایس کے لئے خدمات انجام دینے کی خاطر سندھ میں بڑے پیمانے پر قادیانی افسران کے تبادلے اثر و رسوخ استعمال کر کے اہم عہدوں پر کرائے جا رہے ہیں اور بعض نے قادیانی افسران کا تقرر بھی اہم عہدوں پر عمل میں آیا ہے۔ ایک اہم اطلاع ہے کہ بھارتی فوج کا ایک تربیت یافتہ شرپسند ٹی سروپ چند بھاٹیہ تقریباً" ڈیڑھ سو مسلح افراد کے ہمراہ چھاچھرو کے علاقے میں آیا ہے جس کے ساتھ قادیانی تنظیم الناصر کے دہشت گرد مظفر عرف ملا کو بھی دیکھا گیا ہے۔ سندھ میں قادیانی حضرات قادیانی تبلیغی مشن کو بھی بڑے پیمانے پر منظم کر رہے ہیں کئی قادیانیوں کو تربیت کے لئے بھارت بھی بھیجا گیا ہے۔ جن میں روزنامہ الفضل ربوہ کا نمائندہ برائے سندھ بھی شامل ہے۔

قادیانیوں کے علاوہ ایس او ایس دیگر مذہبی فرقہ وارانہ تنظیموں سے بھی رابطہ پیدا کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے لیکن قادیانی تنظیموں نے باقاعدہ طور پر ایس او ایس کے لئے کام کا آغاز کر دیا ہے اس ضمن میں اطلاع کے مطابق پلازا کوارٹرز احمد ہال میں مرزا طاہر کے خلیفہ اور کراچی کے ذمہ دار مرزا ادریس نے بہادر بنوری کو اپنے معتقدین سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں الناصر میں شامل ہوں کیونکہ الناصر ہی کشمیر میں ہمارا جھنڈا بلند کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ سندھ اور بلوچستان سے متعلق مرزا بشیر الدین کے خواب ضرور پورے ہوں گے اور ایک دن آئے گا کہ یہاں ہمارا راج ہو گا۔

(بشکریہ ہفت روزہ تکبیر' کراچی)

سندھ کی سرحد پر بھارتی فوج کی پراسرار نقل و حرکت

اسرائیلی فوجی ماہرین کا دورہ' کچھ مانڈوی والا' تاراپور ایٹمی ری ایکٹر پر اسرائیلی کمانڈوز تعینات کر دیئے گئے

بھارتی قونصل خانہ کراچی کے افسر کو شک اور سرکردہ قادیانیوں کے خفیہ رابطے

سندھ کی سرحدوں پر بھارت کی فوجی تیاریوں سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ جلد ہی سندھ میں کسی بڑی کارروائی کا ارادہ رکھتا ہے۔ داخلی محاذ پر پہلے ہی بھارت کی مختلف ایجنسیاں جن میں بدنام زمانہ را کے علاوہ نئی خفیہ تنظیم ایس او ایس شامل ہے سندھ میں سرگرم ہیں اور پاکستان دشمن ایجنٹوں کے تعاون سے تخریبی کارروائیوں کے ساتھ ساتھ بڑے پیمانے پر ملک دشمن لٹریچر کے ذریعے پاکستان کے خلاف پروپیگنڈے اور علیحدگی کی فضا ہموار کرنے میں مصروف ہیں پاکستان کے خلاف داخلی اور خارجی محاذ پر اپنی مذموم سرگرمیوں میں بھارت کو اسرائیلی خفیہ ایجنسی موساد کی سرگرمیاں اب کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں کشمیر کے بعد اب سندھ کے محاذ پر بھی اسرائیل بھارت کو تمام تر فوجی اور جاسوسی امداد بہم پہنچا رہا ہے سندھ کی سرحدوں پر بھارتی علاقے میں اسرائیلی انٹیلی جنس اور کمانڈوز کی بڑے پیمانے پر نقل و حرکت کی اطلاعات ملی ہیں۔

سندھ کی زمینی اور سمندری سرحدوں کے قریب جیسلمیر' بیکانیر' گنگا نگر' ناگور' پالی' مونڈا' کچھ وانا' تاراپور' جودھپور' پوکرن' بھلودی' اودھے پور اور کچھ مانڈوی والا کے علاقے میں بھارتی فوجی کمپنیاں بڑی تعداد میں جمع ہو رہی ہیں صوبہ سندھ سے ملحق بحری اور زمینی راستوں کی صفائی اور ناکہ بندی کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ کچھ مانڈوی والا سیکٹر میں سمندری نباتات اور دلدلی علاقوں کی صفائی کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ دلدلی علاقوں کا دورہ کیا گیا جن میں بعض اسرائیلی جنرل بھی شامل تھے۔ ان ماہرین نے سمندری اور زمینی راستوں کے سروے کر کے اپنی رپورٹ بھارتی فوجی حکام کے سامنے پیش کر دی ہے۔ دلدلی ساحلوں کے نزدیک اسلحے کے بڑے بڑے ڈپو بنانے کے لئے خفیہ جگہیں بنائی جا رہی ہیں سمندری علاقوں کے ساتھ ساتھ سندھ سے ملحق زمینی علاقوں میں بھی بھارت نے کئی طرح کے میزائل اور جدید آلات نصب کر دیئے ہیں۔ راجستھان اور گجرات کے تمام سرحدی علاقوں میں ہنگامی صورتحال کا اعلان کر دیا گیا ہے اور کسی بھی وقت سرحدی دیہاتوں کو خالی کرا لینے کا نوٹس دے دیا گیا ہے۔ گجرات کے اہم علاقے پوکرن بھلودی میں بھی اسرائیلی کمانڈوز موجود ہیں یہاں کے ایٹمی پلانٹ پر فوجی پہرہ انتہائی سخت کر دیا گیا ہے اور پلانٹ کے سربراہ بے آنند چوہدری نے اس علاقے کو حساس علاقہ قرار دے دیا ہے۔ دوارکا کے سمندری علاقے میں بھی اسرائیلی ماہرین موجود ہیں جبکہ تاراپور کے ایٹمی ری ایکٹر پر بھی اسرائیلی کمانڈوز کو تعینات کیا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق کمانڈوز کے بم پر ایٹمی اسلحے کی تیاری میں معاونت کرنے والے بعض اسرائیلی ماہرین بھی بھارتی ماہرین کو تربیت اور معاونت فراہم کر رہے ہیں۔ تاراپور کے ایک گاؤں دلیپ نگر میں بھارتی فوج کو جدید طرز جنگ کے مختلف طریقوں کی تربیت دینے کے لئے اسرائیلی ماہرین نے باقاعدہ ایک کیمپ قائم کیا ہوا ہے جو "را" کی نگرانی میں چلایا جا رہا ہے۔ دلیپ نگر تاراپور کے اس کیمپ میں بھارت کی مختلف فورسز کے پانچ ہزار سے زیادہ اعلیٰ فوجی ماہرین موجود ہیں۔ کچھ مانڈوی والا کے علاقے میں چند ہفتوں قبل ایک اسرائیلی ماہر امور جنگ آرا سے برمن نے گجرات کے وزیر اعلیٰ کے ہمراہ دورہ کیا ہے۔

دوسری جانب سندھ میں بڑے پیمانے پر تخریبی کارروائیوں کا پروگرام بنایا جا رہا ہے اور اس مقصد کے لئے

را' ایس او ایس کے کارندے بڑے پیمانے پر متحرک ہو چکے ہیں۔ اندرون سندھ کے ایک معروف وکیل اوم پرکاش کی خفیہ سرگرمیاں اچانک بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں' اوم پرکاش کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ یہ اکثر و بیشتر سرحد عبور کرکے بھارت جاتا رہتا ہے اور ہندو رہنما مہرول سے اس کے قریبی تعلقات ہیں۔ بدین کے علاقے میں کئی قادیانی را کے لئے خفیہ معلومات فراہم کر رہے ہیں۔ ڈوبکی کے معروف ہندو پرول' ٹگرپار کرکے اوم پرکاش ایڈووکیٹ' ہندو پنچایت کے لیڈر' کے ایس بہاتیہ' مہرول' انیل بگوانی اور سد ھیر نامی اشخاص را کے اہم کارندوں کے ربط میں ہیں۔ مٹھی چھاچھرو کا علاقہ خاص طور پر را کی سرگرمیوں کا مرکز بن چکا ہے۔ را نے یہاں کے شرپسند قبیلوں سے سندھی ہندوؤں کی ایک تنظیم آزاد سندھ کے نام سے قائم کرائی ہے جس میں مٹھی چھاچھرو کا ایک گلاب نامی ہندو شخص اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ گلاب کا نئی دہلی میں تاج محل کے نام سے ایک ہوٹل ہے۔ آزاد سندھ نامی اس تنظیم کے ایک اجتماع میں اندرون سندھ کے تمام قادیانی' عیسائی' ذکری اور ہندو افراد کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرکے آزاد سندھ کے لئے کام کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے اطلاع کے مطابق مٹھی چھاچھرو میں ہندوؤں کی سرگرمیوں کو بڑھانے کے لئے را کی جانب سے اوم پرکاش اور مہرول کو پانچ کروڑ روپے کی رقم ادا کی گئی ہے۔

بھارتی خفیہ ایجنسیوں کی سرگرمیوں میں کراچی کا بھارتی سفارتخانہ بھی معاونت کر رہا ہے۔ بدین' حیدر آباد اور کراچی کے بعض سرکردہ قادیانیوں نے کراچی میں بھارتی قونصل خانے کے افسر مسٹر کوشک سے ایک ملاقات میں بعض خفیہ دستاویزات کا تبادلہ کیا اطلاع کے مطابق ۲۹ دسمبر ۱۹۹۳ء کو صبح تقریباً سوا نو بجے مسٹر کوشک بھارتی قونصل خانے آئے اور پاسپورٹ چیک کرکے بھارت جانے کے خواہشمند افراد کو قونصل خانے کے اندر بلانا شروع کیا۔ کل دو سو ساٹھ افراد میں پچاس افراد کو اندر بلایا گیا جن میں سے پچیس افراد کے نام قرعہ اندازی میں نکالے گئے۔ قرعہ اندازی میں شامل پچاس افراد میں مرزا اللہ دتہ (بدین) مرزا ظاہر احمد (کراچی) مظفر براس (کراچی)' مرزا عظمت اور احمد دین (حیدر آباد) کو بھی اندر بلایا گیا لیکن ان کے نام قرعہ اندازی میں شامل نہیں کئے گئے۔ ان میں مرزا اللہ دتہ احمدیہ تحریک بدین سندھ کے قائم مقام امیر مظفر براس عرف ملا مظفر قادیانیوں کی گوریلا تنظیم الناصر کے بانی اور انصار اللہ کے سابق سالار' مرزا عظمت احمدیہ کمیٹی حیدر آباد کے ممبر اور مرزا احمد دین چوڑی والا حیدر آباد نے بھارتی ویزا کے بجائے مسٹر کوشک سے باقاعدہ لائن میں لگ کر ملاقات کی' پاسپورٹ چیک کرانے کے لئے حیدر آباد کے مرزا عظمت نے کوشک کو پاسپورٹ دکھایا جس میں سے چار کاغذ کوشک نے نکال لئے اور ان کی جگہ چند دوسرے کاغذات پاسپورٹ میں رکھ دیئے۔ پاسپورٹ ان کے حوالے کرکے انہیں ڈانٹ ڈپٹ کر اس طرح باہر کر دیا جیسے بھارتی ویزے کے لئے ان کا پاسپورٹ مسترد کر دیا گیا ہو۔ گیٹ اسٹیشن سے ٹیکسی لے کر یہ افراد سیدھے احمدیہ ہال پلازہ کوارٹر گئے جہاں مذکورہ کاغذات منشی قدیر احمد لاہوری' آفس انچارج کے حوالے کر دیئے گئے۔ کراچی کے بھارتی قونصل خانے کا افسر مسٹر کوشک را کے سینٹرل آفس سی جی او کا اہم کارندہ ہے۔ مسٹر کوشک کے بارے میں اطلاع ہے کہ وہ نہایت محتاط رہ کر کئی قادیانیوں سے رابطہ رکھے ہوئے ہے۔ مرزا اللہ دتہ نے اندرون سندھ کے کئی افراد کو اپنے رقعے پر کوشک کے ذریعے بھارتی ویزے دلوائے ہیں۔ اندرون سندھ کی بعض خواتین سے بھی جو اکثر و بیشتر بھارتی ویزے کے لئے قونصل خانے آتی رہتی ہیں کوشک کے قریبی تعلقات ہیں کوشک نے ایسی ہی بعض خواتین کو بھارتی سرحد اٹاری تک اپنا سامان بحفاظت لے جانے کی سہولیات بھی مہیا کر رکھی ہیں اور اس کے لئے کوشک اپنے تعلقات اور اثر و رسوخ استعمال کرتا ہے۔ اطلاع کے مطابق قادیانی حضرات ان خواتین کے ذریعے بھی بھارت پیغام رسانی کا کام انجام دیتے ہیں۔ (بشکریہ ہفت روزہ تکبیر کراچی)

علی اکبر شاہ گوٹھ میں دفتر ختم نبوت کا افتتاح اور جلسہ عام

کراچی (پ ر) عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اسی عقیدے کے تحفظ کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے میدان یمامہ میں جان کی قربانیاں دی ہیں۔ یہ بات جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے استاذ الحدیث مفتی نظام الدین شامزی نے علی اکبر گوٹھ سوکوارٹرز کورنگی میں ختم نبوت کے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کا فریضہ ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر و ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت کراچی عبدالرحمن باوا نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی' مسلمان نوجوانوں کو ڈش انٹینا کے ذریعہ سے مرتد بنانے کی جو کوشش کر رہے ہیں اس میں وہ ناکام رہیں گے۔ اس لئے کہ اب نوجوانوں میں بیداری پیدا ہوگئی ہے اور یہی نوجوان قادیانی سازشوں کو ناکام بنا کر رہیں گے۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ ختم نبوت کے مشن کو آگے بڑھانے اور قادیانی عزائم کو ناکام بنانے کے لئے اپنی جدوجہد تیز کردیں۔ اقراء کے مدیر مولانا جمیل خان نے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ ایک اہم اور حساس مسئلہ ہے۔ جس کے لئے پاکستان میں مسلمانوں نے ۳ بار تحریکیں چلائیں۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک میں قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم قرار دیا گیا۔ قادیانیوں کو چاہئے کہ اس فیصلے کو تسلیم کرلیں۔ انہوں نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ متحد ہو کر ہی باطل کا مقابلہ کر سکیں گے۔ مبلغ ختم نبوت کراچی مولانا نذر عثمانی نے اپنے خطاب میں قادیانی کفریہ عقائد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کا کفر اب اتنا واضح ہو چکا ہے کہ اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے قادیانی اسلام کا نام استعمال کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا مشن انشاء اللہ قادیانیت کے خاتمہ تک جاری رہے گا۔ جلسہ کے اختتام پر مولانا سعید احمد جلالپوری نے دعا کرائی۔ بعد ازاں ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت کراچی عبدالرحمن باوا نے علی اکبر گوٹھ سوکوارٹرز کورنگی کے مقامی دفتر ختم نبوت کا افتتاح فرمایا۔

قادیانیوں کی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے

مولانا عبدالحفیظ سیال امیر جمعیت علماء اسلام میرپور خاص کی اطلاع کے مطابق میرپور خاص ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں قادیانی لابی اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کر رہی ہے۔ ڈی ای او آفس میرپور خاص میں کلرک عبدالکریم میرانی قادیانی ہے جس کے ذریعے دیہات کے پرائمری اور مڈل اسکول اور خصوصاً مذہبی اسکول (مسجد اسکول) میں قادیانی لابی اپنے قادیانی اساتذہ کا تقرر کروا رہی ہے۔ ان اسکولوں میں قادیانی اساتذہ اپنے بچوں کو اپنے اسکول میں ساتھ رکھتے ہیں۔ وہ بچے قرآن مجید کی تعلیم کے دوران اپنے غیر اسلامی مذہب احمدیت کا پرچار کرتے ہیں۔ جبکہ قانون پاکستان میں غیر مسلموں کو قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنا غیر قانونی ہے۔ مولانا نے مزید کہا کہ گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول بھان سنگھ آباد میں احمدیت کی مبلغ ٹیچر امینہ اور اس کی بیٹی مبشرہ اس اسکول میں معصوم بچیوں کے ذہنوں کو قادیانیت کا پرچار کرکے خراب کر رہی ہیں۔

مولانا نے حکومت سندھ' وزیر مذہبی امور اور وزیر تعلیم سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی اساتذہ کو مسلم اسکولوں سے تبدیل کرکے قادیانی علاقوں میں مقرر کیا جائے۔ اور قادیانی کلرک کو اس کی غلط پالیسیوں اور مسلمانوں کے خلاف سازش کرنے اور ان کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کے جرم میں فوری طور پر معطل کیا جائے تاکہ ہمارے معصوم ذہن طالب علم اور طالبات قادیانیت کے پرچار سے بچ سکیں اور آئندہ کے لئے ایسا لائحہ عمل تیار کیا جائے کہ قادیانی اساتذہ کو مسلمانوں کے اسکولوں میں نہ رکھا جائے۔

حقیقتِ قادیانیت

ایک قابلِ توجہ بات، ایک لمحۂ فکریہ

تحریر: مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

جناب مرزا غلام احمد قادیانی کے پیش نظر مذہب ہرگز نہ تھا بلکہ علی وجہ الیقین والبصیرۃ وہ انگریز کے مسلمانوں کے خلاف مذموم مقاصد پورے کرنے کے لئے ان کا مخلص ایجنٹ تھا۔ یہ مذہبی مسائل اور بحثیں (وحی' الہام' مجددیت' مسیحیت' نبوت وغیرہ) محض ایک آڑ کی حیثیت سے اختیار کئے گئے تھے' جیسے اکثر باطل پرست افراد ایسا ہی کرتے چلے آئے ہیں مثلاً شیعہ کے پیش رو عبداللہ بن سبا یمنی کے پیش نظر بھی مذہب نہ تھا بلکہ مذہب اسلام کی بیخ کنی تھی' جس کے لئے اس نے محبت اہل بیت اور خلافت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ امور کو آڑ بنایا۔ (رجال کشی ص ۱۰۱)

لہذا مرزائیوں کی تردید کے لئے ان کے ساتھ مذہبی مباحث کی فی الحقیقت ضرورت نہیں بلکہ نہایت آسانی سے اس کو ایک انگریزی ایجنٹ اور دین دشمن آدمی ثابت کیا جاسکتا ہے (بھلا جو شخص برملا یہ دعویٰ کرے کہ میں انگریزی سلطنت کے ماتحت مبعوث کیا گیا۔ روحانی خزائن ص ۵۲۴ ج ۱۵۔ اور کہے کہ انگریزوں کا قدم رحمت و برکت کا قدم ہے۔ خزائن ص ۴۰۸ ج ۱۵۔ اس کو اسلام کے ساتھ کیا واسطہ' وحی' الہام' مسیحیت اور نبوت تو دور کی بات ہے۔ مرزا صاحب کے دو رسالے تحفہ قیصریہ اور ستارہ قیصرہ۔ خاص طور پر لا تتخذوا الیہود والنصاریٰ الخ۔ کی ضد اور انگریزا بجنٹی کے مظہر ہیں۔ ویسے اکثر کتب میں حب نصاریٰ کا مظاہرہ کرتے ہیں بلکہ ان کو اولی الامر منکم میں شامل کراتا ہے)۔ مگر صرف اس طریقہ سے ان کے پھیلائے ہوئے وساوس سے چونکہ عوام میں یہ تاثر پیدا ہوجاتا ہے کہ علمائے اسلام ہمارے دلائل کا جواب نہیں دے سکتے' اس لئے ہم مجبوراً ان مباحث کو محض ازالہ شبہات کے لئے تقریر و تحریر میں زیر بحث لاتے ہیں۔

ذیل میں میرے اس تجزیئے اور نظریئے کی تائید خود مرزا قادیانی کی زبان سے سنئے۔

چنانچہ مرزا قادیانی براہین احمدیہ حصہ پنجم میں رقمطراز ہیں کہ۔

"میری دعوت کی مشکلات سے وحی' نبوت اور مسیحیت کا دعویٰ ہے۔" (حاشیہ ص ۶۸)

پیارے نبی ﷺ کے امتیو! مرزا کی مندرجہ بالا تحریر آئینہ کی طرح آپ کے سامنے ہے' فیصلہ خود فرمالیجئے کہ مرزا کی اصل دعوت اور مشن کچھ اور تھا' یہ دعویٰ محض راستہ کی منزلیں تھیں' جن کا نمبروار اور مرحلہ وار طے کرنا ضروری تھا۔

مرزا غلام قادیانی کا اپنے دست راست حکیم نوردین سے ایک اہم مشورہ۔

حکیم نوردین چونکہ آنجناب کا دست راست اور مرزائیت کے کرتا دھرتا تھے حتیٰ کہ مرزا غلام قادیانی سے کہیں زیادہ تعلیم یافتہ بھی تھے۔ دوران منصوبہ بندی مرزا قادیانی ان سے بطور مشورہ کے دریافت فرماتے ہیں کہ۔

"جو آں مخدوم نے تحریر فرمایا ہے (خدا جانے وہ کیا تحریر فرمایا تھا۔ ناقل) کہ اگر حدیث دمشق کے مصداق کو علیحدہ چھوڑ کر الگ مثیل مسیح کا دعویٰ ظاہر کیا جاوے تو اس میں کیا حرج ہے؟"

(مکتوبات احمدیہ ص ۸۴۔۸۵ ج ۵ حصہ دوم بحوالہ عقیدۃ الامت ص ۱۳۱ از علامہ خالد محمود صاحب دامت برکاتہم)

قارئین کرام! چونکہ حدیث دمشق میں یہ ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰؑ جامع دمشق کے مشرقی مینارہ پر دو فرشتوں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے' اس لئے یہ حدیث مرزا قادیانی کو ہمیشہ بہت کھٹکتی تھی۔ اس لئے حکیم نوردین کو یہ تحریر لکھ رہے ہیں۔

اس کے بعد اس حدیث کے پیش نظر قادیان میں منارۃ المسیح کے نام سے اس شرط کو پورا کرنے کی کوشش بھی کرلی گئی تھی۔

پھر بھی اس سلسلہ میں کوئی نہ کوئی تاویلی تیر چلاتے ہی رہے' کبھی لکھا کہ دمشق میں مشرقی مینار پر اترنے والے حدیث مسلم میں موجود ہے' مگر اس سے اجماع ثابت نہیں ہوتا۔ ازالہ ص ۱۴۲۔

کبھی کہہ دیتے کہ دمشق سے مراد مجازی طور پر قادیان ہے اور کبھی فرماتے کہ ممکن ہے کہ ظاہری جلال و اقبال کے ساتھ بھی آوے اور ممکن ہے کہ اول وہ دمشق ہی میں نازل ہو۔ ازالہ ص ۲۹۵۔

ایک جگہ یہ بھی لکھ دیا کہ۔

"بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ کسی آئندہ زمانہ میں خاص کر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہوجائے۔"

(ازالہ ص ۷۳)

ملاحظہ فرمایئے کہ اپنے باطل نظریئے کے ساتھ ساتھ امر حق کا اظہار بھی ہورہا ہے۔ اس سے واضح ہوگیا کہ مرزا غلام ابن غلام محض اپنی مشکل حل کرنے کے لئے غلط سلط ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔ ورنہ وہ اس قسم کے فرمان الٰہی کے مصداق تھے۔ و جحدوا بھا و استیقنتھا انفسھم۔ یعنی زبان سے انکار کرتے ہیں مگر دل حقیقت کو تسلیم کررہا ہے۔

مرزا غلام احمق قادیانی کے تائید اسلام کے لئے مباحثات اور مناظرے

مرزا قادیانی نے اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے سب سے اول مناظر اسلام کے روپ میں ظاہر ہوئے تھے تاکہ عوام کی حمایت اور عقیدت حاصل ہوجائے مگر تاریخ گواہ ہے کہ اس نے ہر محاذ پر ذلت آمیز شکست کھاکر اسلام کو بدنام کرنے کا سامان ہی فراہم کیا۔ کہیں بھی کامیاب نہ ہوسکا جیسے پنڈت لیکھرام سے ذلت اٹھائی۔ اس سے بڑھ کر پادری عبداللہ آتھم سے رسوائی پلے پڑی۔ چنانچہ آج بھی مرزا قادیانی اور آتھم کے تحریری مناظرہ کی روئیداد خود مرزائیوں نے جنگ مقدس کے نام سے شائع کردی ہے۔ اس کو دیکھ کر ہر شخص مرزا صاحب کی لیاقت اور استعداد معلوم کرسکتا ہے۔

الغرض مرزا غلام قادیانی کا مقصد چونکہ خدمت دین نہ تھا بلکہ خدمت انگریزیہ تھا اس لئے ہر جگہ ذلت اور ناکامی ہی گلے کا ہار بنی۔ خدا کی قدرت ملاحظہ فرمایئے کہ آنجناب خود اس حقیقت کو سب کے سامنے اگل رہے ہیں۔ چنانچہ ایک جگہ اپنے تمام مباحثات اور مناظروں کی وجہ اور سبب بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"سو مجھ سے پادریوں کے مقابلے میں جو کچھ وقوع میں آیا۔ یہی ہے کہ حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اول درجہ کا بنادیا ہے۔ اول والد مرحوم کے اثر نے۔ دوم اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے۔ تیسرے خدا کے الہام نے۔"

(تریاق القلوب ص ۱۵۷۔ روحانی خزائن ص ۴۹۱ ج ۱۵)

قارئین کرام! ذرا توجہ سے اس اقتباس کا تجزیہ فرمایئے' تو آپ مجھے اپنے دعویٰ میں سوفیصد سچا پائیں گے۔ مرزا قادیانی صاف اقرار کررہے ہیں کہ پادریوں سے مباحثات کی وجہ کوئی دینی دفاع نہ تھا۔ اسلام اور سید المرسلین ﷺ پر زبان طعن دراز کررہے تھے۔ جس سے مسلمانوں میں اشتعال پھیلنا لازمی تقاضا تھا۔ مگر مرزا غلام

قادیانی کے جواب میں توہین مسیح کا کفریہ انداز اختیار کر کے خانہ پری کا اظہار کر دیتے اور مسلمانوں کو اطمینان دلاتے کہ میں اہل اسلام کی طرف سے دفاع کر رہا ہوں۔ اس سے مشتعل ہونے والے غیرت مند مسلمان قدرے مطمئن ہو جاتے۔ دیکھئے کتاب مذکور ص۹ ص ج ۱۵۔ حالانکہ خود اس ملحد میں غیرت دینی کا ذرہ بھی موجود نہ تھا۔ آپ دیکھیں کہ توہین رسالت سن کر برداشت نہ کرنے والے اہل ایمان کو وحشی کا لقب دے رہا ہے جو کہ حساس مسلمانوں کی بڑی توہین ہے مگر اس بے غیرت انگریزی ایجنٹ کو اس سے کیا غرض۔ اس کو تو صرف اپنا الو سیدھا کرنا ہی مقصود تھا۔

مزید اسی سلسلہ میں سنئے۔ مرزا غلام احمق تحریر کرتا ہے کہ۔

"ہاں میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ میں نیک نیتی سے دوسرے مذاہب کے لوگوں سے مباحثات بھی کیا کرتا ہوں اور ایسا ہی پادریوں کے مقابل پر بھی مباحثات کی کتابیں شائع کرتا ہوں اور میں اس بات کا بھی اقراری ہوں کہ جبکہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہو گئی اور حد اعتدال سے بڑھ گئی اور بالخصوص پرچہ نور افشاں میں جو ایک عیسائی اخبار لدھیانہ سے نکلتا ہے نہایت گندی تحریریں شائع ہوئیں..... تو مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں پر جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے ان کلمات کا کوئی سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو۔ تب میں نے ان جوشوں کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اپنی صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس عام جوش کو دبانے کے لئے حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا کسی قدر سختی سے جواب دیا جائے تاکہ سریع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں اور ملک میں کوئی بدامنی پیدا نہ ہو..... کیونکہ میرے ضمیر نے قطعی طور پر مجھے فتویٰ دیا کہ اسلام میں جو بہت سے وحشیانہ جوش والے آدمی موجود ہیں ان کے غیظ و غضب کی آگ بجھانے کے لئے یہی طریق کافی ہو گا کیونکہ عوض معاوضہ کے بعد کوئی گلہ باقی نہیں رہتا۔ سو یہ میری پیش بینی کی تدبیر صحیح نکلی۔"

(ص ۹ ص ج ۱۵ اشتہار ملحقہ کتاب تریاق القلوب)

قارئین کرام! اس طویل اقتباس سے بھی ہر شخص مرزا قادیانی کے مشن اور مقاصد کو بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ آنجناب اس مباحثہ بازی سے خدمت اسلام کا جذبہ نہ رکھتے تھے بلکہ محض دفع الوقتی کے طور پر اپنی محبوب گورنمنٹ ہی کی خدمت تھی کہ ان کے انتظام میں کوئی خلل اندازی نہ ہونے پائے۔ یہ مضمون بڑی تفصیل سے مندرجہ بالا اشتہار میں واضح کیا گیا ہے۔ نیز اس میں یہ بھی اقرار ہے کہ ۱۸۵۷ء کے مفسدہ (جنگ آزادی) میں مرزا غلام قادیانی کے والد نے اپنی ہمت سے بڑھ کر انگریزوں کی خدمت کی تھی یعنی پچاس گھوڑے مع سواروں کے مہیا کئے تاکہ وہ بھی تحریک آزادی کے کچلنے میں صلیبیوں کا تعاون کریں اور مظلوم مسلمانوں

کے خون سے ہولی کھیلیں۔ یہ ہے مرزا غلام احمد قادیانی کی خدمت اسلام اور کسر صلیب۔ جس کی تعریف کرتے ہوئے قادیانی تھکتے نہیں۔

ایک ضروری تنبیہہ

مرزا قادیانی اور اس کی ذریت نے اسی قسم کی ڈرامہ بازی سے یہ تاثر قائم کیا ہوا ہے کہ مسیحیت کی ریسرچ میں ہمارا نمبر عام مسلمانوں سے کہیں آگے ہے حالانکہ یہ سراسر ایک مغالطہ اور دھوکا ہے۔ مندرجہ بالا تفصیل سے اس تاثر کی حقیقت معلوم کر لیں۔ ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ جناب مرزا قادیانی مع اپنے حواریوں کے پادری آتھم کے ساتھ پندرہ دن تک ایک معمولی سی بحث میں ٹکریں مارتا رہا۔ مگر کامیاب نہ ہو سکا بالآخر ایک الہام کا بہانہ بنا کر وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا کہ جو شخص جان بوجھ کر جھوٹ پر اڑا ہوا ہے وہ پندرہ دن تک یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا یعنی وہ اتنی مدت تک مر کر جہنم رسید ہو گا۔ مگر ہزار جتن کرنے کے باوجود آتھم بچ نکلا جس پر عیسائیوں نے اگلے دن ایک بڑا

جلوس نکال کر مرزا اور دین اسلام کی زبردست توہین کا ارتکاب کیا۔ حالانکہ جناب مرزا صاحب آخری دم تک آتھم کے متعلق دعا و وظیفہ جات میں بھی مصروف رہا۔ آخری رات قادیانی مرد و عورتیں ساری رات روتی رہیں کہ آتھم مر جائے۔ ادھر جناب مرزا قادیانی بھی علاوہ دعاو مناجات کے چکھو وانے دم کر کے کسی اندھے کنوئیں میں ڈالنے کے لئے بھی تشریف لے گئے۔ سیرت المہدی روایت ۱۹۰ ص ۱۳۴ ج ۳۔ مگر پھر بھی کچھ نہ ہو سکا۔ یہ ہے مرزا کی خدمت اسلام اور کسر صلیب۔

الغرض مرزا غلام قادیانی کے پیش نظر مذہب ہرگز نہ تھا محض انگریز کی ایجنسی تھی۔ جو کہ آج تک ان کے افعال و کردار سے جھلکتی ہی رہتی ہے اور بالآخر مرزا صاحب کے موجودہ خلیفہ مرزا طاہر قادیانی اپنے جنم بھومی میں پہنچ کر اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کر چکے ہیں۔ جہاں کا خمیر وہیں کا خمیر۔ آخر میں رب کائنات سے دعا ہے کہ وہ ہر ایک فرد انسانی (قادیانی اور مسلم) کو اس حقیقت کے سمجھنے اور اس کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق دے (آمین)۔ ●●

تحریکِ ختمِ نبوّت
1974
ترتیب و تدوین
مولانا اللہ وسایا

تحریک ختم نبوت 1954ء تا 1974ء قادیانی احتساب کی سرگزشت ○ مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام اور مسلم لیگی حکومت کا عتاب ○ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا سہروردی کے نام خط ○ ظفر اللہ خاں قادیانی کی نئی دہلی لیس کے پرانے شہر کی دلچسپ داستان ○ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بزرگوں کو بشارتیں ○ قادیانیوں کا خلیفہ ربوہ کے مظالم کے خلاف احتجاج اور بغاوت ○ قادیان میں ختم نبوت کانفرنس ○ مسیح موعود بننے کا پاکستانی امیدوار ○ اسلامی ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ بند ○ اسمبلی میں مولانا غلام غوث ہزاروی کے دلچسپ سوالات ○ سکندر مرزا "ایک قومی غدار" ○ ایک غلطی کا ازالہ "کی ضبطی" ○ محاذ قادیان پر کام کرنے والے مجاہد علماء کرام ○ اقبال اور قادیانیت ○ پنجاب یونیورسٹی اور قادیانیت ○ قادیانی جماعت کا بجٹ ○ فرقان فورس کیا بلا ہے؟ ○ خلیفہ ربوہ کی مشکوک سرگرمیاں ○ قادیانیوں کی اشتعال انگیزیاں ○ اسرائیل میں مرزائی مشن ○ ربوہ کا سالانہ میلہ ○ ہفت روزہ "چٹان" کی ضبطی ○ مولانا عبید اللہ انور کی گرفتاری ○ بھٹو اور مرزا ناصر ○ فوج کا ہیڈ کوارٹر۔ ربوہ ○ تبلیغ اسلام کے لیے قادیانیوں کا تقرر ○ ایم ایم احمد قادیانی قائم مقام صدر پاکستان ○ چینی سفیر ربوہ میں ○ مرزائی لندن پلان ○ مرزائی گھوڑے ○ رفیق باجوہ پر قاتلانہ حملہ ○ سانحہ سقوط مشرقی پاکستان اور قادیانی ○ محکمہ تعلیم اور قادیانی ○ قادیانی خلیفہ کو پاکستان ایئر فورس کی سلامی ○ بھٹو کے خلاف مرزائی سازشیں ○ ضلع ژوب میں قادیانیوں کا داخلہ بند ○ مولانا شمس الدین کی شہادت ○ ربوہ "علاقہ غیر" ○ مرزائی سلطنت کے خواب ○ پاک فوج میں قادیانی سازشیں ○ براڈ کاسٹنگ ان دی ربوہ ○ ربوہ سازشوں کا مرکز ○ اسمبلی میں چوہدری ظہور الٰہی کا خطاب ○ صدر پاکستان اور قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد ○ رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد ○ "پاکستان قائم نہیں رہے گا" مرزا ناصر احمد کی دھمکی ○ سانحہ ربوہ 1974ء ○ قادیانی غنڈوں کا مسلمان طلبہ پر وحشیانہ ظلم و ستم ○ حنیف رامے کی بدترین مرزائیت نوازی ○ قادیانی عہدوں کی حقیقت ○ قادیانی جنت و دوزخ ○ مرزا ناصر کے اندرون خانہ راز دار باورچی کا قتل ○ کوثر نیازی ربوہ میں ○ لیبیا کا ایٹمی پلانٹ اور قادیانی ○ "شیزان" قادیانیوں کی فیکٹری ○ ملک قاسم "مجید نظامی" آغا شورش کاشمیری کے عدالت میں باطل شکن بیانات ○ مرزا ناصر احمد عدالت کے کٹہرے میں ○ خلیفہ ربوہ کی لاہوری گروپ سے لاتعلقی ○ سانحہ ربوہ کے سلسلہ میں جسٹس صمدانی ٹریبونل کی لمحہ بہ لمحہ کاروائی پہلی بار منظر عام پر

○ کمپیوٹر کتابت ○ عمدہ کاغذ ○ اعلیٰ طباعت ○ چار رنگا خوبصورت ٹائٹل ○ مجلد ○ صفحات 1224 ○ قیمت 200 روپے
○ جماعتی کارکنوں کے لیے قیمت صرف 120 روپے ○ قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے ○ وی پی ہرگز نہ ہوگی۔

ایک ایسی تاریخی دستاویز جس کا مدتوں انتظار تھا
پڑھئے اور تحفظ ختم نبوت کے لیے آگے بڑھئے

ملنے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: 40978

تقدیس و تکریمِ عورت کا علمبردار

پردہ

تحریر:- محمد اقبال عمران' حیدر آباد

بے پردہ ہو کر باہر نکلنے سے عورت اللہ سے دور اور شیطان سے قریب ہو جاتی ہے۔ دیگر اقوام عالم کی طرح عربوں میں بھی پردے کا رواج نہ تھا۔ لوگ ایک دوسرے کے گھروں میں بے تکلف آتے جاتے تھے اور اسے دوستی و محبت اور اپنائیت پر محمول کرتے تھے۔ گھریلو پردہ داری' آزادی اور خلوت کا تصور تھا نہ پاس۔ اس رواج سے مردوں اور عورتوں کو خلوت میں بیٹھنے اور ملنے کے مواقع مل جاتے تھے۔ ایسے موقعوں سے چونکہ جنسی خواہش کو تحریک ملتی ہے اور جنسی لمحے کے وقوع پذیر ہونے کا امکان رہتا ہے لہٰذا اس رواج کو ختم کرنے کی غرض سے اللہ تعالیٰ نے پردے کے احکام نازل فرمائے۔

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ گھر والوں کی رضا نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ بھیج لو۔ یہ طریقہ تمہارے لئے بہتر ہے توقع ہے کہ تم اس کا خیال رکھو گے۔"
(القرآن)

زمانہ نبوت میں جب منافقوں کا زور تھا تو مدینہ کے گلی کوچوں میں گزرنے والی خواتین کو چھیڑا کرتے تھے۔ جب ان سے اس سلسلے میں داروگیر کی گئی تو جواب میں کہنے لگے کہ ہم تو باندیوں کو چھیڑتے ہیں۔ ان بدبختوں کا یہ حیلہ بھی غلط تھا کیونکہ غیر شریفانہ حرکت باندیوں کے ساتھ بھی کرنا درست نہیں ہے لیکن چونکہ اس وقت مسلمانوں کو پورا اقتدار حاصل نہیں تھا اس لئے منافقین پر کوئی سزا جاری کرنے کا موقع نہ تھا۔ اس لئے آزاد عورتوں کو حکم اوڑھنے جلباب دے کر منافقین کے شر سے حفاظت کا ایک گونہ انتظام فرمادیا۔

"اے نبی ﷺ! آپ اپنی بیبیوں سے اور اپنی صاحبزادیوں اور دیگر مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادیجئے (کہ جب ضرورت پر گھروں سے باہر جانا پڑے تو) اپنے (چہروں) پر بھی چادروں کا حصہ لٹکا کر (چہروں کے) قریب کریں اس سے جلد پہچان لی جایا کریں گی تو ان کو ایذا نہ دی جائے گی۔"
(سورۃ الاحزاب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں اور صاحبزادیوں کے ساتھ دیگر مسلمان عورتوں کو بھی پورا بدن اور چہرہ ڈھانک کر نکلنے کے حکم میں شریک فرمایا گیا۔ دوسری چیز جو اس آیت سے ثابت ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ پردہ کے لئے چہرے پر چادر لٹکانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے ان تجدد پسندوں کے دعوے کی بھی تردید ہو گئی کہ عورتوں کو چہرہ چھپا کر نکلنے کا حکم اسلام میں نہیں ہیں۔

"اور مسلمان عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہے اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈال دیا کریں اور اپنی زینت کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں۔"
(القرآن)

"اور اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہو جائے۔"
(سورۃ نور)

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اپنی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے اور مردوں کو ان کے فتنے سے محفوظ و مامون رکھنے کی غرض سے حسب ذیل احکام جاری فرمائے۔

ا۔ عورتیں جب کسی ضروری کام کے لئے گھروں سے باہر نکلیں تو بڑی بڑی چادروں میں ملبوس ہو کر نکلیں' جو ان کے سارے بدن کو سر سے پاؤں تک ڈھانپ لیں۔
۲۔ نظریں نیچی کر کے چلیں اور غیر محرم مردوں کی طرف نہ دیکھیں۔
۳۔ غیر محرم مردوں کے سامنے اپنی زینت و آرائش کی نمائش نہ کریں۔
۴۔ اپنے گریبانوں اور چھاتیوں کو ڈھانپے رکھیں۔
۵۔ چلتے وقت زمین پر پاؤں آہستہ رکھیں تاکہ پاؤں کی آواز نہ آئے اور نہ پاؤں کے زیوروں کی جھنکار سنائی دے۔

یہ ہدایات ربانیہ ہیں' جن پر عمل کر کے عورت اپنے سب سے قیمتی جوہر اور اپنی عزت و ناموس کو محفوظ رکھ سکتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ کی بنات اور دیگر صحابیات نے ان ہدایات پر پورا پورا عمل کر کے آئندہ نسلوں کے لئے ایک نہایت عمدہ نمونہ اور اسوۂ حسنہ پیش کیا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور ﷺ نے ہم سے سوال کیا۔

"عورتوں کے لئے کیا چیز بہتر ہے؟ یعنی عورتوں کی دینی و دنیوی بہتری اور بھلائی کس چیز میں ہے؟"

ہم سب خاموش رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال کا جواب کسی کی سمجھ میں نہ آیا۔ حاضرین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ حاضرین میں سے کوئی اس نہایت اہم اور ضروری سوال کا جواب نہیں دے سکا تو وہاں سے اٹھے اور گھر چل دیئے۔ گھر پہنچ کر حضرت فاطمۃ البتول رضی اللہ عنہا سے سارا ماجرہ کہہ دیا اور جو سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب سے پوچھا تھا اور جس کا کوئی جواب کسی کی سمجھ میں نہ آیا تھا' وہ سوال ان ہی الفاظ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سامنے پیش کر دیا۔ یہاں جواب ملنے میں کچھ تامل نہ تھا' کوئی تاخیر نہ تھی اور نہ زحمت انتظار اٹھانی پڑی۔ ادھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سوال ختم کیا ادھر جگر گوشہ رسول حضرت فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا کی زبان مبارک پر قلب و نگاہ کی طہارت و پاکیزگی کا آئینہ دار اور شرم و حیا میں ڈوبا ہوا جواب بدیں طور پر جاری ہو گیا۔

"وہ (غیر محرم) مردوں کو نہ دیکھیں اور وہ (غیر محرم) مرد ان کو نہ دیکھ پائیں۔"
(حلیۃ اولیاء ص ۴۰ ج ۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ جواب سن کر فوراً واپس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سوال کا جواب عرض کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھ لیا کہ وہ یہ جواب کسی سے پوچھ کر آئے ہیں۔ اگر انہیں معلوم ہوتا تو پہلے ہی بتادیتے۔ اس لئے آپ ﷺ نے ان سے فرمایا۔

"تمہیں یہ جواب کس نے بتایا ہے؟"

عرض کیا۔

"فاطمہ نے۔"

اس پر آپ ﷺ بہت خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا۔

"کیوں نہ ہو' فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا جو ہوئی۔"

حضرت فاطمۃ الزہرا' جنہوں نے آغوش نبوت میں آنکھیں کھولیں اور جو نبوی تعلیم و تربیت کے سائے میں پروان چڑھیں اور جنہوں نے اپنے والد گرامی کی ہر ادا کو اپنایا۔ عورت کے حق میں انہوں نے جو فیصلہ دیا ہے اور زبان نبوت نے جس کی تحسین و تصدیق فرمائی۔ حقیقت میں وہ قرآنی ہدایات ہی کا خلاصہ اور لب لباب ہے اور اسی پر عمل کر کے ایک مسلمان عورت دنیا میں شریفانہ زندگی بسر کر سکتی ہے۔ ہر مسلمان عورت کو چاہئے کہ وہ حضرت فاطمۃ الزہرا کے نقش قدم پر چلے اور ان کے ارشاد گرامی کو اپنی زندگی میں مشعل راہ بنائے۔

موجودہ بے پردگی کا جو سیلاب ہے اس کی ابتدا مسلمان عورتوں میں صرف چہرے ہی سے ہوئی تھی لیکن اب تو یہ

عالم ہے کہ آدھی کمر اور پورا سینہ اور بغل تک پوری بانہیں اور سر کھولے ہوئے بازاروں میں بے محابا گھومتی ہے۔ جدید تہذیب' یورپی تہذیب نے بے شرمی کے رنگ میں ایسا رنگ دیا ہے کہ نوجوان لڑکیاں ہاف پینٹ یا نیکر یا ذرا سا جانگیہ پہن کر باہر نکل جاتی ہیں۔ رانیں' پنڈلیاں' سر اور کمر وغیرہ سب نظر آتے ہیں۔ جانگیہ پہن کر اوپر ذرا سی کرتی پہن لیتی ہیں جسے فراک کہتے ہیں اس میں ذرا سی آستین ہوتی ہے یا بالکل نہیں ہوتی اور گلا اتنا چوڑا چکلا ہوتا ہے کہ نصف کمر اور سینہ تک نظر آتا ہے۔ اس طرح فیشن' آرٹ اور ثقافت کے نام پر ہر طرح کی بے شرمی اور بے عزتی کو گوارا کر لیا جاتا ہے۔ مغرب کی کورانہ تقلید اور نت نئے فیشنوں نے مسلمان عورتوں کو بے پردہ بنا دیا ہے۔

عورت قابل تکریم ہے لیکن اس کی تقدیس کے جو پرخچے آج اڑائے جا رہے ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔ اس کی ذمہ دار خود عورت ہے' جس نے اپنے آپ کو اتنا ارزاں کر دیا ہے۔ وہی عورت جسے چشم فلک بھی کم دیکھتی تھی اب ہر آنکھ کو دعوت نظارہ دے رہی ہے۔

عورت کی فطرت میں خود نمائی کا عنصر کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔ لڑکیاں لاکھ انکار کریں لیکن وہ اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتیں کہ جب وہ چست لباس کی بندشوں میں جکڑے ہوئے بے تاب جسم اور میک اپ سے آراستہ چہرے لے کر باہر نکلتی ہیں تو جذبہ خود نمائی اپنے عروج پر ہوتا ہے۔ عورت چاہے بد شکل ہی کیوں نہ ہو' اسی جذبے کے تحت شعوری یا لاشعوری طور پر جنس مخالف کا التفات خواہ وہ صرف نظری ہو چاہتی ہے۔

عورت اپنی جسمانی نمائش اس اہتمام سے کرتی ہے کہ برائے نام کپڑوں سے اس کے جسم کا انگ انگ چھلکتا ہوا جام بن کر دعوت دیتا ہے۔ بے پردگی کا عالم یہ ہے کہ لڑکیاں اپنے آپ کو چلتا پھرتا عورتی اشتہار بنائے ہوئے ہیں۔

آج کل مساوات کی آڑ لے کر پردہ کی دل کھول کر مخالفت کی جا رہی ہے اور اس بے راہ روی کی اصل وجہ یہ ہے کہ نوجوان طبقہ کے دل میں یہ بات گھر کر گئی ہے کہ عورت پردہ کے اندر رہ کر ترقی نہیں کر سکتی۔ یورپ کی اندھی تقلید کو چھوڑ کر اگر نظر انصاف سے دیکھا جائے اور ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے تو یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی کہ پردہ عورت کی ترقی میں رکاوٹ نہیں بلکہ ترقی کا انحصار ہی پردہ پر ہے۔ پردہ ترک کرنے سے عورت ذلت و رسوائی کے عمیق گڑھے میں گر چکی ہے۔ یہ باپردہ مسلم سوسائٹی ہی تھی جس میں بہت سی مسلمان عورتیں عالمہ فاضلہ بھی ہوئیں اور ولیہ بھی گزری ہیں۔ لیکن اب تو یہ بات باعث شرم نہیں؟

مسلمان باپردہ عورت نے ان شہہ سواروں' سائنس دانوں' فلسفیوں اور مفکروں کو جنم دیا' جو بے سرو سامان ہوتے ہوئے بھی قیصرو کسریٰ کی عظیم الشان سلطنتوں کو اپنے پاؤں تلے روندتے رہے۔ عورت کو حقیقی ماں' وفادار بیوی' باغیرت' باحیا بیٹی' محبت و شفقت بھرے دل والی بہن اور باپردہ بن کر رہنا چاہئے۔ احکام الٰہی کی اتباع میں انسانیت کی بقا ہے۔ ہم جو اس غلطی میں مبتلا ہوئے کہ عورت کی ترقی میں پردہ سد سکندری ہے اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ہم اسلام کی بتائی ہوئی عورت کی اصل ترقی کو بھول گئے اور یورپ جو کہ ہمارے ملک اور مذہب کا دشمن ہے' کی اخلاق سوز بدترین ترقی کو ترقی سمجھنے لگ گئے۔

گھر کا سربراہ بے پردگی کو روکنے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ مذہبی مولوی لوگ ترقی کے دشمن ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ ترقی کس چیز کا نام ہے؟ اگر ترقی بے پردگی' آوارگی' بے حیائی اور بے شرمی کا نام ہے تو ایسی ترقی ان ہی لوگوں کو مبارک ہو جو اللہ کی کتاب سے' اللہ کے رسول ﷺ کی شریعت سے برگشتہ ہو کر عصمت و عفت کے دشمنوں کی پیروی کو سعادت سمجھتے ہیں۔ اگر واقعی پردہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے تو آج عورتوں کا آزاد طبقہ ایسے مجاہدین پیدا کرنے سے کیوں قاصر ہے جن کی اس وقت اشد ضرورت ہے؟

شیطان نے ایک نئی چال چلی ہے کہ ہر ایسے حکم کو جس کے ماننے سے نفس گریز کرتا ہے مولوی کا تراشیدہ بتاتا ہے۔ یہ عجب تماشہ ہے کہ جس مسئلے پر عمل نہ کرنا ہو اس سے بچنے کے لئے "ایجاد مولوی" کا بہانہ پیش کر دیتے ہیں۔ میدان قیامت میں جب پیشی ہو گی تو کیا ایسی کج روی اور حیلہ سازی جان بچا سکے گی؟ اللہ نے جو قانون بنا دیا ہے اس کے مطابق ناجائز ناجائز ہے اور جائز جائز ہے۔ اللہ کے سامنے آپ کی عقل کیا حیثیت رکھتی ہے؟ اللہ کہے کہ عورت کے لئے پردہ ضروری ہے' آپ پردہ کو ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھیں تو آپ کو اللہ کا قرب کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟ اگر اسلام پر چلنا ہے اور مسلمان ہو کر رہنا ہے تو اللہ کے قانون کو' اسلام کے اصول کو ماننا ہو گا' اس پر عمل کرنا ہو گا۔

حضرت حسن بصریؒ کا بیان ہے کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو دیکھنے والے پر اور جس کی طرف دیکھا جائے اس پر بھی۔" (بیہقی فی شعب الایمان)

اس حدیث میں ہر نظر حرام کو مستحق لعنت بتایا ہے اور نہ صرف دیکھنے والے پر لعنت بھیجی بلکہ اپنی خوشی اور اختیار سے جو کوئی مرد یا عورت کسی ایسی جگہ کھڑا ہو' جہاں سے اسے کوئی غیر محرم دیکھ سکے یا کوئی بھی مرد یا عورت کسی دوسرے مرد یا عورت کے سامنے وہ حصہ کھول دے یا کھلا رہنے دے جس کا دیکھنا اس کے لئے حلال نہ ہو تو جس کے سامنے کھولا ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ دکھانے والا بھی مستحق لعنت ہے۔

مزید تشریح یہ ہے کہ کوئی عورت بغیر پردے کے بازار میں یا میلے میں یا پارک میں چلی گئی جس کی وجہ سے غیر مردوں نے اسے دیکھ لیا تو وہ مرد اور یہ عورت لعنت کے مستحق ہوئے۔ اس طرح کوئی عورت دروازے سے یا کھڑکی سے یا برآمدے سے باہر تاکتی جھانکتی ہے تو یہ عورت بد نظری کی وجہ سے بھی مستحق لعنت ہے۔ اور غیر مردوں کو دیکھنے کا موقع دینے کی وجہ سے بھی مستحق لعنت ہے۔ اسی طرح شادی کے موقع پر سلامی کے لئے جب دولہا اندر گھر میں گیا اور نامحرم عورتوں کو دیکھنے کا موقع دیا تو یہ دولہا عورتوں کے درمیان بیٹھنے کی وجہ سے اور عورتیں اس کو دیکھنے کی وجہ سے سب لعنت کی مستحق ہوئیں۔

خوشی ہو یا رنج' پردہ ہر حال میں لازم ہے۔ نامحرم کے سامنے بے پردہ ہو کر آنا منع ہے۔ شادی کے موقع پر عورتیں خوب بناؤ سنگھار کرتی ہیں لیکن پردے کا خیال نہیں کرتیں گویا ان کے نزدیک شریعت کا کوئی قانون خوشی کے وقت لاگو نہیں۔ خوشی ہو یا مصیبت ہر حال میں سب پر احکام شریعت کی پابندی کرنا لازم ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔

" عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے اور بلاشبہ جب وہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو اسے شیطان تکنے لگتا ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ عورت اس وقت سب سے زیادہ اللہ سے قریب ہوتی ہے جبکہ اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے۔" (الطبرانی فی الاوسط)

عورتوں کا باہر نکلنا شیطان کو بہت مرغوب و محبوب ہے جو لوگ عورتوں کو پردہ شکن بنانا چاہتے ہیں اور ان کو بازاروں' پارکوں اور میلوں میں بے پردہ گھمانے کے حامی ہیں وہ شیطان کے مشن کو پورا کر رہے ہیں۔ بے پردہ ہو کر باہر نکلنے سے عورت اللہ سے دور اور شیطان سے قریب ہو جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سن کر کسی مسلمان کو یہ جرأت کرنا کہ عورتوں کو یورپ کی عورتوں والی آزادی دلائیں' اسلامی اصول کو پس پشت ڈالنے کے سوا کچھ نہیں۔

یورپ کی غلامی پہ رضامند ہوا تو
مجھ کو تو گلہ تجھ سے ہے یورپ سے نہیں

ام المومنین حضرت سلمہؓ کا بیان ہے کہ میں اور میمونہؓ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں کہ اچانک عبداللہ بن ام مکتومؓ (نابینا) سامنے سے آ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے لگے چونکہ عبداللہ نابینا تھے' اس لئے ہم دونوں نے ان سے پردہ کرنے کا ارادہ نہ کیا اور اسی طرح اپنی جگہ بیٹھی رہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"ان سے پردہ کرو۔"

میں نے عرض کیا

"اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ ہم کو تو وہ نہیں دیکھ رہے ہیں۔"

اس کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

باقی ص ۳۶ پر

تاجدارِ ختمِ نبوّت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے آئینے میں

حضورؐ کا ادب رکن ایمان ہے

"ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا کر کے بھیجا ہے تاکہ تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اس (کے دین) کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو۔" (پارہ۲۶ رکوع۹)

"اے ایمان والو! نبیؐ کے گھروں میں بن بلائے مت جایا کرو مگر جس وقت تم کو کھانے کے لئے اجازت دی جائے ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ ہو۔"

(پارہ۲۲ رکوع۴)

"اے ایمان والو! اللہ کے رسول (کی اجازت) سے پہلے تم سبقت مت کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔"

(پارہ۲۶ رکوع۱۳)

"جو لوگ حجروں کے باہر سے آپ کو پکارتے ہیں ان میں سے اکثر کو عقل نہیں ہے۔" (پارہ۲۶ رکوع۱۳)

"تم لوگ رسول اللہؐ کے بلانے کو ایسا (معمولی بلانا) مت سمجھو جیسا تم میں ایک دوسرے کو بلالیتا ہے۔"

(پارہ۱۸ رکوع۱۵)

"تو وہ جو ان پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں۔" (پارہ۹ رکوع۹)

"اے ایمان والو تم اللہ اور رسولؐ کے کہنے کو بجالایا کرو جب کہ رسولؐ تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہوں۔" (پارہ۹ رکوع۱۷)

حضورؐ سے خطاب خداوندی

اللہ تعالیٰ کے خطاب کی یہ خصوصیت رسول اکرمؐ کے سوا کسی کو نصیب نہیں۔

"اے رسولؐ! جو کچھ آپ کے رب کی جانب سے آپؐ پر نازل کیا گیا ہے آپ سب پہنچادیجئے۔" (پارہ۶ رکوع۱۴)

"اے نبیؐ! ہم نے بے شک آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ گواہ ہوں گے اور آپ (مومنین کے بشارت دینے والے ہیں اور (کفار کے) ڈرانے والے ہیں۔"

(پارہ۲۲ رکوع۳)

"محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔" (پارہ۲۲ رکوع۲)

"اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور وہ اس سب پر ایمان لائے جو محمدؐ پر نازل کیا گیا ہے۔"

(پارہ۲۶ رکوع۵)

"محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلے میں تیز ہیں اور آپس میں مہربان ہیں۔" (پارہ۲۶ رکوع۱۲)

"اور اللہ تعالیٰ مومنین پر بہت مہربان ہے۔"

(پارہ۲۲ رکوع۳)

اور دوسری جگہ اپنے حبیب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ارشاد فرماتا ہے۔

"(اے لوگو!) تمہارے پاس ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس (بشر) سے ہیں جن کو تمہاری (مضرت کی بات) نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں یہ حالت تو سب کے ساتھ ہے بالخصوص ایمانداروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔" (پارہ۱۱ رکوع۵)

الشوریٰ میں حضورؐ کے متعلق فرماتا ہے۔

"اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ ایک سیدھے راستے کی ہدایت کر رہے ہیں۔" (پارہ۲۵ رکوع۹)

"ایسا رحیم ہے کہ وہ خود بھی اور اس کے فرشتے بھی تم پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں تاکہ حق تعالیٰ تم کو تاریکیوں سے نور کی طرف لے آوے۔" (پارہ۲۲ رکوع۳)

سورۃ ابراہیم میں اپنے محبوب کے متعلق فرماتا ہے۔

"یہ (قرآن) ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پر نازل فرمایا ہے تاکہ آپ تمام لوگوں کو ان کے پروردگار کے حکم سے تاریکیوں سے روشنی کی طرف یعنی خدائے غالب ستودہ صفات کی راہ کی طرف لادیں۔"

(پارہ۱۳ رکوع۱۳)

سورۃ الجمعہ میں حضورؐ کے متعلق فرماتا ہے۔

"وہی ہے جس نے (عرب کے) ناخواندہ لوگوں میں ان ہی (کی قوم) میں سے (یعنی عرب میں سے) ایک پیغمبر بھیجا جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کو (عقاید باطلہ و اخلاق ذمیمہ سے) پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب اور دانشمندی کی (باتیں) سکھلاتے ہیں۔"

(پارہ۲۸ رکوع۱۲)

"تو اس وقت بھی کیا حال ہوگا جب کہ ہم ہر امت میں سے ایک ایک گواہ کو حاضر کریں گے اور آپ کو بھی ان لوگوں پر گواہی دینے کے لئے حاضر کریں گے۔"

(پارہ۵ رکوع۳)

"اور تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گواہ ہوں۔" (پارہ۲ رکوع۱)

حضورؐ تمام دنیا کے لئے نبیؐ ہیں

"اور ہم نے تو آپؐ کو تمام لوگوں کے واسطے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے (ایمان لانے پر ان کو ہماری رضا و ثواب) خوشخبری سنانے والے اور ایمان نہ لانے پر ان کو ہمارے عذاب و غضب سے) ڈرانے والے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔" (پارہ۲۲ رکوع۹)

"آپ کہہ دیجئے کہ اے (دنیا جہاں کے) لوگوں میں تم سب کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا (پیغمبر) ہوں۔"

(پارہ۹:۱۰)

"بے شک ہم نے آپ کو کوثر (ایک حوض کا نام ہے) اور ہر خیر کثیر بھی اس میں داخل ہے عطا فرمائی۔"

(پارہ۳۰:۳۳)

"بڑی عالی شان ذات ہے جس نے یہ فیصلہ کی کتاب (یعنی قرآن) اپنے بندہ خاص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل فرمائی تاکہ وہ بندہ تمام دنیا جہان والوں کے لئے ڈرانے والا ہے۔" (پارہ۱۸:۱۹)

حضورؐ آخری نبیؐ ہیں

"محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسولؐ ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں۔"

(پارہ۲۲:۲)

"آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کردیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تام کردیا اور میں نے اسلام تمہارا دین بننے کے لئے پسند کرلیا۔" (پارہ۶:۵)

"اور جب ان کو ایک ایسی کتاب پہنچی (یعنی قرآن) جو منجانب اللہ ہے (اور) اس کی (بھی) تصدیق کرنے والی ہے۔" (پارہ۱:۱۱)

"اور آپؐ پر اپنے احسانات کی تکمیل کردے اور آپ کو سیدھے رستہ پر لے چلے۔" (پارہ۲۶:۹)

حضورؐ معلم کتاب و حکمت ہیں

"جس طرح تم لوگوں میں ہم نے ایک (عظیم الشان) رسولؐ کو بھیجا تم ہی میں سے ہماری آیات تم کو سناتے ہیں اور (جہالت سے) تمہاری صفائی کرتے رہتے ہیں اور تم کو کتاب (الٰہی) اور فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں اور تم کو ایسی باتیں تعلیم کرتے رہتے ہیں جن کی تم کو خبر بھی نہ تھی۔"

(پارہ۲:۲)

"حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا جبکہ

ان میں ان ہی کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان لوگوں کی صفائی کرتے رہتے ہیں اور ان کو کتاب اور فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں اور بالیقین یہ لوگ اس سے قبل صریح غلطی میں تھے۔"

(پارہ ۴:۸)

"وہی ہے جس نے (عرب کے) ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک پیغمبر بھیجا جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کو پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب اور دانشمندی کی باتیں سکھلاتے ہیں اور یہ لوگ (آپ کی بعثت کے) پہلے سے کھلی گمراہی میں تھے۔" (پارہ ۲۸:۶)

حضورؐ امت کے تمام معاملات اور فیصلوں میں قاضی ہیں

"بے شک ہم نے آپ کے پاس یہ نوشتہ بھیجا ہے واقع کے موافق تاکہ آپ ان لوگوں کے درمیان اس کے موافق فیصلہ کریں جو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتلا دیا ہے۔"

(پارہ ۵:۱۴)

"اور آپ کہہ دیجئے کہ اللہ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میں سب پر ایمان لاتا ہوں اور مجھ کو یہ (بھی) حکم ہوا ہے کہ تمہارے درمیان عدل رکھوں۔" (پارہ ۲۵:۳)

"مسلمانوں کا قول تو جبکہ ان کو اللہ کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ رسولؐ جو اللہ نے بھیجا ہے ان کے درمیان میں فیصلہ کردیں یہ ہے کہ وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا۔"

(پارہ ۱۸:۳)

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس حکم کی طرف جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اور رسولؐ کی طرف تو آپ منافقین کی یہ حالت دیکھیں گے کہ آپ سے پہلو تہی کرتے ہیں۔"

(پارہ ۵:۶)

"اور کسی ایماندار مرد اور کسی ایماندار عورت کو گنجائش نہیں جبکہ اللہ اور اس کا رسولؐ کسی کام کا حکم دے دیں کہ (پھر) ان کو ان کے اس کام میں کوئی اختیار رہے۔"

(پارہ ۲۲:۲)

"پھر قسم ہے آپ کے رب کی کہ یہ لوگ ایماندار نہ ہوں گے جب تک یہ بات نہ ہو کہ ان کے آپس میں جو جھگڑا واقع ہو اس میں یہ لوگ آپ سے تصفیہ کرائیں پھر اس سے آپ کے تصفیہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پائیں اور پورے طور پر تسلیم کرلیں۔"

(پارہ ۵:۹)

حضورؐ بحیثیت حاکم و فرمانروا

"اور ہم نے تمام پیغمبروں کو خاص اسی واسطے مبعوث فرمایا ہے کہ بحکم خداوندی ان کی اطاعت کی جائے۔"

(پارہ ۵:۶)

"جس شخص نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔"

(پارہ ۵:۸)

"اے ایمان والو تم اللہ کا کہنا مانو اور رسولؐ کا کہنا مانو اور تم میں جو لوگ اہل حکومت ہیں ان کا بھی پھر اگر کسی امر میں تم باہم اختلاف کرنے لگو تو اس امر کو اللہ اور رسول کے حوالہ کردیا کرو اگر تم اللہ پر اور یوم قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔"

(پارہ ۵:۵)

"اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور (کفار کی طرح اللہ اور رسول کی مخالفت کرکے) اپنے اعمال کو برباد مت کرو۔"

(پارہ ۲۶:۸)

"جو لوگ آپ سے بیعت کررہے ہیں تو وہ (واقع میں) اللہ تعالیٰ سے بیعت کررہے ہیں۔ خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔"

(پارہ ۲۶:۹)

حضورؐ کی محبت و اتباع سب پر فرض ہے

"سو ایسے اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے (ایسے) نبی امی پر (بھی) جو کہ (خود) اللہ پر اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان (نبی) کا اتباع کرو۔"

(پارہ ۹:۱۰)

"آپ فرمادیجئے کہ اگر تم خدائے تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تم لوگ میرا اتباع کرو۔ خدا تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تمہارے سب گناہوں کو معاف کردیں گے اور اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے بڑی عنایت فرمانے والے ہیں۔"

(پارہ ۳:۴)

"اے ایمان والو تم اللہ کا کہنا مانو اور رسولؐ کا کہنا مانو۔"

(پارہ ۵:۵)

"اور ان (نبی) کا اتباع کرو تاکہ تم راہ راست پر آجاؤ۔"

(پارہ ۹:۱۰)

(جو لوگ اس نبی (موصوف) پر ایمان لاتے ہیں ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔"

(پارہ ۹:۹)

"اور اگر تم نے ان کی اطاعت کرلی تو راہ پر جا لگو گے۔"

(پارہ ۱۸:۳)

"اور رسولؐ تم کو جو کچھ دے دیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز (کے لے لینے) سے تم کو روک دیں تم رک جایا کرو۔"

(پارہ ۲۸:۴)

حضورؐ کی ذات قدسی صفات میں ہر مومن کے لئے اسوہ حسنہ ہے

"تم لوگوں کے لئے یعنی ایسے شخص کے لئے جو اللہ سے اور روز آخرت سے ڈرتا ہو اور کثرت سے ذکر الٰہی کرتا ہو رسول اللہؐ کا ایک عمدہ نمونہ موجود ہے۔"

(پارہ ۲۱:۱۹)

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۲۴۵۸۰۳

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ای ۔ ۹۱ ۔ صرافہ
میٹھادر کراچی فون۔ ۲۴۵۵۷۳ ۔

گاہے گاہے باز خواں

دوسری اور آخری قسط

بُرہان: ایک عیسائی پادری کے جواب میں

سیرت النبی کی مشہور کتاب "رحمۃ للعالمین" کے مصنف مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری کا یہ ایک خط ہے جو ایک عیسائی پادری کے جواب میں ہے۔ ۱۹۱۳ء میں شائع ہوا تھا۔ ہم اسے افادہ عام کی خاطر قارئین ختم نبوت کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

حضرت مسیح علیہ السلام

سیدنا مسیح علیہ السلام نے اپنی بابت خود ہی فرمایا ہے۔ کہ وہ صرف بنی اسرائیل کی کھوئی بھیڑوں کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ اور کسی کی طرف نہیں۔ اس قول کی تائید میں حضرت مسیح کی زندگی کے طرز عمل کو بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے شاگردوں کو بھی غیر قوموں کی طرف جانے سے روکا۔ اور خود بھی کسی غیر قوم کی طرف تشریف نہیں لے گئے

کچھ شک نہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے مخاطب موسیٰ کی گدی پر بیٹھنے والے تھے۔ انہوں نے ان ہی کو مخاطب کیا۔ اور ان ہی کی اصلاح میں اپنا تمام وقت اور تمام توجہ و ہمت کو خرچ کیا۔ مسیح نے بارہ حواری بھی بنی اسرائیل ہی میں سے چنے۔ اور ان کی تعداد بھی اسرائیل کے بارہ اسباط کے موافق رکھی۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ بنی اسرائیل کے ہر ایک سبط کے لئے اپنے ایک ایک شاگرد کو تیار کر رہے تھے

ہم حضرت مسیح علیہ السلام کے شاندار ناموں کی خود بھی شہادت دیتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے خدا کی راہ میں اولوالعزم انبیاء کی طرح صداقت اور استقامت کے اعلیٰ ترین نمونے دکھلائے تھے

آپ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو ابن اللہ کہا ہے۔ مگر اناجیل کو دیکھئے جن میں ۳۰ دفعہ حضرت مسیح علیہ السلام کو ابن آدم کہا گیا ہے۔ متی ۱۹۔ مرقس ۵۔ لوقا ۸۔ مکاشفات ا۔ ۳۰ اور (۳۲) دفعہ ان کو ابن انسان کہا گیا ہے۔ (متی ۵۔ مرقس ۲۱۔ لوقا ۲۔ یوحنا ۵۔ ۳۲) اور اسی طرح ابن داؤد کا لفظ بھی بار بار ان کے لئے مستعمل ہوا ہے

مہربانی سے اناجیل پر یہ بھی غور کریں کہ کس مخلوق نے سب سے پہلے مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہا۔ کیا یہ وہی آزمائش کرنے والا نہ تھا۔ جو مسیح علیہ السلام کو جنگل میں لے گیا تھا اور حضرت مسیح علیہ السلام نے اوس کے لفظ خدا کا بیٹا کا جواب دیتے ہوئے اپنے لئے لفظ آدمی کا استعمال کیا تھا۔ (ملاحظہ ہو متی ۴ باب)

اس لیے میں نہیں سمجھتا۔ کہ اس خطاب میں اب کیا بزرگی مخفی ہے۔ آپ نے مسیح علیہ السلام کو روح کہا ہے۔ لیکن انجیل کے محاورہ میں تو یہ لفظ کوئی عظمت کا لفظ نہیں۔ ملاحظہ ہو۔ "اس وقت روح یسوع کو جنگل میں لے گئی۔" (متی ۳ ورس ۴ باب)

مجھے اشتباہ ہے کہ آپ انجیل کو چھوڑ کر اس جگہ محاورات قرآنی کا استعمال کرنے لگے ہیں۔ قرآن مجید میں بیشک کلمہ اور روح کے الفاظ موجود ہیں۔ پس اگر جناب نے الفاظ قرآنی ہی کا استعمال کیا ہے تو مناسب ہوگا کہ ان الفاظ کے معانی بھی آپ قرآن مجید ہی سے معلوم کریں اور پھر اپنی رائے کو دخل نہ دیں

میں اس جگہ یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ قرآن پاک میں حضرت مسیح علیہ السلام کو روح بتلایا گیا ہے اور انجیل میں حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو روح حق فرمایا گیا ہے اور ایک محقق غور کرنے سے اس راز کو سمجھ سکتا ہے۔

آپ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو آدم ثانی بتلایا ہے۔ لیکن انجیل میں تو مسیح علیہ السلام خطاب کا یہ مجھے کہیں نہیں ملا۔ یہ ظاہر ہے کہ ثانی اپنے اول کا مشابہ ہوا کرتا ہے۔ لیکن آپ نے جو توجیہ حضرت مسیح علیہ السلام کو آدم ثانی کہنے کی بتلائی ہے وہ بالکل اس اصول کے خلاف ہے۔ اگر آدم اول اپنی نسل میں گناہ چھوڑ جانے کا سبب بنا تھا تو اس کا ثانی بھی (جو کوئی بتایا جاوے) گناہ کے ازالہ کا سبب نہیں بن سکتا۔ مہربانی سے اچھی طرح غور فرمائیں۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلعم نے صاف الفاظ میں دنیا کو آدم کی نسل کے ہر ایک بچہ کو ہر ایک اس شخص کو جو لفظ انسان سے مخاطب کیا جا سکتا ہو۔ اس طرح دعوت دی ہے۔ **یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا** ترجمہ: اے نسل انسانی کے بچو میں تم سب کے لئے اللہ کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ پاک کلام میں جو الٰہی کلام ہے۔ محمد رسول اللہ کو رحمۃ للعالمین بتلایا گیا ہے اور رحمۃ للعرب نہیں۔

اب آنحضرتؐ کے طرز عمل سے ان الفاظ کی تائید ہوتی ہے۔ آنحضرتؐ کے دربار میں صرف انہی کی قوم کے اشخاص نہیں پائے جاتے بلکہ ہر ایک قوم کے پائے جاتے ہیں۔ آں حضرت صلعم کے دربار میں صرف بت پرست ہی فیض یاب نظر نہیں آتے جو مکہ والوں کا مذہب تھا بلکہ ہر ایک مذہب کے متعدد فاضل دیکھے جاتے ہیں۔

ملک حبش کا بلالؓ ملک روم کا صہیب ملک ایشیائے کوچک کا عداس ملک ایران کا سلمان۔ ملک یمن کا ابو ہریرہؓ۔ صوبہ دومۃ الجندل کا اکیدر۔ ملک شام کا فروۃ الجذامی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ اپنے اپنے نسل اور قوم اور ملک کی جانب سے حاضر ہیں۔ خالد بن ولید بت پرستوں میں سے۔ ورقہ بن نوفل موحد عیسائیوں میں سے۔ عدی بن حاتم رومن کیتھولک عیسائیوں میں سے۔ صرمہ بن ابی انس عالمان مسیحی میں سے۔ عبد اللہ بن سلام۔ عالمان یہود میں سے۔ عثمان بن ابو طلحہ عالمان مذہب ابراہیمی میں سے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ دربار محمدیؐ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور اپنے اپنے اہل مذہب پر حقانیت اسلام کی حجت ختم کر رہے ہیں۔

عبد اللہ ذوالبجادؓ بے سروسامانوں میں سے۔ مصعب بن عمیر امیرزادوں میں سے۔ لبید ابن ربیعہ۔ شاعروں میں سے۔ طفیل دوسی۔ زبان آوروں میں سے۔ عکرمہ بن ابو جہل شمشیر افگنوں میں سے۔ ابو سفیان بن حرب سپہ سالاروں میں سے۔ عمر فاروقؓ سیاست دانوں میں سے۔ عمرو بن عاص۔ اہل تدابیر میں سے۔ علی مرتضیٰؓ عالموں میں سے۔ معاذ بن جبلؓ اہل فتاوے میں سے۔ زید بن ثابت اہل انشاء و کتابت میں سے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین وغیرہ وغیرہ مختلف اجناس مختلف طبقات و استعدادات کے سرآوردہ موجود ہیں۔

اس پر بھی نبی کریم صلعم مختلف قبائل کی جانب بہ نفس نفیس سفر فرماتے ہیں اور ہر ایک کو بالمشافہ ہدایت دیتے ہیں پھر مزید برآں دنیا بھر کی مختلف حکومتوں اور سلطنتوں کے فرمانرواؤں اور سلطانوں کے نام سفیر روانہ کیئے جاتے ہیں اور خاص اس ملک اور قوم کی زبان میں تبلیغ کی جاتی ہے

ایک غریب راندہ عورت کا یتیم بچہ جس کی تربیت بیکسی و درماندگی نے کی ہو جسے افلاس وفلاکت نے پالا ہو جسے علم وفن نے کبھی منہ نہ دکھایا تھا جو سیاست مذہب کے معاملات سے کوئی شناسائی نہ رکھتا تھا وہ کل دنیا کو بے وھڑک تعلیم دے رہا ہے وہ تمام دنیا کو انصاف اور عدالت سے ملزم ٹھہرا رہا ہے

وہ راستبازی سے ہر ایک کو اس کی حالت سے آگاہ کررہا ہے۔

وہ مہربانی سے گم گشتہ قوموں کو نامور بنا رہا ہے۔

شفقت سے گذریوں کو تخت وتاج بخش رہا ہے۔

وہ غلاموں کو ممالک کا فاتح بنا رہا ہے۔

وہ غم زدوں کو حاجت روائی کے منصب پر پہنچا رہا ہے۔

وہ اندھوں کو آنکھیں۔ بہروں کو کان۔ غافلوں کو دل۔ اور مردوں کو حیات عطا کر رہا ہے۔

کیا اس رسول اس نبی اس معلم اس سراج منیر اس داعی الی اللہ کی شان ابھی تک ظاہر نہیں ہے؟

کیا ایک محقق صرف اسی طرح کہہ سکتا ہے کہ وہ صرف عرب کے نبی یا مصلح تھے؟ کیا عرب اپنے محل وقوع کے اعتبار سے وسط عالم نہیں ہے؟

اور کیا دنیا کو حقیقی اعتدال کے موافق تعلیم دینے والے کا مقام اس وسط سے بہتر موزوں کوئی اور بھی ہو سکتا ہے؟

کیا اس کی تعلیم کے فیوض سے عیسائیت زیربار احسان نہیں ہے؟

کیا لوتھر نے اسلامی تعلیم سے استفادہ نہیں اٹھایا ہے کیا یونی ٹیرین نے توحید کا سبق یہیں سے نہیں سکھایا ہے؟

کیا ایمان اور عقل کے ملاپ کا قاعدہ اسی ہادی نے نہیں سکھلایا ہے؟

کیا تمدن کا سبق رہبانیت کے فدائیوں کو اسی سرورعالم نے نہیں پڑھایا ہے؟

کیا دولتمندوں کے لئے آسمانی بادشاہت میں داخلہ کا ٹکٹ اسی سید نے عطا نہیں کیا ہے؟

کیا عورت کو مرد کے برابر کے حقوق اسی محسن نوع انسان نے عطا نہیں کئے ہیں؟

جب یہ تمام باتیں اہل نظر کے نزدیک مسلمہ ہیں اور تاریخ دان اس کا انکار نہیں کرسکتے ہیں تو مجھے تعجب ہے کہ آپ جیسے باخبر سے یہ امور کیونکر پوشیدہ رہے۔

جناب من جب آپ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی عرب تسلیم کرتے ہیں اور ان کی شریعت کو شریعت عرب بھی مان لیتے ہیں تو یہ صاف ظاہر ہے کہ آپ یہ بھی مانتے ہیں کہ عرب کوفی الواقع ایک نبی علیہ السلام اور ایک شریعت کی اس وقت میں بھی ضرورت تھی جبکہ مسیح علیہ السلام کی تعلیم کو دنیا میں ظاہر ہوئے چھ صدیاں ہوچکی تھیں۔ اچھا اس تسلیم ضرورت کے بعد مہربانی سے اتنا دیکھئے کہ دیگر ممالک کو ایک نبی اور ایک شریعت کی کیوں ضرورت نہ تھی

جس قدر زیادہ آپ اس پوائنٹ پر غور فرمائیں گے اسی قدر زیادہ وضاحت سے آپ کو ثابت ہوجائیگا کہ اسلام کی دنیا کو ضرورت کیا تھی

جناب من آپ کو تحقیق کرنے سے واضح ہوجائے گا کہ تمام دنیا کے لئے واحد تعلیم کی ضرورت کا اقرار بھی صرف اسلام ہی نے کیا ہے اور اس ضرورت کو پورا بھی اسلام نے کیا ہے۔

پادری صاحب ابھی آپ کا تیسرا اور چوتھا سوال باقی رہ گیا ہے جن میں آپ دریافت فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کس چیز کا نمونہ ہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کس چیز کا نمونہ ہیں

میں ان دونوں سوالات کا جواب ایک ہی جگہ عرض کروں گا لیکن کیا مجھے جواب عرض کرنا چاہئے یا کہ حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام اور حضرت سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ بیان کردیا ہے اسکو لکھ دینا بہتر ہوگا

میں تو سمجھتا ہوں کہ سیدنا مسیح علیہ السلام اور سیدنا محمد صلوۃ اللہ علیہم کے مقدس اور اعلیٰ تر مدارج ایسے ہیں کہ ہم اپنی عقل ناقص سے اور فہم نارسا سے نہیں پاسکتے اس لئے سن لیجئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اپنے سب سے آخری وعظ میں جو انہوں نے اپنی تعلیم کے سیکھنے والوں کے سامنے بیان فرمایا تھا کیا فرمایا ہے۔

۱۲۔ میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں کہوں پر اب تم انکی برداشت نہیں کرسکتے۔ ۱۳۔ لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے تو وہ تمہیں سچائی کی راہ بتائے گا اس لئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچھ سنے گا سو کہیگا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا انجیل یوحنا ۱۶ باب۔

اب سن لیجئے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سب سے آخری وعظ میں جو انہوں نے اپنی تعلیم کے سیکھنے والوں کے سامنے فرمایا (جن کی تعداد ایک لاکھ ۴۴ ہزار تھی) کیا کہا تھا۔ کون سے کلام الٰہی کی قراءت فرمائی تھی وہ یہ ہے **الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا** ترجمہ آج تمہارا دین کمال پہنچ گیا آج اللہ تعالیٰ کی نعمت تمام ہونے کے درجے کو پہنچ گئی آج خدا اظاہر فرماتا ہے۔ کہ اسکی رضامندی اسی امر میں ہے کہ نوع انسان کا مذہب ہمیشہ کے لئے اسلام ہی ہو۔

دیکھو دونوں مقدس دونوں برگزیدہ ربانی اپنی اپنی آواز میں کیا کیا کچھ فرما گئے ہیں۔ سیدنا مسیح علیہ السلام نے ایک آنے والے ایک سچائی کے بتلانے والے کی بشارت ہم کو سنائی اور نوع انسان کو ایک مسرت آمیز انتظار ایک سراپا امید وعدہ میں چھوڑ کر الگ ہوئے اور سیدنا محمد صلی اللہ والہ وسلم نے انتظار کو ختم فرمایا وہ بھرپور نعمتیں اور مکمل دین ہمارے سپرد کرتے گئے اور ابدی رضامندی الٰہی کے مژدہ سے فانی انسان کو حیات باقی عطا فرماتے ہوئے دنیا سے سدہار گئے دونوں سچے تھے ایک بشارت سنا گیا دوسرا بشارت کو ہمارے سپرد کرگیا۔ اب کسی زید وخالد کا انکار ان پاک انبیاء کے پاک کلام پر کوئی وقعت نہیں رکھتا بہت سے جلدباز حضرت مسیح علیہ السلام کے مندرجہ بالا ارشاد کو روح القدس کے آنے سے منسوب کیا کرتے ہیں لیکن روح القدس کب حواریوں کے ساتھ نہ تھا یا کب مسیح علیہ السلام کے ساتھ نہ تھا جس کے آئندہ آنے کی وہ خبر دیتے۔

میرے دوستو! یہاں تو روح حق کی خبر دیگئی ہے روح القدس کی نہیں دونوں کے مفہوم میں بھاری تفاوت ہے دونوں کے کام اپنی اپنی خصوصیتیں اپنے اندر لئے ہوئے ہیں روح القدس حواریوں کے سروں پر پنتی کست والے دن اترا تھا۔ تو سب حواری سرشار مسرت بن گئے تھے اور مختلف بولیاں بولنے لگے تھے۔ جنہیں دیکھکر بے خبر لوگ سمجھے کہ انہوں نے شراب پی رکھی ہے۔

اس روح حق نے اس سچائی کو مکمل کرنا تھا جسکا آغاز حضرت مسیح علیہ السلام فرما چکے تھے اسنے سنے ہوئے کو جوں کا توں ادا کرنا تھا اس نے علوم غیب کے دروازوں کو کھول دینا اور خشک میدانوں میں علم کے دریا بہا دینے تھے۔ اسنے مسیح علیہ السلام کی عظمت کو جانشین و دل گزین بنانا تھا۔ اب دیکھو اور خوب غور سے دیکھو سیدنا محمد النبی الامی صلعم کے سوا اور کس نے ان کاموں کو پورا کیا ہے کس نے ابتداء عالم سے لیکر تا ایندم دعویٰ تکمیل کا اعلان کیا ہے۔ کس نے تمام نعمت الہیہ کا شاہی فرمان پڑھکر سنایا ہے۔ کون خوشنودی ایزدی ابدالاباد کے لئے اپنی ہی طریقوں کے اندر محصور کرگیا آپکی نظر انبیاء بنی اسرائیل تک ہی جائیگی مگر میں سچ کہونگا نہیں۔ طبقہ عالم کے دیگر بزرگان ملت اور مقدسان قوم کو بھی شامل کرلیجیے یہ جامعیت کا تاج محمد صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے فرق مبارک ہی پر نور بخش عالم وعالمیان نظر آئیگا وبس۔

جناب من آپ نے مہربانی سے استثناء ۱۸/۱۸ کا صداق سیدنا محمد صلعم کو تسلیم کرلیا ہے اور اس سے آپ کی صداقت طبعی بالکل آشکار ہے۔

بیشک آپ نے اس مقام کو راست بازی سے پڑھا اور روح القدس کی مدد سے اسکے معنی کو سمجھا ہے۔

جناب پادری صاحب آپکو معلوم ہے کہ اعمال میں بھی اس مقام کا کوٹیشن (اقتباس) کیا ہے اور اعمال نے ۱۸/۱۸ کے الفاظ کو تحریر کیا ہے چونکہ ان الفاظ کو دوہری سند حاصل ہوگئی اس لئیے میں ان کو ذیل میں درج کرتا ہوں لیکن اس وہم سے کہ کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ ۱۸/۱۸ اور ۱۸/۱۸ کے مصداق دو جداگانہ شخص ہیں میں پورے درس نقل کردیتا ہوں استثناء ۱۸ باب۔

درس ۱۵ خداوند تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میرے مانند ایک نبی برپا کرے گا تم اس کی طرف کان دھریو۔

باقی ص ۳۶ پر

اے وادیٔ کشمیر!

از۔ شورش کاشمیریؒ

ہر ذرہ ترا مانی و بہزاد کی تصویر۔۔۔۔ اے وادیٔ کشمیر
ہر شاخ تری حافظ و خیام کی تحریر۔۔۔۔ اے وادیٔ کشمیر

بھارت ترے سینے میں سناں گاڑ چکا ہے۔۔۔۔ طوفان بپا ہے
یہ حشر کا منظر ہے کہ ہے شوخیٔ تقدیر۔۔۔۔ اے وادیٔ کشمیر

اولاد شمر تیرا چمن لوٹ رہی ہے۔۔۔۔ افتاد کڑی ہے
اب وقت ہے لا، حیدر رضی اللہ عنہ کرار کی شمشیر۔۔۔۔ اے وادیٔ کشمیر

بیٹے تیرے سیلاب حوادث سے لڑے ہیں۔۔۔۔ زنداں میں پڑے ہیں
توحید کے فرزند ہیں طاغوت کے نخچیر۔۔۔۔ اے وادیٔ کشمیر

پیران حرم! جیب تراشی پہ تلے ہیں۔۔۔۔ سب چکنے گھڑے ہیں
اس صنعت آذر سے مشیت بھی ہے دلگیر۔۔۔۔ اے وادیٔ کشمیر

رسوا کیا اسلام قادیاں کے بتوں نے۔۔۔۔ پیروں کی لتوں نے
طاغات کے نرغہ میں ہے قرآن کی تفسیر۔۔۔۔ اے وادیٔ کشمیر

انگریز کے دیرینہ غلاموں سے گلا کیا۔۔۔۔ امید وفا کیا
خود اپنے پہاڑوں سے اٹھا نعرۂ تکبیر۔۔۔۔ اے وادیٔ کشمیر

قدرت نے ہمیں ذہن دیا، فکر عطا کی۔۔۔۔ پرجوش نوادی
ہیہات کہ ہم جعفرو صادق کے ہیں نخچیر۔۔۔۔ اے وادیٔ کشمیر

شورش نے غلامان قادیاں سے کہا ہے۔۔۔۔ اعلان کیا ہے
انساں نہیں پیران کج اندیش کی جاگیر۔۔۔۔ اے وادیٔ کشمیر

تحریر:۔ مفتی مزمل حسین کاپڑیا' پاکستان

ایک انگریز کا قبولِ اسلام

کیٹ اسٹیونز سے یوسف اسلام تک

دولت اور شہرت کی بلندیوں پر پہنچا ہوا ایک شخص جو اپنے وقت کا مایہ ناز پاپ سنگر تھا۔ نہ صرف سنگر بلکہ گانے بھی لکھتا تھا۔ گویا وہ اپنے خیالات کو الفاظ میں ڈھالتا پھر ان الفاظ میں اپنی آواز کا رس گھولتا تھا۔ اور پھر نہ صرف یہ بلکہ موجودہ زمانہ کی ڈسکو اور پاپ میوزک کے ذریعہ ایک دھوم مچاتا پھرتا تھا۔ اس کے گٹار کے تاروں کے ہلنے کے ساتھ ساتھ بہت سے جاہد جسم حرکت میں آجاتے تھے۔ جس کی مخصوص ڈسکو میوزک اور ڈانس پر بہت سے جسم تھرکنے لگتے تھے اور جس کی مسحور کن آواز کی مدہوشی میں کتنی ہی "ناقصات العقل" اپنی ادھوری اور ناقص عقل بھی کھو بیٹھتی تھیں اور کتنے ہی عقل مند افراد اپنی عقل اور ہوش و حواس کا سودا چند دھنوں اور ڈھولک کی تال کے عوض کرلیا کرتے تھے۔

یہ شخص یورپ کا مشہور پاپ سنگر کیٹ اسٹیون تھا۔ شہرت کی بلندیوں پر پہنچنے کے باوجود یہ شخص بے سکونی و بے اطمینانی کی کیفیت سے دوچار تھا۔ وہ روحانی سکون کا متلاشی تھا اور چونکہ اس کی طلب سچی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے بھی اسے دولت ایمان سے سرفراز کیا اور آج ماضی کا یہ پاپ سنگر کیٹ اسٹیون حال کا "یوسف اسلام" ہے اور نہ صرف یہ بلکہ اس وقت وہ لندن میں اور بین الاقوامی طور پر ایک مبلغ اسلام کی حیثیت سے کام کر رہا ہے۔ وہ آواز جو کبھی حسینان فرنگ کے عریاں جسموں کے گن گایا کرتی تھی' آج وہ زبان اللہ اور اس کے رسول اور دین اسلام کی تعریف میں "رطب اللسان" ہے۔ وہ دماغ جو کبھی فرسودہ نفسانی خیالات میں مگن و مدہوش رہتا تھا۔ آج وہ دماغ اسلام کی ترویج و اشاعت اور مسلمان بچوں کی تعلیم و تربیت اور اسلامی کلچر کی ترقی کے ذرائع اور وسائل کے متعلق سوچنے میں مصروف رہتا ہے۔ وہ ہاتھ جو کبھی گٹار کے تاروں سے کھیلتے تھے آج وہ ہاتھ بچوں کے لئے اسلامی نظمیں لکھنے میں مصروف ہیں۔

"یوسف اسلام" سے ملاقات اور انٹرویو کا سلسلہ کچھ یوں ہوا کہ راقم الحروف کو اقراء ڈائجسٹ کے مدیر اعلیٰ مفتی پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ العالی کی معیت میں بحیثیت خادم' رمضان سے قبل برطانیہ اور پھر وہاں سے حجاز مقدس کے سفر کا شرف حاصل ہوا۔ الحقر نے یوسف اسلام کے متعلق پاکستان ہی میں یہ سن رکھا تھا کہ وہ نہ صرف اسلام قبول کرنے کے بعد دیگر طریقوں سے اسلام کی خدمت انجام دے رہے ہیں بلکہ نرسری طرز پر ایک اسلامی نرسری اسکول بھی چلا رہے ہیں۔ اور پھر جب انگلینڈ میں ہمارے میزبان دارالعلوم عربیہ (بالٹن) کے منتظمین مولانا محمد یوسف متالا صاحب مفتی شبیر احمد صاحب اور مولانا علی صاحب سے یوسف اسلام کے متعلق مزید معلومات حاصل ہوئیں تو ان سے ملاقات کا مزید اشتیاق بڑھا۔ چنانچہ یہ رمضان المبارک کا تیسرا روزہ اور پیر کا دن تھا اور یہ ہمارے سفر برطانیہ کا آخری دن۔ مغرب کے وقت ہمیں حجاز مقدس کے لئے روانہ ہونا تھا اور دن کے دو بجے یوسف اسلام سے ملاقات ہوئی۔

اس انٹرویو میں مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحب کے علاوہ مفتی شبیر احمد صاحب' مولانا علی صاحب اور حافظ احمد صاحب بھی موجود تھے۔

جب کسی کے ماضی کے متعلق کچھ بتلایا جائے تو انسان کے ذہن میں اس کے ماضی کے کردار کے مطابق تصویر ذہن میں آتی ہے۔ میرا خیال تھا کہ شاید اس شخص میں اسلام قبول کرنے کے باوجود ماضی کی مصروفیات اور دلچسپیوں کی کوئی نہ کوئی جھلک ہوگی لیکن جب وہ شخص کمرے میں داخل ہوا تو میرے سامنے ایک انتہائی وجیہہ مگر سادہ سی شخصیت تھی۔ اس میں جہاں مغربی حسن کی دلکشی تھی' وہیں اسلام کی بدولت وقار' سادگی اور عجز و انکساری کا پیکر تھا۔ چہرے پر مکمل باشرع داڑھی اور عربی طرز کے جبے میں ملبوس وہ شخص ایک مکمل مسلمان معلوم ہوتا تھا۔

یوسف اسلام سے ملاقات کے بعد جب میں نے انٹرویو کے لئے اپنا مدعا بیان کیا تو انہوں نے بخوشی اور بلا تکلف قبول کیا۔ یوسف اسلام سے ہم نے پہلا سوال یہ کیا کہ۔

سوال:۔ اسلام قبول کرنے سے قبل کی زندگی کے بارے میں کچھ بتائیں اور یہ کہ کیٹ اسٹیون سے یوسف اسلام تک آپ کے سفر کی روئیداد اور آپ کے اسلام قبول کرنے کی وجوہات؟

جواب:۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ مغربی طرز حیات کی بنیاد مکمل طور پر مادہ پرستی پر ہے یہاں ہر چیز کو دولت اور شہرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ چنانچہ میں بھی مادہ پرست معاشرے کا ایک حصہ تھا۔ میرا مقصود حیات اور مطمع نظر دولت اور شہرت تھا۔ مغربی دنیا میں دولت اور شہرت کے حصول کے لئے کسی بھی قسم کا نمائشی آرٹ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ چنانچہ میں نے بھی فن موسیقی کو اس کے تمام جدید تقاضوں کے ساتھ اپنایا ہوا تھا۔ میری زندگی کی تمام دلچسپیاں اس سے متعلق تھیں۔ میرے شب و روز کے تمام سانچے اسی میں ڈھلے ہوئے تھے۔ میں آلات موسیقی میں گٹار کے استعمال میں مہارت رکھتا تھا۔ میں خود ہی گانے لکھتا ان کی موسیقی ترتیب دے کر اپنی آواز کے رنگ میں ڈھالتا تھا۔ چنانچہ بہت ہی کم عرصہ میں میں شہرت کی بلندیوں پر پہنچ گیا تھا۔

لوگوں میں میری بہت ہی زیادہ مانگ تھی۔ خاص طور پر نوجوان طبقہ میں فن موسیقی سے اس قدر لگاؤ کے ساتھ ساتھ میں نے کثرت سے شراب نوشی بھی شروع کی ہوئی تھی اور بہت سے ان گناہوں میں مبتلا تھا جو آج کل یورپ کی معاشرتی زندگی کا ایک حصہ ہیں۔ کثرت سے شراب نوشی اور معاصی میں مبتلا ہونے کی بنا پر میں شدید قسم کا بیمار پڑ گیا۔ درحقیقت اسی بیماری میں اللہ تعالیٰ کی مصلحت پوشیدہ تھی۔ اس لئے کہ یہی بیماری اور اس بیماری کے دوران میرے ذہن میں ابھرنے والا ایک سوال میری زندگی کا اہم موڑ بن گیا۔

بہت زیادہ بیماری کی حالت میں جب میں اسپتال میں داخل کروا دیا گیا اور وہاں میں موت و حیات کی کشمکش میں تھا کہ میرے ذہن میں یہ سوال ابھرا کہ اگر میں مر جاؤں تو میرا فن' میری دولت اور میری شہرت مجھے کیا فائدہ پہنچا سکے گی اور یہ کہ میری زندگی کا جو مقصد ہے وہ تو ادھورا رہ جائے گا اور میری موت میرے اس فانی مقصد کے حصول میں رکاوٹ بن جائے گی۔ کیا کوئی مقصد زندگی ایسا نہیں جو موت کے بعد بھی برقرار رہے؟

میں اگرچہ عیسائی خاندان سے تعلق رکھتا تھا' میں عیسیٰ علیہ السلام کو پسند بھی کرتا تھا' لیکن عیسائیت اور عیسائی مذہب کے خیالات مجھے پسند نہ تھے۔ اور اپنی زندگی مذہب سے آزاد رہ کر گزارنا چاہتا تھا لیکن اس سوچ نے میری زندگی

میں تلاطم پیدا کر دیا چنانچہ جب اللہ نے مجھے صحت دی تو میں نے دیگر مذاہب اور دیگر طرز ہائے حیات کا مطالعہ مذہب کے حوالے سے کرنا شروع کر دیا چنانچہ سب سے پہلے میں نے "بدھ مت" میں قدم رکھا اور میں نے اس مذہب کی کچھ ریاضتیں بھی کیں لیکن مجھے محسوس ہوا کہ اس مذہب میں اگر کوئی شخص اونچا مقام حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ دنیا کو بالکل ترک کر دے اور ایسے امور انجام دے جو انسانی فطرت کے سراسر خلاف ہیں۔

اس مذہب میں مجھے وہی تشنگی اور کمی محسوس ہوئی جو کہ مجھے عیسائیت میں محسوس ہوئی چنانچہ اس مذہب کے تصورات سے جان چھڑا کر میں کبھی تاروں کا مطالعہ کرتا کبھی یوگا وغیرہ کرتا لیکن کسی بھی چیز سے مجھے اطمینان حاصل نہ ہوا۔ البتہ ایک بات جو بالآخر میں نے محسوس کی وہ یہ کہ اس کائنات کے پس پردہ کوئی قوت کی مالک ضرور ہے اور اس ذات کو ہم GOD کہتے ہیں۔ لیکن یہ کہ میں اس خدا کی عبادت کیسے کروں اور اس کے قریب ہونے اور اس کی قربت حاصل کرنے کے لئے مجھے کیا ذرائع حاصل کرنا ہوں گے؟ یہ چیز میرے لئے اب تک واضح نہ ہو سکی تھی۔

یہاں تک کہ ۱۹۷۵ء میں مجھے قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کا نسخہ ملا اور یہ وہ وقت تھا کہ اب تک میرے دل میں مسلمانوں کے متعلق خیالات اچھے نہ تھے بلکہ مغربی نوجوانوں کی طرح میری سوچ یہ تھی کہ اسلام ایک مذہب ہے اور یہ محض کالے رنگ کے لوگوں کے لئے ہے۔ اس اعتبار سے مجھے اسلام ایک ڈراؤنی چیز معلوم ہوتی تھی چنانچہ میں نے قرآن کریم کے اس انگریزی ترجمہ کے نسخہ کو بھی محض تنقید کی نیت سے پڑھنا شروع کیا۔ لیکن جوں جوں میں یہ کتاب پڑھتا گیا مجھے محسوس ہوا کہ یہ کتاب عام کتابوں سے ذرا مختلف ہے اس لئے کہ یہ کتاب براہ راست روح پر اثر انداز ہونے لگی اور مجھے محسوس ہوا کہ گویائی اور سماعت کی تمام قوتیں مفلوج کر کے یہ کتاب براہ راست میرے دل سے بات کر رہی ہے۔

بہت تھوڑے مطالعے سے مجھ پر اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق یہ بات واضح ہو گئی کہ قرآن کریم جس ذات کے بارے میں بار بار "رب العالمین" کہتا ہے یہ وہ ذات ہے جس نے اپنی پوری کائنات کو تخلیق کیا ہے اور وہ اپنی ذات و صفات میں یکتا ہے اور جب میں نے اور گہری نظر سے قرآن کریم کا مطالعہ کیا اور وہ پیغامات پڑھے جو تمام انبیاء کے متعلق قرآن پاک میں آتے ہیں کہ انہوں نے اپنی اپنی امتوں اور قوموں کو یہ پیغام پہنچایا تو میرے سامنے یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی پیغمبر بھیجے سب کا پیغام ایک ہی تھا' ان کی دعوت و تبلیغ ایک ہی تھی' جو موسیٰ نے کہا وہی عیسیٰ نے کہا اور جو آدم علیہ السلام نے کہا وہی خاتم الانبیاء ﷺ نے کہا۔

اور اس کے ساتھ میرے ذہن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پوزیشن اور مقام بھی واضح ہو گیا کہ خدا کے بیٹے نہیں بلکہ اس کے پیغمبر ہیں اور یہ کہ خود حضرت عیسیٰؑ نے اس بات کی پیشن گوئی کی کہ میرے بعد آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آئیں گے اور پھر قرآن کریم کے مطالعہ سے مجھ پر یہ انکشاف بھی ہوا کہ اسلام ایک علمی اور آفاقی مذہب ہے یہ انسانوں کو قوم' رنگ اور نسل کی بنیاد پر تقسیم نہیں کرتا بلکہ اس مذہب میں ہر رنگ و نسل اور قوم کا شخص داخل ہو سکتا ہے اور نہ صرف یہ بلکہ اس مذہب میں ترقی کے لئے اور خدا کا زیادہ سے زیادہ قرب حاصل کرنے کے لئے راہیں ہر ایک کے لئے کھلی ہوئی ہیں کہ وہ اس مذہب کے اصول و ضوابط پر عمل کر کے ترقی کر سکتا ہے۔

دیگر مذاہب کی طرح اس مذہب میں ترقی اور خدا کی قربت کی ٹھیکیداری کسی خاص گروہ تک محدود نہیں اور یہ کہ اس مذہب میں کسی جرم کی پاداش میں سزا کے مستحق سمجھے جانے میں بھی مساوات ہے۔ بہرکیف مجھے یہ ایک انصاف پسند مذہب معلوم ہوا۔ اس کے علاوہ اور بہت سے عوامل اور محرکات تھے۔

اور میں نے اسلام میں مستقل اور مکمل طور پر داخل ہونے میں جلدی نہیں کی بلکہ تقریباً ۲سال تک قرآن کریم کا مطالعہ کرتا رہا اور بالآخر تقریباً ۱۹۷۷ء میں میں نے مکمل طور پر اسلام کو ایک مذہب کی حیثیت سے اپنا لیا۔

سوال:- آپ کے پاس آواز کا فن تھا اور ماشاء اللہ اب بھی ہے' قبول اسلام سے پہلے اس کا رخ اور تھا لیکن اب آپ نے اس کا رخ کیا متعین کیا ہے؟

جواب:- دراصل اسلام سے قبل میں آلات موسیقی بھی استعمال کرتا تھا اور اپنے گانوں کے مضامین اور مواد بھی میں اپنے خیالات اور پسند کے مطابق تجویز کرتا تھا لیکن قبول اسلام کے بعد میں نے جب آلات موسیقی کے متعلق سنا کہ اسلام میں میوزک حرام ہے تو میں نے اس کو مکمل طور پر ترک کر دیا ہے جبکہ کسی بھی نظم' گانے کا وہ مضمون اور مواد بغیر آلات موسیقی کے گاتا ہوں جس میں اسلام کا کوئی پیغام ہو بلکہ میں نے از خود انگریزی کی چند نظمیں لکھی ہیں اور اس کے علاوہ میرا ارادہ ہے کہ عربی کے کچھ اناشید جو کہ خاص طور پر بچوں کے لئے لکھے گئے ہیں ان کو انگریزی میں منتقل کر کے ان بچوں کو یاد کراؤں جو کہ یہاں میرے اسکول میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مختصراً یہ کہ یقیناً اس فن کا رخ اب اسلام کی طرف تبدیل ہو گیا ہے اور اب میرے سامنے اور میرے مقصود نظریہ بچے ہیں۔

سوال:- قبول اسلام کے بعد آپ کی معلومات میں مزید اضافے اور آپ کی اس کردار سازی میں کون سی شخصیات' کتابوں یا اداروں نے نمایاں کردار انجام دیا؟

جواب:- دراصل سب سے پہلے تو مجھے یوسف علی کا انگریزی ترجمہ ملا لیکن سب سے زیادہ جس انگریزی ترجمہ قرآن اور تفسیر سے میں متاثر ہوا اور جس نے مجھ میں مطالعہ کا ایک نیا شوق اور ذوق پیدا کیا وہ مولانا عبدالماجد دریا آبادی کا ترجمہ قرآن اور تفسیر ہے۔ اس ترجمہ و تفسیر سے مجھے بہت زیادہ مدد ملی۔ اس کے علاوہ میں نے صحیح بخاری کا انگریزی ترجمہ پڑھا۔ اسی طرح سیرت النبی ﷺ پر علامہ شبلی نعمانی کی سیرت النبی کے انگریزی ترجمہ سے میں نے اسلام کے متعلق کافی چیزیں سمجھیں۔ اسی طرح صحیح بخاری پر علامہ شبیر احمد عثمانی کے حاشیہ فضل الباری کا انگریزی ترجمہ میری نظر سے گزرا۔ بہرکیف یہ تو کتابیں تھیں جن سے میں نے علمی اور معلوماتی مواد کافی حاصل کیا لیکن عملی طور پر میں نے اسلام کے بنیادی ارکان اور عقائد تبلیغی جماعت کے ذریعہ سیکھے۔

اور اس کا واقعہ کچھ اس طرح ہوا کہ قبول اسلام کے کوئی ایک سال بعد جبکہ میں کینیڈا میں تھا۔ یہاں پر ایک مسجد میں تبلیغی جماعت آئی ہوئی تھی کہ میں نے نماز جمعہ کے بعد ایک مقرر کی تقریر سنی وہ تقریر اتنی شاندار اور موثر تھی کہ میں نے ایسی تقریر کبھی نہ سنی تھی۔ چنانچہ میں نے بھی تبلیغ میں وقت دیا اور وہاں پر بہت سی بنیادی باتیں عملی طور پر سیکھیں۔

سوال:- آج کل عیسائی نوجوانوں کے ذہنوں میں اسلام کے متعلق کون سی الجھنیں ہیں' جس کی وجہ سے وہ اسلام قبول نہیں کرتے؟ اور آپ کے خیال میں اس کے تدارک کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟ اور ان کو کس طرح اسلام کی طرف مائل کیا جا سکتا ہے؟ اور بالخصوص آپ اس کے لئے کیا جدوجہد کر رہے ہیں؟ اس لئے کہ جب آپ نے اسلام قبول کیا ہے تو آپ دیگر غیر مسلموں کے لئے بھی اسلام ہی پسند کریں گے؟

جواب:- آج کل عیسائی نوجوان درحقیقت مذہب سے بیزار ہے۔ جس طرح ہمارے مسلم ممالک میں ایک مسئلہ یہ ہے کہ نوجوان نسل لادینیت چاہتی ہے اور کسی بھی مذہب کی بالادستی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اسی طرح عیسائی نوجوان اسلام تو کیا وہ عیسائیت کی بالادستی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ لہٰذا مذہب سے بیزار ان نوجوانوں کو کسی بھی مذہب اور پھر وہ اسلام سے روشناس کرانا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یورپ میں بالخصوص بچپن سے ہی بچوں کے ذہن میں یہ بات بٹھانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اسلام صرف کالے یا سانولے رنگ کے لوگوں کے لئے ہے اور ہمارے جیسے لوگوں کے لئے اسلام قطعاً کوئی ضرورت نہیں لہٰذا اس طرح سے بچے کے ذہن میں بچپن سے ہی اسلام سے نفرت اور خوف بیٹھ جاتا ہے حالانکہ ایک بات جو ہمارے حق میں جاتی ہے وہ یہ کہ مغربی معاشرہ چند اہم چیزوں کے علاوہ باقی سب ایک اسلامی معاشرہ کی طرح ہے۔ یورپ نے تنظیم اور اخلاق کی بہت سی چیزیں اسلام کی اپنائی ہیں لیکن بس چند چیزوں اور عقائد کے اعتبار سے وہ مسلمان نہیں۔

باقی آئندہ

فلم ایک مہلک ترین تفریح

از: بنت ظفر

نہ جانے انسان نے ایسی کتنی روح کش چیزیں بنالیں جس سے اس کی روحانیت تباہ ہو کر رہ گئی

عصر حاضر میں انسان نے اپنے باطن' اپنی روح اور روحانیت کو جس قدر نظر انداز کیا ہے' اتنا کبھی نہیں کیا تھا۔ نہ جانے کتنی ایسی روح کش چیزیں انسان نے خود اپنے ہاتھوں بنا ڈالیں جن سے اس کی روحانیت تباہ ہو کر رہ گئی ہے یا تباہی کے کنارے جا پہنچی ہے۔ ان میں جس قدر مضرت رساں "فلم" ہے شاید ہی کوئی ایسی چیز اس درجہ نقصان دہ ہو۔ فلم' نفس پرستی' خدا بیزاری' فحاشی و عریانی' بے دینی و الحاد' شیطنت و درندگی کی صورت میں ہماری نظریاتی حدود پر نقب لگا رہی ہے اور اہل بصیرت کی نظر میں ہلاکت خیز تفریح کا درجہ رکھتی ہے۔ اس مہلک تفریح کا اثر جو انسان پر پڑا ہے' وہ یہ کہ آج کی فلم بے حیائی اور بے غیرتی کے تمام لوازمات کے ساتھ انسان کے اخلاق پر حملہ آور ہوئی ہے اور جس کی وجہ سے اعلیٰ انسانی اقدار کا جنازہ ہی نکل گیا ہے۔

خدا نے نسل انسانی کے تحفظ اور ایک اچھے معاشرے کے قیام و بقا کے لئے دو جذبے ایسے رکھے ہیں کہ اگر وہ جذبات ودیعت نہ کئے جاتے تو انسانیت کبھی کی مٹ چکی ہوتی۔ میری مراد یہاں حیا اور غیرت سے ہے اور یہ جذبات مرد و زن کی پہچان ہیں۔ یعنی عورت پر صفت حیا کا غلبہ رہتا ہے اور غیرت مردانگی کی علامت سمجھی جاتی ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر یہ جذبات دب جائیں' ختم ہو جائیں یا مضمحل ہو جائیں تو انسانیت کی بقا مجروح ہو جائے۔ مگر افسوس کہ آج کی فلم کا پہلا حملہ ہی انسان کی حیا اور غیرت کو نشانہ بنائے ہوئے ہے۔ تاثر و انفعال کے فطری جذبہ کے تحت بے حیائی اور بے غیرتی کے عام مشاہدے کے بعد ناظرین کی غیرت کا جنازہ نکل رہا ہے اور وہ بے غیرتی اور بے حیائی کو اپنی ذات سے الگ تصور نہیں کرتے۔

جب دن میں وی سی آر کے طفیل کئی کئی گھنٹے عورتیں بے پردہ خواتین کا مشاہدہ کرتی ہیں' ان کے ناچ گانے' بیہودہ اور فحش ادائیں اور اخلاق سے گری ہوئی حرکات دیکھتی ہیں' بڑی بڑی خوبصورت تصاویر کے ساتھ ان فنکاراؤں پر تحسین و آفرین سے پر ان کے حسن و نزاکت پر تبصرے کرتی ہیں تو اپنی ناقص العقل کے باعث لامحالہ ان سے متاثر بھی ہوتی ہیں۔ نوجوان لڑکیاں جب فنکاراؤں کی تنگ لباسی' کم لباسی اور بسا اوقات بے لباسی دیکھتی ہیں تو انہیں تمام تر خاندانی شرافت کے باوجود جسم پر چڑھا ہوا برقعہ بوجھ محسوس ہونے لگتا ہے۔ دوپٹا اور ڈھیلا ڈھالا لباس کاٹنے کو دوڑتا ہے۔ اوڑھنی سرک کر گلے پر اور بسا اوقات پرس میں جا پہنچتی ہے۔ معقول شرعی اور شریفانہ لباس جسم کے نشیب و فراز کے عین مطابق بلکہ اکثر اوقات ان سے بھی تنگ ہو جاتا ہے۔ قمیضوں کے تنگ گلے آہستہ آہستہ کھلنے لگتے ہیں' پوری آستین آہستہ آہستہ آدھی ہو کر بغل تک پہنچ کر غائب ہو جاتی ہے اور یہ سب ہے اس ہلاکت خیز تفریح کا نتیجہ۔ بے مراد جس کے نتیجے میں بھی کسی کی ماں روتی دھوتی نظر آتی ہے تو بھی کسی کا باپ کہ اولاد ہاتھوں سے نکل گئی ہے' کہنے میں نہیں آتی۔ مگر اولاد کو جس طرح کی تفریح فراہم کی جائے گی' اسی طرح کے ردعمل کی ان سے توقع کی جاسکتی ہے کیونکہ ہر ناظر اپنے اپنے ظرف کے مطابق اثر قبول کرتا ہے اور کر رہا ہے۔

اسی طرح جب مرد بھی فلموں کے ذریعے بار بار دوسرے مردوں کی بے غیرتی کا مشاہدہ کرتے ہیں اور ان کی اعلیٰ ظرفی' کشادہ دلی اور وسعت قلب کو دیکھتے ہیں کہ کس طرح ایک مرد اپنی بیوی اور بہن کا تعارف دوسرے قطعی نامحرم مردوں سے کراتا ہے اور کس طرح انہیں تنہائی میں ملتے دیکھ کر بھی خوش ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات خود بھی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی بہن یا بیوی اس کے دوستوں سے ہنسے بولے تو اس وقت اس ناظر بے چارے کو اپنی بیوی اور بہن پر بہت ترس آتا ہے۔ وہ اسے ایک قید خانے میں مقید معلوم ہوتی ہے۔ وہ دل ہی دل میں شرمندہ ہوتا ہے کہ اس نے کیوں اپنی بیوی اور بہن کو اتنی چھوٹ نہیں دی۔ وہ اتنا "تنگ دل" اور "کم ظرف" کیوں ہے؟ وہ کیوں ان لوگوں کے ساتھ اس قدر ظلم و ستم کا معاملہ کر رہا ہے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ آج کی فلم سے ہمارے ملک کے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بری طرح بے غیرتی اور اب حیائی کا شکار ہو رہی ہیں۔ وہ اس طرح کے فلم کے ذریعے عشق و محبت کے آداب سیکھ جاتے ہیں۔ یہ ناپختہ ذہن انتہائی جذباتی عمر میں جب فلم میں مرد و عورت کو آزادانہ عشق لڑاتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ان کے ذہن بھی بگڑنے لگتے ہیں اور ان کے دل میں بھی یہ خواہش جنم لینے لگتی ہے کہ وہ بھی کسی سے عشق کریں اور ان کی ایسی ہی خوبصورت محبوبہ ہو جسے وہ ہیروئن کا نام دیں یا ایسا ہی خوبصورت اور گھبرو جوان ان کا محبوب ہو۔ گویا رفتہ رفتہ ان معصوم ذہنوں میں اولاً عاشقانہ اور پھر سفاکانہ جذبات ابھرنے لگتے ہیں' جس کے نتیجہ میں اخلاقیات مفقود ہو جاتی ہے۔ بزرگوں کی روک ٹوک' دقیانوسیت اور قید کا روپ دھار لیتی ہے اور نتیجہ کے طور پر بے حیائی اور فحاشی پروان چڑھنے لگتی ہے۔

مگر اے معزز قارئین! ہم یہ کیوں نہیں سمجھتے کہ ہماری نظریاتی حدود اتنی محدود اور گھٹیا تو نہیں تھیں' جتنا ان کو بگاڑ دیا گیا ہے۔ یہ سب کچھ تو اس وقت ہونا چاہئے تھا جب مسلمان انگریز کا غلام تھا۔ یہ سب کچھ تو اس وقت ہونا چاہئے تھا جب مسلمان ہندوؤں کی فضول رسومات میں گھرا ہوا تھا۔ یہ سب کچھ تو اس وقت ہونا چاہئے تھا جب مسلمان کے ہاتھ تخت و تاج آئے تھے (مگر وہ مسلمان کتنا عظیم تھا جس کے لئے خزانوں کے منہ کھل گئے تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا کہ مجھے خدا کی رضا کے سوا کچھ نہیں چاہئے)۔

تو معزز قارئین ہمیں چاہئے کہ آئندہ تمام تر ذمہ داریاں سنبھالنے والی معصوم نسل کو اپنی آج کی فلم کے بدترین مالیخولیا کا شکار ہونے سے بچایا جائے۔ کوئی بھی درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اور آج کی فلم کے مضرات کو جان لینے کے بعد ہر وہ شخص جس کے ضمیر میں ادنیٰ سی بھی زندگی کی رمق باقی ہے اور ذرہ برابر بھی خوف خدا رکھتا ہے۔ اس بات کو بے ساختہ تسلیم کرلے کہ آج کی فلم نہ صرف بری طرح ہماری نظریاتی حدود میں رخنہ اندازی کر رہی ہے بلکہ کسی طرح بھی اس قابل نہیں کہ اسے حلال قرار دیا جاسکے۔

●●

اخبار ختم نبوت

مساجد پر حملہ کرنے والے شرپسند مرزائیوں کو سرعام سزا دی جائے' عالمی مجلس کے رہنماؤں کا مطالبہ

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی دفتر میں ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں کہ جو

خان قصبہ چنگا بنگیال میں دو مساجد اور قرآن مجید کو شہید کرنے کے واقعہ پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ اجلاس میں تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر الحاج عبدالرحمن باوا' ناظم اعلیٰ مولانا محمد انور فاروقی' مبلغ ختم نبوت کراچی مولانا محمد نذر عثمانی' سرکولیشن منیجر رانا محمد انور' عمران الذکی نے شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ پورے ملک میں مساجد پر ہونے والے حملے اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ یہ کسی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کرائے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسی کارروائیاں قادیانیوں کی تنظیم ایس ایل ایس اور الناصر کررہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذکورہ علاقے میں قادیانیوں کے گھر بھی ہیں اور اس سے پہلے بھی مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مساجد پر ہونے والے حملوں کی نسبت یہ گمان نہ کیا جائے کہ مسلمان بے خبر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر مساجد محفوظ نہ رہیں تو کسی اور کی عبادت گاہیں بھی محفوظ نہیں رہیں گی۔ اجلاس کے شرکاء نے کہا کہ اگر حکومت مساجد پر ہونے والے پہلے حملوں کا تدارک کرتی تو آج یہ نوبت نہ آتی۔ اس سلسلے میں حکومت کی کارکردگی صفر ہے۔ اجلاس میں حکومت سے یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ ان قادیانی شرپسندوں کو گرفتار کرکے سرعام سزا دی جائے۔

ڈش انٹینا کے ذریعے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے' مولانا محمد انور فاروقی

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد انور فاروقی نے کہا ہے کہ ڈش انٹینا کے ذریعے قادیانی سرگرمیاں اشتعال انگیز ہیں اور اگر اس پر پابندی نہ لگائی گئی تو ہم راست اقدام کرنے پر مجبور ہوجائیں گے۔ وہ کل علی اکبر شاہ گوٹھ کورنگی میں دفتر ختم نبوت کے افتتاح کے موقع پر ایک جلسہ عام سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے بارہا انتظامیہ کو اس طرف توجہ دلائی کہ قادیانیوں نے اپنے مرزائیوں پر جو کلمہ طیبہ کے بورڈ آویزاں کر رکھے ہیں اس سے عام مسلمانوں کو یہ تاثر دینے کی کوشش کررہے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں جو کہ آئین و قانون پاکستان کی خلاف ورزی ہے اور کوئی قادیانی مرتد اپنے کفر کو اسلام کے طور پر شو نہیں کرسکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم کراچی انتظامیہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانی مرزائیوں سے کلمہ طیبہ محفوظ کیا جائے اور ان قادیانیوں کو گرفتار کرکے سزا دی جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر الحاج عبدالرحمن باوا نے دفتر ختم نبوت کا افتتاح کیا اور کارکنوں سے یہ عہد لیا کہ وہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بھرپور کوشش کریں گے۔ علی اکبر شاہ گوٹھ کورنگی کے امیر مولانا قاری عبدالحکیم' سرپرست مولانا صابر اشرفی' حافظ احمد' جلال احمد نے عالمی مجلس کے تمام رہنماؤں کا شکریہ ادا کیا کہ وہ یہاں پر تشریف لائے اور عقیدۂ ختم نبوت اور تردید مرزائیت پر اہم خطابات سے نوازا۔ ختم نبوت کے اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں کورنگی ساڑھے تین کے بھائی یوسف اور قاری محمد یوسف رحمانی نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں حضور خاتم المرسلین ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بھرپور کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

مصطفیٰ کا سال منائے گی' فخرالاسلام فیصل

ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی صدر فخرالاسلام فیصل نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ ان کی جماعت ختم نبوت یوتھ فورس ۹۴ء کے سال کو تحفظ مقام مصطفیٰ کے سال کے طور پر منائے گی اور اس سلسلہ میں اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور رد قادیانیت پر ملک بھر میں وسیع پیمانے پر لٹریچر تقسیم کیا جائے گا اور ملک کے مختلف شہروں اور علاقوں میں جلسے' اجتماعات اور سیمینار بھی منعقد کئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں ختم نبوت یوتھ فورس کی ایگزیکٹیو باڈی کا اجلاس دفتر ختم نبوت اٹک میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مرکزی صدر ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان فخرالاسلام فیصل نے کی۔ اجلاس میں اٹک میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔

باقی ص ۹ پر

بقیہ۔ برھان

۱۶اس سب کی مانند جو تونے خداوند اپنے خدا سے جو رب میں مجمع کے دن مانگا اور کہا کہ ایسا نہ ہو کہ میں خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سنوں اور ایسی شدت کی آگ میں پھر دیکھوں تاکہ میں مرنہ جاؤں۔

ورس ۱۷اور خداوند نے مجھے کہا کہ انہوں نے جو کچھ کہا سو اچھا کہا

ورس ۱۸ میں انکے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اسکے منہ میں ڈالونگا اور جو کچھ میں اسے فرماؤنگا وہ سب ان سے کہیگا۔

ورس ۱۹اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنیگا تو میں اس کا حساب اس سے لونگا۔

مجھے آجتک کسی عالم مسیحی یا یہودی کی طرف سے یہ معلوم نہیں ہوا کہ ۱۸،۱۵ کا مصداق الگ شخص ہے اور ۱۸،۱۸ کا الگ اس لئے مجھے آپ کے انصاف اور صداقت سے بھی یہی امید ہے اور یہ بھی توقع ہے کہ ۱۸،۱۸ میں جو اس کی خاص علامت یہ بتلائی گئی ہے کہ میں اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔

اس علامت پر آپ پورا پورا غور فرمائیں گے اور قرآن مجید (کلام اللہ) پر تدبر کرنا شروع کردیں گے نیز آیت ۱۹ میں رب الافواج نے جو تہدید فرمائی ہے اس سے بچنے کی کوشش پوری پوری کی جاوے گی لیکن بالفرض محال اگر میں خیال کرلوں کہ آپ نے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف ۱۸،۱۵ استثناء کا مصداق مانا ہے اور ۱۸،۱۸ کا نہیں تب بھی کوئی ضعف میری دلیل پر نہیں آتا مہربانی سے آیت ۱۵ کے الفاظ تم اس کی طرف کان دھریو پر غور کیجیے یہ لفظ اس خدا کے ہیں جو زمین اور آسمان کا مالک ہے جس کے سامنے موسیٰ علیہ السلام اور مسیح علیہ السلام اور ابراہام و نوح علیہ السلام سب کے سب سجدہ کرتے تھے اس رب الافواج کا حکم تمام بنی اسرائیل کو یہ تھا کہ اس کی طرف کان دھریں۔

اب آپ براہ نوازش فرمادیں کہ اس حکم کی تعمیل نہ کرنیکی بابت کیا کوئی عذر کسی شخص کے پاس موجود ہوسکتا ہے نہیں ہرگز نہیں

اب میں اپنے خط کو ختم کرتا ہوں کیونکہ میں آپ کے سوالات پر غالباً اتنا کچھ لکھ سکا ہوں جو آپ جیسے دقیقہ رس اور رمزشناس کے غور و فہم کے لئے بالکل کافی ہے۔ اور بایں ہمہ اگر جناب اس بارے میں مکرر کچھ تحریر فرمائیں گے تو میں خوشی سے اس کا مطالعہ کرونگا اور جو کچھ میری سمجھ میں آئیگا اور پھر دوبارہ گزارش کرونگا اللہ تعالیٰ آپ کی تحقیق و تدقیق کا نیک پھل آپ کو عطا فرمائے۔

بقیہ۔ عورت کا علمبردار پردہ

"کیا تم دونوں (بھی) نابینا ہو؟ کیا تم ان کو نہیں دیکھ رہی ہو؟" (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو جہاں تک ممکن ہوسکے مردوں پر نظر ڈالنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ حضرت عبداللہ نابینا تھے' پاکباز صحابی تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں بیویاں نہایت پاک دامن تھیں۔ اس کے باوجود آپؐ نے دونوں بیویوں کو حکم فرمایا کہ حضرت عبداللہ سے پردہ کریں' یعنی ان پر نظر نہ ڈالیں۔

ناف سے لے کر گھٹنے کے ختم تک کسی بھی مرد کو کسی مرد کی طرف دیکھنا حلال نہیں۔ اسی طرح کشتیوں کے اکھاڑوں اور فٹ بال وغیرہ کے میچوں میں ناف سے لے کر گھٹنوں کے ختم تک کسی حصہ کو کسی کے سامنے کھولنا یا کسی کے ستر کا کوئی حصہ دیکھنا دونوں حرام ہیں۔ افسوس ہے کشتی کے مقابلوں میں اور فٹ بال وغیرہ کے میچوں میں بڑے بڑے دین داری کے دعویدار اس مسئلے کو بھول جاتے ہیں۔ کھیل کے میدان' مختلف کھیلوں میں اور مقابلہ حسن میں عورتوں کے لباس......کیا لکھوں؟

بے پردگی اہل کفر کے دیکھا دیکھی نام نہاد مسلمانوں کے ماحول میں رواج پائی ہے' ان لوگوں کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں ترقی نظر نہیں آتی بلکہ یورپ کے بے حیا انسانوں کی تقلید میں عروج سمجھتے ہیں۔ ان کا تقلید یورپ کا مزاج اور بے پردگی' بے حیائی' بے شرمی کی طبیعت آہستہ آہستہ ان کو اسلام سے بالکل ہٹا دے گی۔

بے پردگی بربادی ہے اوج ترقی نہیں' ایتھی ذلت ہے' عورت کی عزت و عصمت کی دشمن ہیں اور پردہ عورت کی عزت و عظمت کا ضامن ہے۔

INTERNATIONAL CONSPIRACY OF QADIANI DOMINATION IN PAKISTAN

Is Govt. of Pakistan a party to this plan?

An Analysis in introspection

- USA is exercising pressure on Pakistan to withdraw legal and constitutional measures relating to Qadianis.
- Mirza Tahir Ahmed, head of Qadianis, invited the Indian High Commissioner to a Qadiani congregation in London and, in his presence, engineered slogans of "Long Live Bharat."
- Doctor Abdus Salam, Qadiani Scientist, has announced to hold an International Science Convention in Pakistan to undermine Pakistan's peaceful Atomic Energy project.
- Despite the declaration made by Pakistan Govt., that it would include a column of religion in Identity Cards, it stopped enforcement of its decision.
- Four Qadianis have been inducted as Ambassadors in important countries including Japan.
- Under cover of the proposed annulment of the Eight Amendment to Pakistan Constitution, secular lobbies have sprung into action to do away with the Presidential Ordinance, called the Anti-Islamic Activities of Qadianis (Prohibitions and Punishments) Ordinance of 1984.
- Qadianis have spread a net of International telecasts through dish antennae to misguide simple Musalmans.

IN VIEW OF THE ABOVE FACTS WHAT IS YOUR RESPONSIBILITY?

Seriously think over and do your soul-searching but before arriving at a decision do measure up the blood-shot sacrifices of those inviolable men of honour who underwent toil and tribulations for a century to uphold the cause of final Prophethood for the benefit of Muslim Ummah.

BEWARE, May not shame and disgrace permeate through us on Doomsday Course before the haloed audience of Janab Khatmul Mursaleen Muhammad-ur-Rasool Allah (Sall Allaho alaihe wasallam). KMS.

GOD FORBID *GOD FORBID* *GOD FORBID*

FROM: Central Body Majlis-e-Amal, Tahaffuz-e-Khatme Nubuwwat, Pakistan, Huzoori Bagh Road, Multan: Phone: 40978.

K.M. SALIM
RAWALPINDI

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

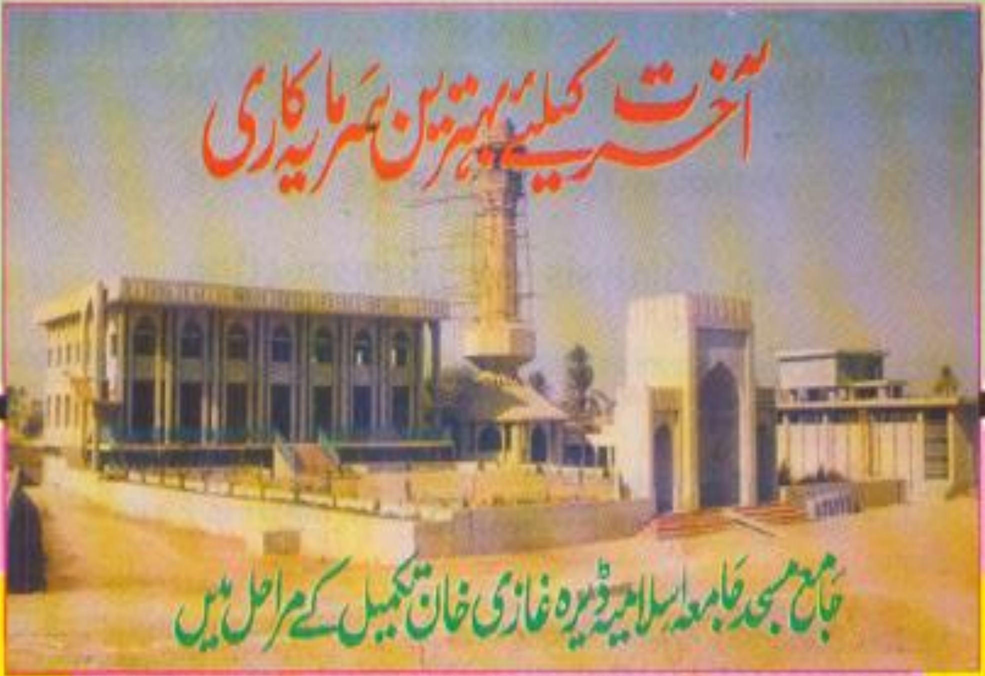

جامعہ اسلامیہ ڈیرہ غازی خان اسلامی علوم و فنون کی عظیم الشان روحانی ' دینی تربیت گاہ ' جہاں آٹھ سال کے عرصہ میں بچوں کو حافظ قرآن ' قاری اور میٹرک کرایا جاتا ہے۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب کے مطابق درس نظامی کی تعلیم کا مکمل انتظام۔ شہر سے بچوں کو لانے ' واپس پہنچانے کے لئے مفت ٹرانسپورٹ کا انتظام ' دارالاقامہ (ہاسٹل) میں دو سو طلباء کے لئے رہائش ' خوراک ' علاج کا مفت انتظام ' جامعہ میں اس وقت تین سو طلباء زیر تعلیم ہیں۔ سیکڑوں طلباء داخلہ کے خواہش مند ہیں ' جامعہ کا اس وقت ماہانہ خرچہ ایک لاکھ روپیہ سے زائد ہے۔ حکومت سے کسی قسم کی کوئی گرانٹ قبول نہیں کی جاتی ہے۔ جامعہ کا سالانہ مالیات کا حساب باقاعدہ آڈٹ ہوتا ہے۔ جامعہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر اس کی توسیع کے لئے پانچ ایکڑ (چوبیس ہزار گز اسکوائر) رقبہ مالیتی ساڑھے چھبیس لاکھ روپیہ خریدا جاچکا ہے۔ جامعہ کا پہلا تعمیری مرحلہ عظیم الشان جامع مسجد کی تعمیر تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس کی تکمیل کے بعد دوسرا مرحلہ جامعہ اسلامیہ کی جدید تعمیر ہوگا۔ جامع مسجد کی فوری تکمیل کے لئے المونیم کے دروازے کھڑکیاں ' بجلی کی مکمل فٹنگ ' پنکھے ' ٹیوب لائٹیں ' لاؤڈ اسپیکر ' دریاں / قالین رنگ روغن گیلری اور برآمدہ میں ماربل کا فرش گرل وغیرہ کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ اللہ کا یہ عظیم الشان گھر جلد مکمل ہو سکے۔

سعادت دارین جامعہ میں زیر تعلیم مسافر یتیم اور نادار طلباء آپ کی زکوۃ صدقات اور عطیات کے صحیح معنوں میں مستحق ہیں۔

کراچی کے احباب کے لئے جامعہ کی طرف سے ماہانہ چندہ کی تحریک شروع کی گئی ہے۔ اس عظیم صدقہ جاریہ میں خواہش مند حضرات فون نمبر ۲۲۳۰۵۲ یا ۷۲۴۴۲۲ ایم ایچ پر اپنا نام مکمل پتہ اور فون نمبر لکھوا دیں جامعہ کا نمائندہ ہر ماہ آپ کی خدمت میں آکر جامعہ کی رسید دے کر چندہ وصول کرے گا۔

براہ راست بھیجنے والوں کے لئے

جامعہ اسلامیہ اکاؤنٹ نمبر ۲۱۰-۷ حبیب بینک لمیٹڈ مین برانچ کوڈ نمبر ۰۱۰۶ ڈیرہ غازی خان پاکستان۔

آپ کے گرانقدر تعاون کا متمنی : عبدالستار رحمانی۔ خادم جامعہ اسلامیہ
رحمانیہ کالونی۔ سیمنٹ روڈ۔ ڈیرہ غازی خان۔ پاکستان۔ فون ۔ ۲۷۹۷-۲-۰۶۴۱